e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 142 Friday , February 20 2026 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵)شمارہ نمبر(۱۴۲) لکھنؤ، بروز جمعہ ۲۰-فروری ۲۰۲۶ء،مطابق ۲-رمضان المبارک-۱۴۴۷ھ صفحات-۸

ٹرمپ نے ایران کے ساتھ سفارتی تعلقات کا اعادہ کیا

واشنگٹن (یو این آئی) وائٹ ہاؤس کی پریس سکریٹری کیرولین لیویٹ نے جمعرات کے روز (ہندوستانی وقت) صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے دیرینہ موقف کو دہرایا کہ ایران کے ساتھ معاملہ کرتے وقت سفارت کاری ہمیشہ ان کا پہلا اختیار ہے اور تہران پر زور دیا کہ وہ انتظامیہ کے ساتھ ایک نئے معاہدے پر بات چیت کے موقع سے فائدہ اٹھائے۔ محترمہ لیویٹ نے ایک پریس بریفنگ کے دوران کہا کہ صدر ہمیشہ سے اس بات پر کافی متفق رہے ہیں کہ ایران ہو یا دنیا کا کوئی بھی ملک، سفارت کاری ہی ان کا پہلا انتخاب ہوتا ہے اور ایران کے لیے یہ دانشمندی ہوگی کہ وہ صدر ٹرمپ اور اس انتظامیہ کے ساتھ معاہدہ کرلے۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے، جب امریکہ اور ایران کے درمیان بالواسطہ جوہری مذاکرات جنیوا میں دوبارہ شروع ہوئے ہیں، جہاں امریکی نمائندے اسٹیو وٹکوف اور ایرانی وزیر خارجہ عباس اراغچی عمانی ثالثی کے تحت ملاقات کر رہے ہیں۔

مودی اور بی جے پی سچ سے بہت ڈرتے ہیں: کانگریس

نئی دہلی۔ (یو این آئی) کانگریس نے وزیراعظم نریندر مودی پر براہِ راست حملہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسٹر مودی اور بھارتیہ جنتا پارٹی سچ سے بہت ڈرتے ہیں، اسی لیے ان کی حقیقت ظاہر کرنے والی کئی اے آئی ویڈیوز سوشل میڈیا پلیٹ فارمز سے ہٹا دی گئی ہیں۔ کانگریس کی ترجمان سپریا شرینیت نے جمعرات کے روز یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ مسٹر مودی اے آئی پر بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں، لیکن دراصل وہ مصنوعی ذہانت سے کانپتے ہیں۔ انہوں نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ گزشتہ 6 ہفتوں میں کانگریس کے اے آئی سے بنائے گئے 9 ویڈیوز ملک کے وزیرِاعظم، ان کی قیادت والی مرکزی حکومت اور بی جے پی کی زیرِ اقتدار ریاستی حکومتوں نے حذف کروائے ہیں۔ میں واضح کر دوں کہ یہ تمام ویڈیوز قانون کے تحت بنائے گئے تھے اور ان میں اے آئی کا وضاحتی بیان موجود تھا۔

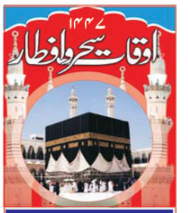

2 رمضان-19/02/2026

سنی حضرات

آج کا افطار☆کل کی سحری

05:15 06:04

شیعہ حضرات

آج کا افطار☆کل کی سحری

05:07 06:14

اب پورے ملک میں ہوگا ’ایس آئی آر‘

دہلی اور کرناٹک سمیت 22 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کیلئے‘ الیکشن کمیشن نے جاری کیا نوٹیفکیشن

بہار میں یہ عمل مکمل ہو چکا ہے اور 12 ریاستوں میں فی الحال یہ عمل جاری ہے، لہٰذا باقی بچ جانے والی ریاستوں میں بھی ایس آئی آر کا عمل شروع کیا جائے گا۔

نئی دہلی۔(ایجنسی) بہار میں ایس آئی آر کا عمل مکمل ہو چکا ہے اور یو پی سمیت ملک کی 12 ریاستوں و مرکز کے زیر انتظام خطوں میں ایس آئی آر کا عمل جاری ہے۔ اب ان 13 ریاستوں و مرکز کے زیر انتظام خطوں کے علاوہ ملک کی بقیہ ریاستوں میں بھی ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کا عمل کرانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا (ای سی آئی) نے بتایا کہ رواں سال اپریل ماہ سے پورے ملک میں ایس آئی آر کا عمل شروع ہو جائے گا۔ بہار میں یہ عمل مکمل ہو چکا ہے اور 12 ریاستوں میں فی الحال یہ عمل جاری ہے، لہٰذا باقی بچ جانے والی ریاستوں میں بھی ایس آئی آر کا عمل شروع کیا جائے گا۔

الیکشن کمیشن کے ذریعہ دی گئی جانکاری کے مطابق صاف ہو جاتا ہے کہ دہلی، ہریانہ اور ہماچل پردیش سمیت 22 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام خطوں میں اپریل سے ایس آئی آر شروع ہو سکتا ہے۔ الیکشن کمیشن کی جانب سے ان ریاستوں کے چیف الیکٹورل آفیسرز کو تیاریاں کرنے کی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ کمیشن نے اپنے نوٹیفکیشن میں کہا ہے کہ تمام ریاستیں اور مرکز کے زیر انتظام علاقے ایس آئی آر سے وابستہ تمام ابتدائی تیاریاں جلد از جلد مکمل کر لیں۔ تاکہ اپریل کے مہینے میں یہ مہم بغیر کسی رکاوٹ کے شروع کی جا سکے۔

قابل ذکر ہے کہ دہلی، ہریانہ، ہماچل پردیش، جھارکھنڈ، مہاراشٹرا، کرناٹک، آندھرا پردیش، اروناچل پردیش، چنڈی گڑھ، دادرا اور نگر حویلی و دمن اور دیو، جموں اور کشمیر، لداخ، منی پور، میگھالیہ، میزورم، ناگالینڈ، اوڈیشہ، پنجاب، سکم، تریپورہ، تلنگانہ اور اتراکھنڈ میں ایس آئی آر کا عمل شروع کیا جائے گا۔ ایس آئی آر عمل کے تحت بوتھ لیول آفیسر (بی ایل او) گھر گھر جا کر ووٹر لسٹ میں درج فرد کے بارے میں جانچ کرتے ہیں، جس میں یہ پتہ لگایا جاتا ہے کہ رجسٹرڈ شخص اب بھی وہاں رہتا ہے یا نہیں۔ اس کے علاوہ جن افراد کا انتقال ہو چکا ہے، ان کے نام ووٹر لسٹ سے نکال دیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ نام، عمر، خراب کوالٹی کی تصویر اور پتے کی غلطیوں کو اس مہم کے ذریعے درست کیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ جب بی ایل او آپ کے گھر آئیں تو خاندان کے افراد کے آدھار کارڈ، برتھ سرٹیفکیٹ اور رہائشی سرٹیفکیٹ کا ہونا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ اگر آپ کے خاندان میں کسی ممبر کی عمر 18 سال ہو گئی ہے، تو اس کا نام ووٹر لسٹ میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ اگر خاندان کا کوئی رکن کسی دوسری جگہ منتقل ہو گیا ہے، تو اس کا نام وہاں سے ہٹا کر نئی جگہ شامل کرایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں اگر آپ کے ووٹر آئی ڈی کارڈ میں تصویر پرانی یا دھندلی ہو چکی ہے، تو آپ صاف تصویر دے کر اسے تبدیل کروا سکتے ہیں۔

الہ آباد ہائی کورٹ کا ’چائنیز مانجھا‘ پر مؤثر قانون سازی کا حکم

لکھنؤ۔(یو این آئی) الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ نے ’چائنیز مانجھا‘ کی تیاری، فروخت اور استعمال کے خلاف سخت مؤقف اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ صرف حکومتی احکامات اس خطرناک رجحان کو روکنے کے لیے کافی نہیں ہیں، بلکہ اس کے لیے باقاعدہ قانونی فریم ورک تیار کیا جانا ضروری ہے۔ جسٹس راجن رائے اور جسٹس اے کے چودھری پر مشتمل ڈویژن بنچ نے بدھ کو وکیل موتی لال یادو کی جانب سے دائر مفاد عامہ کی عرضی کی سماعت کے دوران یہ ہدایات جاری کیں۔ عدالت نے زور دیا کہ سیسے سے ملمع اور نائیلون سے بنے مانجھے، جنہیں عام طور پر چائنیز مانجھا کہا جاتا ہے، پر مؤثر پابندی کے لیے جامع قانون سازی ناگزیر ہے۔ بنچ نے خبردار کیا کہ اگر اس خطرناک دھاگے کی فروخت اور استعمال بلا روک ٹوک جاری رہی تو ریاستی حکومت کو متاثرین کو معاوضہ ادا کرنے کا ذمہ دار ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ عدالت نے ریاستی حکومت کو ہدایت دی کہ وہ 11 مارچ کو ہونے والی آئندہ سماعت تک جواب داخل کرے اور واضح کیا کہ مؤثر اقدامات نہ کیے جانے کی صورت میں عدالت معاوضے کا حکم دینے پر غور کر سکتی ہے۔ سماعت کے دوران عرضی گزار موتی لال یادو نے عدالت کو بتایا کہ صرف فروری کے مہینے میں ایسے مانجھے سے تقریباً دس افراد زخمی یا ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس پر ریاستی حکومت نے 9 اور 10 اکتوبر کو جاری کردہ مکمل پابندی کے احکامات کا حوالہ دیا۔ حکومت نے یہ بھی مؤقف اختیار کیا کہ یہ دراصل سنتھیٹک مانجھا ہے جسے ’چائنیز مانجھا‘ کا نام دے کر یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ وہ چین سے درآمد کیا گیا ہے، تاہم عدالت اس دلیل سے مطمئن نظر نہیں آئی۔ عدالت نے کہا کہ جب بھی اس طرح کے دھاگے سے سنگین زخمی ہونے یا ہلاکت کے واقعات پیش آتے ہیں اور وہ میڈیا کی سرخی بنتے ہیں، تبھی انتظامیہ حرکت میں آتی ہے۔ عدالت نے ہدایت دی کہ نیا حلف نامہ داخل کیا جائے اور اس کی تیاری، فروخت اور استعمال پر پابندی کے لیے قانون بنایا جائے، ساتھ ہی قانونی دفعات کے نفاذ کے لیے باضابطہ تجویز پیش کی جائے۔

سپریم کورٹ کا تبصرہ، اگر مفت کھانا ملے گا تو لوگ کام کیوں کریں گے؟

’روزگار کے مواقع پیدا کریں، سب کو مفت سہولیات بانٹنا غلط‘

نئی دہلی (ایجنسی) سپریم کورٹ نے تمل ناڈو بجلی بورڈ کو سخت پھٹکار لگائی ہے۔ دراصل تمل ناڈو بجلی بورڈ صارفین کو مفت بجلی دینے کا وعدہ کر رہا ہے۔ اس دوران عدالت نے کہا کہ ریاستوں میں اپنائی گئی مفت سہولیات کی ثقافت معاشی ترقی میں رکاوٹ ڈالتی ہے۔ سپریم کورٹ کی بنچ جس میں چیف جسٹس سوریا کانت سمیت دیگر جج شامل ہیں، نے سخت تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ زیادہ تر ریاستیں پہلے ہی خسارے میں ہیں، پھر بھی وہ ترقی کو چھوڑ کر مفت سہولیات بانٹ رہی ہیں۔ عدالت نے واضح طور پر کہا کہ جو لوگ ادائیگی نہیں کر سکتے انہیں امداد دینا سمجھ میں آتا ہے، لیکن امیر اور غریب میں فرق کیے بغیر سب کو مفت دینا غلط پالیسی ہے۔ اس دوران عدالت نے وارننگ دیتے ہوئے کہا کہ ”اگر صبح سے شام تک مفت کھانا، سائیکل اور بجلی ملتی رہی تو لوگوں میں کام کرنے کا جذبہ کم ہو جائے گا۔“ سپریم کورٹ نے ریاستوں کو مشورہ دیا کہ مفت چیزیں تقسیم کرنے کے بجائے روزگار کے مواقع پیدا کرنے پر توجہ دینی چاہیے۔ اس دوران چیف جسٹس سوریا کانت نے پوچھا کہ ہندوستان میں ہم کیسی ثقافت بنا رہے ہیں؟ کیا یہ ووٹ حاصل کرنے کی پالیسی نہیں بن جائے گی؟ فی الحال سپریم کورٹ نے اس معاملے میں مرکزی حکومت اور دیگر فریقین کو نوٹس جاری کر دیا ہے۔ اب اگلی سماعت میں طے ہوگا کہ ایسی مفت بجلی کے منصوبوں پر کس طرح کے قوانین نافذ ہوں گے۔

راہل گاندھی کو کرنی سینا کی مبینہ دھمکی پر کانگریس برہم

نئی دہلی۔(یو این آئی) لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کو کرنی سینا کے ایک مبینہ کارکن کی جانب سے گولی مارنے کی دھمکی دیے جانے کے بعد سیاسی ماحول گرم ہو گیا ہے۔ انڈین نیشنل کانگریس نے اس معاملے کو سنگین سیکورٹی چوک قرار دیتے ہوئے مرکزی حکومت پر سخت حملہ کیا ہے۔ کانگریس کے قومی جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی اور سنگھ پریوار سے وابستہ تنظیموں کے بنائے گئے ماحول میں راہل گاندھی کو پارلیمنٹ میں بولنے تک نہیں دیا جا رہا اور قائد حزب اختلاف کا احترام نہیں کیا جا رہا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کرنی سینا کے ایک کارکن نے راہل گاندھی اور 25 اراکینِ پارلیمنٹ کو جان سے مارنے کی دھمکی دی مگر اب تک اس معاملے میں کوئی ایف آئی آر درج نہیں کی گئی، جو کہ کھلی افراتفری کا ثبوت ہے۔ انہوں نے مزید کہا، ہم جانتے ہیں کہ اپنے قائد حزب اختلاف کی حفاظت کیسے کرنی ہے۔ راہل گاندھی بھی جانتے ہیں کہ اپنی حفاظت کیسے کرنی ہے، انہیں اپنی جان کی کوئی پرواہ نہیں۔ کانگریس کے ایک اور رہنما پون کھیڑا نے بھی اس معاملے پر سوشل میڈیا کے ذریعے ردِعمل ظاہر کیا۔ انہوں نے لکھا کہ پورا آر ایس ایس۔ بی جے پی نظام ایک گوڈسے فیکٹری ہے۔

’ڈیپ فیک روکنے کیلئے اے آئی مواد پر لیبل ضروری‘

ہندوستان اے آئی میں خوف نہیں بلکہ تقدیر دیکھتا ہے: وزیراعظم مودی، اے آئی ڈیٹا سستا ہوگا: مکیش امبانی کا اعلان، میکرون کا اے آئی کو ذمہ دار بنانے پر زور

مصنوعی ذہانت اختراعات کو ذمہ داری اور ٹیکنالوجی کو انسانیت سے جوڑنے والے ممالک کا مستقبل ہے: انڈیا اے آئی امپیکٹ سمٹ میں عالمی رہنماؤں کا پیغام

نئی دہلی،19 فروری (یو این آئی) نئی دہلی میں منعقدہ انڈیا اے آئی امپیکٹ سمٹ ایک تاریخی عالمی اجتماع کے طور پر ابھری ہے، جہاں دنیا بھر کے رہنما، صنعتی اداروں کے سربراہان اور ٹیکنالوجی کے ماہرین مصنوعی ذہانت (اے آئی) کی ترقی کے لیے انسانوں پر مرکوز اور ذمہ دارانہ راستہ متعین کرنے کے لیے یکجا ہوئے۔ مقررین نے تکنیکی اختراعات اور اخلاقی ذمہ داری کی آمزش پر زور دیتے ہوئے اے آئی کی انقلابی صلاحیتوں کی بھرپور ستائش کی، تاہم طاقت کے ارتکاز اور عدم مساوات کے ممکنہ خطرات سے بھی خبردار کیا۔

دارالحکومت کے بھارت منڈپم میں منعقدہ انڈیا اے آئی امپیکٹ سمٹ 2026 کے افتتاحی اجلاس میں ٹیکنالوجی، معیشت اور انسانی اقدار کے ایک نئے سنگم کا مشاہدہ کیا گیا۔ وزیراعظم نریندر مودی، ٹاٹا گروپ کے چیئرمین این چندر شیکھرن اور فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون نے اپنے خطاب میں اس عزم کا اعادہ کیا کہ مصنوعی ذہانت محض ایک تکنیکی اختراع نہیں بلکہ عالمی خوشحالی اور انسانی فلاح و بہبود کا سرچشمہ ہے۔ وزیراعظم نریندر مودی نے آج نئی دہلی کے بھارت منڈپم میں انڈیا اے آئی امپیکٹ سمٹ 2026 کے دوران لیڈران کے مکمل اجلاس میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ہندوستان میں اے آئی امپیکٹ سمٹ میں ایک بار پھر شرکاء کا خیر مقدم کرتے ہوئے، وزیراعظم نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ یہ سمٹ انسان پر مرکوز اور حساس عالمی اے آئی ماحولیاتی نظام کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ بتاتی ہے کہ انسانیت نے ہمیشہ رکاوٹوں کو مواقع میں تبدیل کیا ہے اور آج کا دور جدت طرازی کو انسانیت کے سب سے بڑے موقع میں تبدیل کرنے کے لیے ایسا ہی ایک اور لمحہ پیش کرتا ہے۔ مسٹر مودی نے بھگوان بدھ کی اس تعلیم کو یاد کیا کہ صحیح عمل صحیح تفہیم سے آتا ہے۔ انہوں نے ایک ایسا روڈ میپ بنانے کی اہمیت پر زور دیا جو بروقت، نیک نیت اور درست فیصلوں کے ذریعے مصنوعی ذہانت کے مثبت اثرات کو یقینی بناتا ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ کووڈ عالمی وباء کے دوران دنیا نے دیکھا کہ جب قومیں ایک ساتھ کھڑی ہوتی ہیں تو ناممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ تعاون نے حل فراہم کیے۔ ویکسین تیار کرنے سے لے کر سپلائی چین تک، ڈیٹا شیئرنگ سے لے کر جانیں بچانے تک۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے دیکھا کہ ٹیکنالوجی کس طرح انسانیت کی خدمت کر سکتی ہے اور ڈیجیٹل ٹیکہ کاری پلیٹ فارم کا حوالہ دیا جس نے لاکھوں افراد کو وقت پر ٹیکہ لگانے میں مدد کی۔ مسٹر مودی نے اس بات پر زور دیا کہ یو پی آئی نے مشکل حالات میں بھی بلا رکاوٹ آن لائن لین دین کو یقینی بنایا اور ڈیجیٹل فرق کو ختم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

فرانس کے صدر ایمانوئیل میکرون نے اے آئی کی عالمی دوڑ میں ہندوستان کو ایک ”تہذیبی قوت“ قرار دیتے ہوئے اس کی غیر معمولی ڈیجیٹل حصولیابیوں کی ستائش کی۔ انہوں نے اپنی تقریر کا آغاز ایک واضح مثال سے کیا: ممبئی کا ایک خوانچہ فروش جس کا ایک دہائی قبل نہ کوئی بینک اکاؤنٹ تھا، نہ ریکارڈ میں کوئی پتہ اور نہ ہی مالیات تک باضابطہ رسائی، لیکن آج وہ اپنے فون پر ڈیجیٹل ادائیگیاں قبول کرتا ہے۔ ہندوستان نے ایک ارب چالیس کروڑ افراد کے لیے ڈیجیٹل شناخت قائم کر کے وہ کام کر دکھایا ہے جو کسی دوسرے ملک نے نہیں کیا۔“

ایمانوئل میکرون نے انڈیا اسٹیک اوپن انٹر آپریبل سوورین نظام کے ذریعے 1.4 ارب شہریوں کو ڈیجیٹل معیشت میں شامل کرنے کو تاریخی پیش رفت قرار دیا۔ ان کے مطابق ”ہم ایک بڑی تیز رفتار پیش رفت کے ابتدائی مرحلے میں ہیں۔“ انہوں نے بتایا کہ ہندوستان ہر ماہ 20 ارب لین دین پروسیس کر رہا ہے اور 50 کروڑ ڈیجیٹل ہیلتھ آئی ڈیز جاری کر چکا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اے آئی کو ذمہ داری کے ساتھ جدت طرازی اور انسانیت کے ساتھ ٹیکنالوجی“ کے اصولوں کے تحت تشکیل دینا ہوگا۔ میکرون نے کہا، ”اے آئی کا مستقبل وہ لوگ بنائیں گے جو اختراع اور ذمہ داری کو یکجا کریں گے۔ ہندوستان اور فرانس مل کر اس مستقبل کی تشکیل میں مدد کریں گے۔“ انہوں نے اے آئی میں بڑھتے ہوئے اسٹریٹجک مقابلے پر زور دیا، بڑی ٹیک کمپنیوں کے درمیان طاقت کے تشویشناک ارتکاز“ سے خبردار کیا، اور ہندوستان کی خودمختار حکمت عملی کی تعریف کی جس میں اے آئی کی ترقی کو جمہوری بنانے کے لیے ”اسمال لینگویج ماڈلز“ اور سستے جی پی یوز کا استعمال کیا جا رہا ہے۔

ریلائنس انڈسٹریز کے چیئرمین مکیش امبانی نے ہندوستان کے اے آئی مستقبل کے بارے میں اسی امید کا اعادہ کرتے ہوئے ریلائنس اور اس کے یونٹ جیو کی جانب سے اے آئی میں 10 لاکھ کروڑ روپے کی خطیر سرمایہ کاری کا اعلان کیا۔ مسٹر مکیش امبانی نے اعلان کیا، ”ہندوستان 21 ویں صدی میں دنیا کی عظیم ترین اے آئی طاقتوں میں سے ایک بن کر ابھرے گا۔“ انہوں نے ہندوستان کی آبادی، جمہوریت، ڈیجیٹل انفراسٹرکچر اور ڈیٹا کی پیداوار کو عالمی سطح پر بے مثال قرار دیا۔ مسٹر مکیش امبانی نے جیو انٹیلی جنس کے منصوبے کی تفصیلات بتاتے ہوئے ہندوستان کے خودمختار کمپیوٹ انفراسٹرکچر کو تین ستونوں پر استوار کرنے کا ذکر کیا۔

بل گیٹس کا مرکزی خطاب منسوخ، اپسٹین تنازع کے درمیان پروگرام میں تبدیلی

نئی دہلی (ایجنسی) نئی دہلی میں جاری انڈیا اے آئی امپیکٹ سمٹ 2026 کے دوران ایک بڑی پیش رفت سامنے آئی ہے۔ مائیکروسافٹ کے شریک بانی بل گیٹس اس عالمی کانفرنس میں اپنا طے شدہ مرکزی خطاب نہیں کریں گے۔ گیٹس فاؤنڈیشن کی جانب سے جاری بیان میں اس بات کی تصدیق کی گئی ہے کہ پروگرام میں تبدیلی کرتے ہوئے بل گیٹس کی شرکت منسوخ کر دی گئی ہے۔ فاؤنڈیشن کے مطابق یہ فیصلہ کافی غور و فکر کے بعد لیا گیا تاکہ سمٹ کی توجہ اس کے بنیادی مقاصد اور ترجیحات پر مرکوز رہے۔ بیان میں کہا گیا کہ تنظیم کی نمائندگی اب انکور وورا کریں گے، جو گیٹس فاؤنڈیشن کے افریقہ اور ہندوستان دفاتر کے صدر ہیں۔ وہ سمٹ کے ایک سیشن میں فاؤنڈیشن کے کام اور عالمی صحت و ترقیاتی منصوبوں پر اظہار خیال کریں گے۔

کراچی کے سولجر بازار میں گیس لیکج دھماکے، 16 اموات

کراچی (یو این آئی) کراچی کے سولجر بازار میں گیس لیکج دھماکے سے رہائشی عمارت گر گئی، جس کے نتیجے میں 16 افراد جاں بحق اور 14 زخمی ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق کراچی کے علاقے سولجر بازار میں گیس لیکج کے باعث دھماکے کے نتیجے میں دو منزلہ رہائشی عمارت کا ایک حصہ منہدم ہو گیا، حادثے میں ایک بچی سمیت 16 افراد جاں بحق جبکہ 14 افراد زخمی ہو گئے۔ ریسکیو 1122 کے ترجمان نے بتایا کہ واقعے کی اطلاع ملتے ہی امدادی ٹیمیں فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں اور ملبے تلے دبے افراد کو نکالنے کے لیے ریسکیو آپریشن شروع کیا گیا تاہم تنگ گلیوں کے باعث امدادی کارروائیوں میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

گواہاٹی میں بی جے پی حکومت کے خلاف 20 نکاتی فردِ جرم جاری

پرینکا گاندھی نے بدعنوانی میں غرق ہونے کا عائد کیا الزام

گواہاٹی۔(ایجنسی) کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے جمعرات کو گواہاٹی میں بی جے پی کی قیادت والی آسام حکومت کے خلاف آسام کانگریس کا 20 نکاتی ’فرد جرم‘ جاری کیا۔ اس میں حکومت پر بدعنوانی میں ملوث ہونے اور اقلیتوں میں خوف پیدا کرنے کے لیے سرکاری مشینری کا غلط استعمال کرنے کا سنگین الزام عائد کیا گیا ہے۔ اپوزیشن پارٹی نے اسمبلی انتخاب سے قبل یہ ’فرد جرم‘ جاری کیا ہے۔ کانگریس نے الزام عائد کیا ہے کہ ایک دہائی کی حکومت کے باوجود بی جے پی حکومت 6 قبائلی طبقات کو درج فہرست قبائل کا درجہ دلوانے اور چائے باغان کے مزدوروں کی دہاڑی بڑھا کر 351 روپے کرنے کے اپنے وعدہ کو پورا کرنے میں ناکام رہی۔

کانگریس نے جاری فرد جرم میں بی جے پی کی قیادت والی آسام حکومت پر ’وسیع بدعنوانی‘ میں غرق ہونے کا بھی الزام عائد کیا ہے۔ پارٹی نے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما اور ان کے قریبی وزراء کے ساتھ ساتھ ان کی فیملی کے اراکین پر ’ناجائز طریقے سے ملکیت جمع کرنے‘ کا سنگین الزام عائد کیا ہے۔ کانگریس نے ان الزامات پر بی جے پی اور ہیمنت بسوا سرما سے جواب بھی طلب کیا ہے۔ اس دوران آسام اسمبلی انتخاب کے پیش نظر کانگریس امیدوار کے اعلان سے متعلق ایک سوال کے جواب میں پرینکا گاندھی نے کہا کہ ”ابھی میں سب سے مل رہی ہوں اور ان کے مشورے لے رہی ہوں۔ آئندہ 2 دنوں تک ہم الگ الگ جتنے لوگوں سے مل سکتے ہیں، اُن سے ملیں گے۔“ انہوں نے یہ بھی مطلع کیا کہ ”آسام اسکریننگ کمیٹی کے اراکین بھی گزشتہ 4-5 دنوں سے ہر ضلع میں جا رہے ہیں۔ پورا فیڈ بیک لینے کے بعد ہماری کوشش یہی رہے گی کہ اچھے سے انتخاب کے ٹکٹ تقسیم کیے جائیں اور پھر مضبوطی سے انتخاب لڑیں۔“ قابل ذکر ہے کہ آسام اسمبلی انتخاب کے پیش نظر کانگریس امیدوار سلیکشن کمیٹی کی چیف پرینکا گاندھی جمعرات کو 2 روزہ دورے پر گواہاٹی پہنچیں۔ یہاں پہنچنے پر انہوں نے سب سے پہلے ماں کامکھیا دیوی کے درشن کر ان کا آشیرواد لیا۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر کچھ تصویریں بھی شیئر کی ہیں۔ انہوں نے سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا ہے کہ ”آسام میں ماں کامکھیا دیوی کا درشن کر آشیرواد لیا اور آسام و پورے ملک کے فلاح کے لیے دعا کی۔ ہمارے ہر ہندوستانی باشندہ بھائی-بہن پر ماں کی رحمت بنی رہے۔“ اس دوران کانگریس لیڈر پرینکا گاندھی ماتا کی چنری اوڑھے، مالا لٹکائے اور پیشانی پر ٹیکا لگائے دکھائی دیں۔

بنگال میں 20 لاکھ ووٹرز کے دستاویزات کی تصدیق اب بھی زیر التوا

کولکاتہ۔ (یو این آئی) مغربی بنگال میں دعووں اور اعتراضات کی سماعت کے دوران جمع کرائے گئے ووٹر دستاویزات کی جانچ پڑتال کے عمل میں نئی رکاوٹیں سامنے آئی ہیں۔ الیکشن کمیشن کی جانب سے مقرر کردہ 21 فروری کی ڈیڈ لائن سے محض تین دن پہلے بھی تقریباً 20 لاکھ دستاویزات کا ضلع مجسٹریٹس کے ذریعے دوبارہ تصدیق کا عمل التوا کا شکار ہے۔ مغربی بنگال کے چیف الیکٹورل افسر (سی ای او) دفتر کے حکام کے مطابق زیر التوا معاملات کا بڑا حصہ ”منطقی تضادات“ کے زمرے میں آتا ہے۔ مائیکرو آبزرورز نے جاری تصدیقی مہم کے دوران کئی درخواستوں میں ایسی بے قاعدگیاں پائی ہیں جو الیکشن کمیشن کے منظور شدہ 13 شناختی دستاویزات سے مطابقت نہیں رکھتیں ہیں۔ سی ای او دفتر کے ایک سینئر افسر نے بتایا کہ ان مشاہدات کی بنیاد پر ایسے معاملات متعلقہ ڈی ای او کو دوبارہ تصدیق کے لیے بھیج دیے گئے ہیں۔

تقرریوں اور سرمایہ کاری پالیسی پر اپوزیشن اور حکومت آمنے سامنے

نوجوانوں اور کسانوں کو مسلسل گمراہ کیا جا رہا ہے: ایس پی لیڈر، کیشو پرساد موریہ نے اپوزیشن کو آڑے ہاتھوں لیا

لکھنؤ۔ اتر پردیش اسمبلی میں جمعرات کو تقرریوں کے عمل، آئی ٹی آئی اداروں کے نظم و نسق اور سرمایہ کاری پالیسی کے معاملے پر حکمراں جماعت اور اپوزیشن کے درمیان تلخ جملوں کا تبادلہ ہوا۔ وقفہ سوالات کے دوران سماج وادی پارٹی کے رکن اسمبلی سنگرام سنگھ یادو نے حکومت کی نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ ریاستی حکومت ہر محاذ پر ناکام ثابت ہوئی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پبلک سروس کمیشن اور سب آرڈینیٹ سروس سلیکشن کمیشن کی بھرتیوں میں بڑے پیمانے پر بدعنوانی ہو رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ نوجوانوں اور کسانوں کو مسلسل گمراہ کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت بابا صاحب کے آئین پر اعتماد نہیں کرتی اور تقرری کے عمل میں شفافیت کو یقینی بنایا جانا چاہیے۔ کانگریس لیجسلیچر پارٹی کی لیڈر آرادھنا مشرا نے ریاست میں آئی ٹی آئی اداروں کے آپریشن کے معاملے پر حکومت کو گھیرتے ہوئے کہا کہ پی پی پی ماڈل کے تحت آئی ٹی آئی چلانے سے غریب طلبہ پر فیس کا بوجھ بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا حکومت اس فیصلے پر نظر ثانی کرے گی اور معاشی طور پر کمزور طبقات کے طلبہ کو راحت دینے کے لیے ٹھوس اقدامات کرے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کئی اضلاع میں آئی ٹی آئی کی عمارتیں تیار ہیں لیکن وہ اب تک فعال نہیں ہو سکیں، جس کے باعث طلبہ کو کلاسوں کے لیے ضلع ہیڈکوارٹر تک طویل سفر کرنا پڑتا ہے۔ حکومت کی جانب سے جواب دیا گیا کہ جہاں ادارے ابھی فعال نہیں ہیں وہاں عملے کی بھرتی کے بعد جلد ہی انہیں شروع کر دیا جائے گا۔ سرمایہ کاری سے متعلق سوالات کے جواب میں ریاستی وزیر برائے صنعتی ترقی نند گوپال نندی نے کہا کہ اتر پردیش کو سرمایہ کاروں کی پسندیدہ منزل بنانے کے لیے حکومت نے 32 سے زائد صنعتی پالیسیاں وضع کی ہیں اور ان کے تحت موصول ہونے والی تجاویز پر تیزی سے کارروائی کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے تمام اضلاع میں صنعتی یونٹس قائم کیے جا رہے ہیں اور پسماندہ اضلاع، خصوصاً پوروانچل اور بندیل کھنڈ کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ وزیر نے دعویٰ کیا کہ ڈبل انجن حکومت کی کوششوں سے سیتاپور سے سہارنپور اور ہمیر پور سے گورکھپور تک ترقی کی روشنی پہنچی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے قول و فعل میں کوئی فرق نہیں، اسی لیے قومی اور بین الاقوامی سرمایہ کار اتر پردیش میں سرمایہ کاری کے لیے آگے آ رہے ہیں۔

اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے جمعرات کو قانون ساز کونسل کے اجلاس کے دوران سماج وادی پارٹی پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر پارٹی نے اپنے دور حکومت میں بہتر کام کیا ہوتا تو آج اپوزیشن میں نہ بیٹھی ہوتی۔ یہ تبصرہ وقفہ سوالات کے دوران اس وقت سامنے آیا جب ایس پی کے رکن آشوتوش سنہا نے وارانسی میں کاشی وشوناتھ کوریڈور سے متعلق اراضی خریداری پر سوال اٹھایا۔ سنہا نے الزام لگایا کہ ابتدا میں منصوبے کے لیے زمین ایک ٹرسٹ کے نام پر خریدی گئی، لیکن بعد میں لین دین گورنر کے نام پر کیا گیا۔ جواب میں موریہ نے کہا کہ ایس پی حکومت کے دوران سالانہ تقریباً 77 لاکھ عقیدت مند مندر آتے تھے، جبکہ اب یہ تعداد بڑھ کر 17 کروڑ ہو گئی ہے۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ آشوتوش بھی جانتے ہیں کہ حکومت اچھا کام کر رہی ہے، مگر وہ یہ بات اس لیے کہہ رہے ہیں کیونکہ انہیں ڈانٹ پڑ سکتی ہے۔

غزہ میں تباہ شدہ گھروں کے ملبے پر افطار

بے گھر خاندانوں کا دکھ بھرا رمضان

اسرائیلی انتظامیہ نے مسجد اقصیٰ کے امام کو ایک ہفتے کیلئے بے دخل کر دیا٭مغربی کنارے کا اسرائیل سے الحاق کا منصوبہ قابل مذمت: ترکیہ٭اسرائیلی کھجوروں کا بائیکاٹ کیا جائے: یورو فلسطین تنظیم

غزہ، 19 فروری (یواین آئی) رمضان المبارک کے پہلے روز غزہ سٹی میں فلسطینی خاندانوں نے اپنے تباہ شدہ گھروں کے ملبے کے درمیان اجتماعی افطار کا اہتمام کیا۔کھنڈرات کے بیچ لمبی میزیں سجائی گئیں جہاں خاندانوں نے کھانا شیئر کیا، دعائیں کیں اور یکجہتی کا مظاہرہ کیا، پسِ منظر میں ہلکی سجاوٹ اور مذہبی نغمات بھی سنائی دیتے رہے۔مقامی رہائشی محمد الدادا نے کہا کہ ہم نے اصرار کیا کہ اپنے تباہ شدہ گھروں کے سامنے ہی افطار کریں۔ان کا کہنا ہے کہ یہ اقدام نقصان اور غم کے باوجود حوصلے، ایمان اور کمیونٹی کے ساتھ جڑے رہنے کی علامت ہے۔دوسری جانب المواصی کے علاقے میں خیموں میں مقیم بے گھر فلسطینی خاندانوں نے بھی انتہائی کسمپرسی کے عالم میں رمضان کا آغاز کیا۔ 11 بچوں کے والد ولید الزملی جو اسرائیلی فوجی کارروائی کے بعد بے گھر ہو کر خیمے میں رہنے پر مجبور ہیں، انہوں نے بتایا کہ اس سال رمضان خوشیوں کے بغیر آیا ہے۔انہوں نے کہا کہ جنگ سے پہلے ہم رمضان کا استقبال خوشی سے کرتے تھے، بچوں کے لیے مٹھائیاں اور خصوصی کھانے ہوتے تھے، مگر اس سال کوئی خوشی نہیں۔ولید الزملی کے مطابق جس دکان پر وہ کام کرتے تھے وہ تباہ ہو چکی ہے، جس کے باعث وہ روزگار سے محروم ہو گئے، پہلی افطار کے لیے ان کی اہلیہ نے ایک فلاحی کچن سے کھانا حاصل کیا۔غزہ کی وزارتِ صحت کے مطابق اسرائیلی فوجی کارروائیوں میں 72 ہزار سے زائد فلسطینی شہید ہو چکے ہیں، جبکہ اکثریت بے گھر ہو کر تباہ حال علاقوں یا خیموں میں زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔خوراک کی قیمتوں میں شدید اضافے اور محدود امداد نے بنیادی ضروریات کا حصول بھی مشکل بنا دیا ہے، گوشت اور مرغی کی قیمتیں جنگ سے پہلے کے مقابلے میں کئی گنا بڑھ چکی ہیں۔

☆ قابض اسرائیلی انتظامیہ نے مسجد اقصیٰ کے امام کو ایک ہفتے کے لیے بے دخل کر دیا۔اسرائیل نے مسجد اقصیٰ میں نماز تراویح کے لیے فلسطینی امام پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔ فلسطینی میڈیا کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی فوج نے شیخ محمد العباسی کو بغیر کوئی وجہ بتائے مسجد اقصیٰ کے احاطے سے حراست میں لیا۔رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ یہ کارروائی ایسے وقت میں کی گئی ہے جب اسرائیلی حکام کے مسجد اقصیٰ کے خلاف اقدامات بڑھ رہے ہیں اور نمازیوں کے مسجد میں داخلے پر پابندیاں عائد کی جا رہی ہیں۔اسرائیلی پولیس کے نئے چیف نے رمضان المبارک کے دوران مسجد اقصیٰ میں یہودی آبادکاروں کے داخلے کا وقت بڑھا کر 5 گھنٹے کر دیا۔

☆ ترکیہ کے اقوام متحدہ میں نمائندے نے کہا ہے کہ اسرائیل کے یکطرفہ اقدامات کا مقصد مقبوضہ مغربی کنارے میں اپنی غیر قانونی موجودگی کو مستحکم کرنا ہے، جبکہ انہوں نے غزہ میں جنگ بندی کے مکمل نفاذ اور اس علاقے سے اسرائیلی افواج کے مکمل انخلا کا بھی مطالبہ کیا۔گزشتہ روز فلسطین کی صورتحال پر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے اعلیٰ سطحی اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے احمد یلدز نے کہا کہ اگرچہ توجہ غزہ میں نازک جنگ بندی پر مرکوز ہے، البتہ قابض طاقت مغربی کنارے میں اپنی غیر قانونی موجودگی کو مستحکم کرنے کے لیے یکطرفہ اقدامات جاری رکھے ہوئے ہے۔یلدز نے کہا کہ ترکیہ جنگ بندی کے انتظامات کے مکمل نفاذ کا مطالبہ کرتا ہے، جس میں سلامتی کونسل کی قرارداد 2803 اور صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا 20 نکاتی منصوبہ شامل ہیں ۔انہوں نے زور دیا کہ جنگ بندی کو برقرار رکھنا مزید ہلاکتوں کو روکنے، انسانی امداد کی فراہمی، اور بامعنی سیاسی مصروفیت کے لیے ضروری ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ ہم انسانی امداد پر بار بار ہونے والے حملوں اور پابندیوں کی مذمت کرتے ہیں۔غزہ میں داخل ہونے والی انسانی امداد میں نمایاں اضافہ ہونا چاہیے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ بلا رکاوٹ پہنچنی چاہیے۔یلدز نے اس بات پر بھی زور دیا کہ بحالی اور تعمیر نو کے لیے غزہ سے اسرائیلی افواج کا مکمل انخلا ضروری ہے، ترکیہ تعمیر نو کی کوششوں میں فعال کردار ادا کرنے کے لیے تیار ہے۔مقبوضہ مغربی کنارے کے بارے میں انہوں نے انقرہ کی اسرائیلی الحاق کی مخالفت کو دہرایا اور کہا کہ ہم ہر قسم کے الحاق کی قطعی مخالفت کرتے ہیں۔ترک نمائندے نے اسرائیل کے مقبوضہ مغربی کنارے میں اپنی موجودگی بڑھانے کے یکطرفہ اقدامات کو بین الاقوامی قانون کی سنگین خلاف ورزیاں قرار دیا۔انہوں نے سلامتی کونسل سے فیصلہ کن کارروائی کا مطالبہ کیا اور کہا کہ اسے اسرائیل کو مقبوضہ مغربی کنارے میں اپنی کشیدگی بند کرنے، جنگ بندی کے انتظامات کا مکمل نفاذ کرنے اور اسے غیر قانونی قبضے کو ختم کرنے پر مجبور کرنا چاہیے، غزہ میں جنگ بندی کے بعد پیدا ہونے والی رفتار کو دو ریاستی حل کے نفاذ میں منتقل کیا جانا چاہیے،٭ ترکیہ ان کوششوں میں ایک تعمیری، ذمہ دار اور قابلِ اعتماد شراکت دار کے طور پر کام کرتا رہے گا۔

☆ فرانس کی یورو فلسطین تنظیم نے مقبوضہ مغربی کنارے کی غیر قانونی اسرائیلی بستیوں میں کاشت کی جانے والے کھجوروں کے بائیکاٹ کی اپیل کی ہے۔ فلسطینی حقوق کے لیے کام کرنے والی اس تنظیم میں مسلمانوں کے مقدس مہینے رمضان٭ کے دوران، جب کھجوروں کے استعمال میں نمایاں اضافہ ہو جاتا ہے، اسرائیلی کھجوروں کے بائیکاٹ کی اپیل کی ہے۔یورو فلسطین تنظیم کی صدر اولیویا زیمور٭ نے بروز بدھ جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ فرانس میں فروخت ہونے والی میجدول برانڈ کی کھجوروں کا بڑا حصہ ”غیر قانونی اسرائیلی بستیوں سے یا قبضے کے ساتھ اشتراک کرنے والی کمپنیوں“ سے درآمد کیا جاتا ہے۔زیمور کے مطابق بعض ڈبوں پر پیداواری ملک اردن یا مراکش لکھا ہوتا ہے لیکن یہ مصنوعات دراصل اسرائیلی ہوتی ہیں۔انہوں نے کہا ہے کہ بائیکاٹ مہم کے دائرہ کار میں کچھ رضا کار سپر مارکیٹوں میں صارفین کو آگاہی فراہم کر رہے اور متبادل مصنوعات کے استعمال کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں ۔زیمور نے کہا ہے کہ فرانس کے اصول وضوابط کے تحت فروخت کنندگان کے لیے خاص طور پر خشک میوہ جات میں پیداواری ملک کے بارے میں واضح اطلاع دینا ضروری ہے۔مقبوضہ فلسطینی علاقوں سے آنے والی مصنوعات پر ”اسرائیلی مصنوعات“ کا لیبل نہیں لگایا جا سکتا۔انہوں نے بائیکٹ مہم کے اہداف میں خوراک کی بعض بین الاقوامی کمپنیوں کی موجودگی کا بھی ذکر کیا اور کہا ہے کہ ان مصنوعات کے بائیکاٹ سے اسرائیلی معیشت پر منفی اثر پڑے گا۔واضح رہے کہ اسرائیل، اکتوبر 2023 سے غزہ پر مسلط کردہ نسل کشی جنگ کے دوران زیادہ تر خواتین اور بچوں سمیت 000,72 سے زائد افراد کو قتل اور 000,171 سے زائد کو زخمی کر چکا ہے۔غزہ میں فلسطینی محکمہ صحت کے مطابق اکتوبر میں ہونے والی جنگ بندی کے باوجود اسرائیلی فوج نے گولہ باری اور فائرنگ کے ذریعے سینکڑوں خلاف ورزیاں کر چکی ہے۔ جنگ بندی کی خلاف ورزیوں کے نتیجے میں 603 فلسطینی ہلاک اور 618,1 سے زائد زخمی ہو چکے ہیں۔

فلسطینیوں کی زمینوں پر صیہونیوں کے قبضے کی مذمت کرتے ہیں: ترجمان وزارت خارجہ

تہران/ ارنا- غرب اردن میں فلسطینیوں کی زمینوں پر صیہونیوں کے ناجائز قبضے پر ترجمان وزارت خارجہ اسماعیل بقائی نے سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔اسماعیل بقائی نے کہا ہے کہ صیہونی حکومت غرب اردن میں فلسطینیوں کی زمینوں پر قبضہ کر کے اسے ”سرکاری اثاثہ“ قرار دے رہی ہے جو تمام عالمی قوانین اور اقوام متحدہ کے منشور کی کھلی خلاف ورزی ہے۔انہوں نے کہا کہ دنیا کے زیادہ تر ملکوں نے اس ناجائز اقدام کی مخالفت کی ہے لہذا اقوام متحدہ کو چاہیے کہ اپنا صحیح کردار ادا کرتے ہوئے اور اصولی اور اخلاقی ذمہ داری کے پیش نظر فلسطینیوں کے اس مسلمہ حق کا دفاع کرے اور صیہونی حکومت کو لگام دینے کی کوشش کرے۔انہوں نے کہا کہ صیہونی حکومت فلسطینیوں کے حق حیات اور خود ارادیت کو پامال کر رہی ہے۔

ایران پر امریکی حملہ آگ سے کھیلنا ہوگا: روس

ماسکو، 19 فروری (یواین آئی) روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف نے خبردار کیا ہے کہ اگر امریکہ ایران پر کوئی نیا حملہ کرے گا تو اس کے خطرناک نتائج برآمد ہوں گے۔انہوں نے زور دیا کہ تہران کے جوہری پروگرام کو پرامن رکھا جائے جس کے لیے سفارت کاری کو فروغ دیا جائے۔العربیہ چینل کے ساتھ ایک انٹرویو میں لاوروف نے کہا کہ بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی (آئی اے ای اے) کی نگرانی میں ایران کی جوہری تنصیبات پر سابقہ حملوں نے پہلے ہی سنگین خطرات پیدا کر دیے ہیں۔"انہوں نے کہا کہ نتائج اچھے نہیں ہیں اور ہر کوئی سمجھتا ہے کہ یہ آگ کے ساتھ کھیلنا ہوگا۔یہ بیانات اس کے ایک دن بعد سامنے آئے جب امریکہ اور ایران کے مذاکرات کاروں نے جنیوا میں بالواسطہ بات چیت کی، جس کا مقصد تہران اور واشنگٹن کے درمیان تازہ کشیدگی کو کم کرنا تھا۔لاوروف نے کہا کہ خطے کے فریقین خاص طور پر عرب ریاستیں اور خلیجی ممالک اشارہ دے رہے ہیں کہ وہ کشیدگی میں اضافے کے خواہاں نہیں، انہوں نے انتباہ کیا کہ دوبارہ تصادم حالیہ سفارتی پیش رفت کو ناکام بنا سکتا ہے۔ایک سینئر امریکی اہلکار کے مطابق، توقع کی جا رہی ہے کہ تہران ایک تحریری تجویز پیش کرے گا جس میں وضاحت کی جائے گی کہ وہ واشنگٹن کے ساتھ تنازعے کو کیسے حل کرنے کا مشورہ دیتا ہے۔اسی دوران، امریکی قومی سلامتی کے حکام خطے میں فوجی تیاریاں دیکھ رہے ہیں، اور توقع ہے کہ افواج وسط مارچ تک مکمل طور پر تعینات ہو جائیں گی۔واشنگٹن کا موقف ہے کہ ایران کو اپنا جوہری پروگرام ترک کرنا چاہیے جبکہ تہران اس بات کی تردید کرتا ہے کہ وہ جوہری ہتھیار چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ اسے جوہری توانائی حاصل کرنے کا حق ہے۔لاوروف نے کہا کہ ماسکو ایران کے ساتھ قریبی رابطے میں ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ تہران جوہری عدم پھیلاؤ کے معاہدے (NPT) کے دائرہ کار میں تنازعے کو حل کرنا چاہتا ہے، کسی بھی معاہدے میں ایران کے قانونی حقوق کا احترام ہونا چاہیے مگر اس کی افزودگی کی سرگرمیاں پرامن رہیں۔شام کے بارے میں لاوروف نے کہا کہ روس اس وقت نئی شامی قیادت کے ساتھ اپنے کلیدی فوجی اڈوں کو برقرار رکھنے کے لیے مذاکرات کر رہا ہے، جہاں تک ہمارے فوجی مراکز کا معاملہ ہے بات چیت جاری ہے، میں ایک بار پھر دہرانا چاہتا ہوں کہ شامی چاہتے ہیں کہ ہماری موجودگی برقرار رہے۔لاوروف نے کہا کہ باہمی احترام اور باہمی فائدے کے اصول وہ بنیاد ہیں جن پر روس اور شام کے تعلقات قائم ہیں۔انہوں نے کہا کہ شامی صدر احمد الشرع نے چار ماہ سے بھی کم عرصے میں دو مرتبہ روس کا دورہ کیا اور شامی وزیرِ خارجہ اسعد الشیبانی نے ایک سال کے اندر متعدد مرتبہ روسی حکام سے ملاقاتیں کیں جو اس بات کا اشارہ ہیں کہ دونوں جانب ان تعلقات کو اہمیت دی جاتی ہے۔لاوروف کا کہنا تھا کہ ماسکو کی شام میں موجودگی، خاص طور پر حمیمیم اور طرطوس میں دیگر فریقین کے مقابلے میں استحکام بخش توازن کے طور پر دیکھی جاتی ہے۔روس نے طویل عرصے تک سابق شامی رجیم کے رہنما بشار الاسد کو مالی اور عسکری پشت پناہی فراہم کی جو تقریباً پندرہ سالہ خانہ جنگی کے بعد اقتدار سے بر طرف ہو گئے۔واضح رہے کہ اسد دسمبر 2024 میں روس فرار ہو گئے تھے۔

کونگو میں جھڑپیں، کم از کم 50 شہری ہلاک

برازویلے، 19 فروری (یواین آئی) اقوام متحدہ کے دفتر برائے ہم آہنگی انسانی امور کی جاری کردہ ایک رپورٹ کے مطابق، جمہوریہ کونگو کے شمالی کیوو صوبے میں حکومت نواز قوتوں اور مسلح باغیوں کے درمیان جنوری میں ہونے والی جھڑپوں میں کم از کم 50 شہری ہلاک ہو گئے ہیں۔او سی ایچ اے نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ لڑائی 12 جنوری اور 16 جنوری کے درمیان رُتشورو علاقے کے درجن بھر سے زائد دیہاتوں میں ہوئی اور اس نے بکومبو، کی٭ ونڈو، موتانڈا، بامبو اور تونگو گروپوں کو متاثر کیا۔رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ متعدد افراد زخمی ہوئے اور بہت سے لوگوں کو اپنے گھر چھوڑ کر ملحقہ علاقے میں حفاظت کی خاطر نقل مکانی کرنا پڑی۔یہ جھڑپیں AFC/M23 باغیوں اور حکومت نواز ملیشیا وازلینڈو کے مابین ہوئیں۔اسی رپورٹ کے مطابق جنوری کے اوائل میں ایک الگ واقعے میں ماسسی مرکز میں باغی پوزیشنوں پر فوجی فضائی حملے کے بعد 11 افراد ہلاک اور تقریباً 40 زخمی ہوئے۔الائنس فلوے کانگو (AFC/M23)، جو مشرقی کانگو میں ایک باغی اتحاد ہے اور اس میں M23 جنگجو شامل ہیں، اس خطے کے تنازع کا مرکز رہا ہے۔اقوام متحدہ اور مغربی ممالک کے مطابق اس گروپ کو ہمسایہ ملک روانڈا کی حمایت حاصل ہے اور یہ مشرقی کانگو میں قابلِ ذکر علاقے کنٹرول کرتا ہے، جن میں صوبائی دارالحکومت گوما اور بوکاوو شامل ہیں جو 2025 کے آغاز میں قبضے میں لے لیے گئے تھے۔گزشتہ ہفتے کونگو کی صدارت نے اعلان کیا کہ اس نے انگولا کی طرف سے حکومت اور AFC/M23 کے درمیان تجویز کردہ جنگ بندی قبول کر لی ہے، جو 18 فروری سے نافذ العمل ہوگی۔تاہم گزشتہ روز یہ واضح نہیں تھا کہ آیا دونوں فریق اس معاہدے کی پابندی کر رہے ہیں یا نہیں۔تازہ ترین تشدد شمالی کیوو میں جاری عدم استحکام کو اجاگر کرتا ہے جبکہ اس معدنی وسائل سے بھرپور خطے میں لڑائی روکنے کی خاطر سفارتی کوششیں کی جا رہی ہیں۔

پاکستان میں 75 لاکھ افراد غذائی بحران کا شکار

بلوچستان وسندھ سب سے زیادہ متاثر، فوری امداد کی ضرورت

اسلام آباد۔19 فروری۔ایم این این۔ایک سال کے بعد جس میں مون سون کے شدید سیلاب، طویل خشک سالی اور خشک سالی اور تشدد میں اضافہ دیکھا گیا، عالمی بھوک مانیٹر کی ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں 5.7 ملین افراد کو خوراک کی عدم تحفظ اور غذائی قلت کا سامنا ہے۔اوپری سرے پر، گزشتہ دسمبر سے مارچ 2026 کے عرصے میں تقریباً 25.1 ملین افراد شدید غذائی عدم تحفظ کی ہنگامی٭ سطح میں ہوں گے، جس کی خصوصیت خوراک کے بڑے فرق اور شدید غذائی قلت کی اعلی سطح سے ہوتی ہے - انٹیگریٹڈ فوڈ سیکیورٹی فیز کی درجہ بندی (IPC) رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے۔ہنگامی سطح پر خوراک کے عدم تحفظ میں دس لاکھ سے زیادہ لوگوں کے لیے ”تباہ“ کو روکنے کے لیے فوری طور پر جان بچانے والی امداد کی ضرورت ہے۔2025 کے مون سون کے سیلاب کے بقایا اثرات، خشک سالی، اور مقامی عدم تحفظ نے زراعت اور چراگاہوں کے ذریعہ معاش کو کمزور کر دیا ہے، پیداوار میں کمی، منڈیوں کو درہم برہم کر دیا ہے، اور مقابلہ کرنے کی صلاحیت کو نچوڑ دیا ہے۔دبلے پتلے موسم (دسمبر تا فروری) کے ساتھ موسمی عوامل نے بھی اس بحران میں اضافہ کیا ہے جس سے کھیتی باڑی اور آمدنی کے مواقع کم ہو گئے ہیں اور کچھ علاقوں میں سخت سردی کے حالات نے رسائی اور معاش کو مزید محدود کر دیا ہے۔خاص طور پر، کمزور قوت خرید، مارکیٹ پر انحصار، قیمتوں میں اتار چڑھاؤ، اور مقروض ہونے کی وجہ سے کچھ علاقوں میں خوراک تک رسائی کو محدود کر دیا گیا ہے۔گندم کے آٹے کو بھی خاص طور پر دبلی پتلی کے موسم کے بارے میں نشان زد کیا گیا ہے۔حالات میں تغیرات نے بعض علاقوں میں بھوک کی بڑی تعداد کو پیدا کیا ہے۔آئی پی سی کے تجزیے میں، جو پاکستان کے 45 کمزور علاقوں اور کل آبادی کے تقریباً 15 فیصد پر محیط ہے، صوبہ بلوچستان میں سب سے زیادہ متناسب بوجھ تھا جس میں تجزیہ شدہ آبادی کا 25 فیصد کم از کم اعلی سطح پر غذائی عدم تحفظ کا شکار ہے۔سندھ کے علاقے میں 30 لاکھ سے زائد افراد خوراک کی عدم تحفظ کا شکار ہیں۔جبکہ موسیٰ خیل، ژوب، کچی، ٹانک اور تورغر کے اضلاع میں 30 فیصد لوگ کم از کم اعلیٰ سطح پر غذائی عدم تحفظ کا شکار ہیں۔اپریل سے ستمبر تک آنے والی مدت کے لیے، رپورٹ میں 7.6 ملین افراد کو خوراک کی عدم تحفظ کی اعلی سطح یا اس سے زیادہ کا سامنا کرنا پڑے گا، جو موجودہ مدت سے 000,855 کی کمی ہے۔اگرچہ کچھ ڈرائیوروں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ برقرار رہیں گے جیسے کہ اعلیٰ قیمتیں، موسمی خطرات، عدم تحفظ، اور سرحد پار تجارت میں رکاوٹیں موسمی عوامل جیسے موسم سرما کی فصل کی کٹائی اور عید سے متعلقہ مویشیوں کی فروخت سے عارضی طور پر دباؤ کم ہو سکتا ہے۔اگرچہ پچھلے سال کے مقابلے میں ریکارڈ کی گئی تعداد میں کمی واقع ہوئی ہے، لیکن رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ موازنہ گمراہ کن ہے کیونکہ جغرافیائی کوریج 68 اضلاع سے کم ہو کر 45 پر آ گئی ہے۔رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ غذائی قلت کی اعلی سطح والے افراد کا پھیلاؤ یکساں ہے۔

پیرس میں ایغور کارکنوں پر دباؤ٭چین پر بین الاقوامی جبر کا الزام

فرانس میں چینی حکام اویغوروں پر دباؤ ڈال رہے ہیں: ہیومن رائٹس واچ

پیرس۔ 19 فروری۔ ایم این این۔چینی حکام نے پیرس میں رہنے والے دو نسلی ایغور کارکنوں پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی ہے، جس میں ایک کو فرانس کے اویغور باشندوں کی جاسوسی کرنے کے لیے کہا گیا ہے۔ہیومن رائٹس واچ نے آج یہ بات کہی۔اس کیس میں چینی حکومت کی جانب سے بیرون ملک نقادوں اور ڈائسپورا کمیونٹیز کے ممبران کو ہراساں کیے جانے، چین کی سرحدوں سے باہر بدسلوکی کی کارروائیوں پر روشنی ڈالی گئی ہے جسے ”بین الاقوامی جبر“ کہا جاتا ہے۔ہیومن رائٹس واچ کے چین کے محقق یالکون اولیول نے کہا، ”چینی حکومت جبر، دھمکی اور نگرانی کے ذریعے فرانس میں اویغوروں کی تنقیدی آوازوں کو خاموش کرنا چاہتی ہے۔“فرانسیسی حکام کو ان واقعات کی مکمل تحقیقات کر کے اور مناسب کارروائی کر کے بیجنگ کی دھمکیوں اور نگرانی کے خلاف مزاحمت کرنے کے لیے اویغوروں کی بہتر مدد کرنی چاہیے۔“ 15 جنوری 2026 کو سنکیانگ ایغور خود مختار علاقے کے دارالحکومت ارومچی سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے 37 سالہ عبدالرحمن توہتی کو فون کیا اور فرانس میں ایغور کمیونٹی کی سرگرمیوں کی نگرانی کے لیے اس پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی۔ 19 جنوری کو، اسی کال کرنے والے نے جس کی کال ریکارڈ کی گئی تھی اور اسے عام کر دیا گیا تھا نے 42 سالہ میر کامل تورگون سے رابطہ کیا اور ان سے اپنی سرگرمی بند کرنے کا مطالبہ کیا۔توہتی نے کہا کہ کال کرنے والے نے اس سے یورپی اویغور انسٹی ٹیوٹ (انسٹی ٹیوٹ اویغور ڈی یورپ) کی سرگرمیوں کی نگرانی کرنے کو کہا، جو اویغور حقوق کے دفاع، اویغور زبان اور ثقافت کے تحفظ اور یورپ بھر میں اویغور باشندوں کی حمایت کے لیے کام کرتا ہے۔20 جنوری کو، انسٹی ٹیوٹ نے پیرس میں اپنے نئے ہیڈکوارٹر کے لیے ایک افتتاحی تقریب منعقد کرنی تھی۔ انسٹی ٹیوٹ کی بنیاد رکھنے والے ممتاز اویغور ماہر تعلیم دلنور ریحان نے الزام لگایا کہ چینی سفارت خانے نے مقامی فرانسیسی حکام پر بھی دباؤ ڈالا، جنہیں تقریب میں مدعو کیا گیا تھا، وہ شرکت نہ کریں۔توہتی نے کہا کہ کال کرنے والے نے پیرس میں اپنی زندگی کے بارے میں تفصیلی معلومات کا مظاہرہ کیا اور دعویٰ کیا کہ اس نے اس کے بارے میں کئی لوگوں سے بات کی ہے۔”انہوں نے مجھے بتایا کہ آپ اپنے خاندان کے لیے بے چین ہیں اور اس لیے، میں نے سوچا کہ آپ کچھ مدد چاہیں گے“ کال کرنے والے نے توہتی کو بتایا۔”میں آپ کو آپ کے گھر والوں سے بات کرنے دیتا ہوں، یہاں تک کہ بیرون ملک ان کے ساتھ دوبارہ مل سکتا ہوں۔“توہتی نے سنکیانگ کو 2013 میں چھوڑا تھا اور 2022 سے فرانس میں پناہ گزین کی حیثیت سے مقیم ہیں۔ 2016 سے اس کا اپنے خاندان سے کوئی رابطہ نہیں ہے، جو کہ اس خطے میں چینی حکومت کی بدسلوکی پر مبنی ہڑتال کی سخت مہم کا آغاز ہے۔جون 2025 میں، اس نے مصدقہ معلومات حاصل کیں کہ اس کے والد، والدہ، بیوی اور بہن سب کو نسلی منافرت اور نسلی امتیاز کو ہوا دینے“ کے جرم میں 20 سے 25 سال تک قید کی سزا سنائی گئی ہے، یہ ایک مبہم جرم ہے جسے سنکیانگ حکام ایغور شناخت کے پرامن اظہار کو سزا دینے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔توہتی کے پاس ابھی تک اپنے دو بچوں کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہیں، جن کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ایک دہائی سے سرکاری یتیم خانوں میں قید ہیں، یا اس کے تین دیگر بہن بھائی۔

برطانوی پولیس نے سابق شہزادہ اینڈریو ماؤنٹبیٹن کو گرفتار کر لیا

لندن، 19 فروری (یواین آئی) برطانوی پولیس نے کنگ چارلس کے بھائی اینڈریو ماؤنٹبیٹن ونڈسر کو ان کی سالگرہ کے دن ان کی رہائش گاہ سے گرفتار کر لیا ہے۔برطانوی پولیس نے اختیارات کے غلط استعمال کی بنیاد پر سابق پرنس اینڈریو کو گرفتار کیا ہے، اینڈریو ماؤنٹ بیٹن آج اپنی سالگرہ منا رہے تھے کہ پولیس نے ان کے گھر پر چھاپہ مارا اور انہیں گرفتار کر لیا۔کنگ چارلس سوم کے بھائی اینڈریو کے جنسی مجرم جیفری اپسٹین سے تعلقات سامنے آنے کے بعد انہوں نے ان تعلقات پر اپنی شرمندگی کا اظہار کیا تھا۔تاہم اینڈریو پر اختیارات کے غلط استعمال اور جنسی مجرم اپسٹین کو خفیہ حکومتی تجارتی دستاویزات کی فراہمی کے الزامات میں گرفتار کیا گیا ہے۔ماہرین کا کہنا ہے کہ سابق شہزادے کو زیادہ سے زیادہ 96 گھنٹے تک حراست میں رکھا جا سکتا ہے، تاہم اس کے لیے سینئر پولیس افسران اور مجسٹریٹس کی عدالت سے متعدد بار توسیع درکار ہوگی۔زیادہ تر معاملات میں مشتبہ افراد کو 12 یا 24 گھنٹے تک حراست میں رکھا جاتا ہے، جس کے بعد یا تو ان پر فردِ جرم عائد کر دی جاتی ہے یا مزید تفتیش تک انھیں رہا کر دیا جاتا ہے۔اس سے قبل اکتوبر 2025 میں کنگ چارلس نے اپنے بھائی اینڈریو سے پرنس٭ کا لقب واپس لے لیا تھا۔بی بی سی کو پولیسنگ معاملات کے ایک ماہر نے بتایا ہے کہ اینڈریو کو کسٹڈی سویٹ٭ کی ایک کوٹھری میں رکھا جائے گا جہاں صرف ایک بستر اور ایک بیت الخلا ہوگا اور وہ وہیں اپنے پولیس انٹرویو تک انتظار کریں گے اور انھیں کوئی خصوصی رعایت نہیں دی جائے گی۔فی الوقت یہ کسی کو معلوم نہیں ہے کہ اینڈریو کو کس وقت گرفتار کیا گیا یا انھیں کہاں رکھا گیا ہے۔واضح رہے کہ آج اینڈریو ماؤنٹ بیٹن ونڈسر 66 سال کے ہو گئے ہیں اور آج ہی کے دن انھیں ان کے گھر سے گرفتار کیا گیا۔

پاکستانی ہاکی کھلاڑیوں کو آسٹریلیا میں کھیلنے سے پہلے برتن دھونے پڑے

کپتان کے غصہ نے پاکستان ہاکی کی سڑن کو بے نقاب٭وزیر اعظم نے تحقیقات کا حکم دیا

اسلام آباد۔19 فروری۔ایم این این۔پاکستان کا طویل المیعاد ہاکی سیٹ اپ بین الاقوامی سطح پر خود کو شرمندہ کرنے کا ایک نیا طریقہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔اس بار، یہ صرف میدان میں شکستوں کے بارے میں نہیں تھا بلکہ کھلاڑیوں کو رہائش کے بغیر چھوڑے جانے، بیرون ملک شہر کی سڑکوں پر گھومنے اور میچ ڈے سے پہلے مبینہ طور پر برتن دھونے کے بارے میں تھا۔قومی ٹیم کے حالیہ دورہ آسٹریلیا کے دوران افراتفری اس قدر شدید رہی کہ پاکستان ہاکی فیڈریشن کے سرپرست اعلیٰ شہباز شریف بھی نوٹس لینے پر مجبور ہو گئے۔بدانتظامی کی رپورٹس منظر عام پر آنے کے بعد، شریف نے اس واقعہ کی انکوائری کا حکم دیا، جس نے پاکستان اسپورٹس بورڈ کو تفصیلی رپورٹ تیار کرنے کا اشارہ کیا۔ذرائع کا کہنا ہے کہ ذمہ داروں کے خلاف کارروائی ہو سکتی ہے۔پاکستان ہاکی کے لیے، جو کبھی عالمی پاور ہاؤس تھا، اس ایپسوڈ نے ایک ایسے نظام کے تصور کو تقویت بخشی ہے جو بنیادی لاجسٹکس کا انتظام بھی نہیں کر سکتا، اس کھیل کو زندہ کرنے کی بات چھوڑ دیں۔پاکستان ٹیم کے کپتان شکیل عماد بٹ کی جانب سے لاہور ایئرپورٹ پر صحافیوں سے بات کرتے ہوئے ٹیم کی واپسی پر پی ایچ ایف پر کھل کر تنقید کرنے کے بعد تنازع کھڑا ہو گیا۔اس کے اکاؤنٹ نے غفلت اور دھوکہ دہی کی ایک بھیانک تصویر پینٹ کی۔ہم فیڈریشن کی اس موجودہ انتظامیہ کے ساتھ کام نہیں کر سکتے۔جب کھلاڑیوں کو میچ کھیلنے سے پہلے کچن صاف کرنے اور برتن دھونے پڑتے ہیں تو آپ ہم سے کیا نتیجہ کی توقع رکھتے ہیں؟“۔ان کے مطابق ٹیم کے ہاکی کے مقام پر پہنچنے سے پہلے ہی مسائل شروع ہو گئے۔کھلاڑیوں کو کینبرا کے لیے اپنی اگلی فلائٹ میں سوار ہونے سے پہلے سڈنی کے ہوائی اڈے پر 13 سے 14 گھنٹے انتظار کرنا پڑا۔اصل جھٹکا وہاں پہنچنے پر لگا، جب ٹیم نے دریافت کیا کہ ہوٹل کے کسی کمرے کو محفوظ نہیں کیا گیا تھا۔بٹ نے یہ بھی انکشاف کیا کہ اگر کھلاڑیوں نے صورتحال کے بارے میں عوامی سطح پر بات کی تو ان کو تادیبی کارروائی کی تنبیہ کی گئی تھی۔”میں اس وجہ سے بول رہا ہوں کہ ہم آسٹریلیا میں جو گزر رہے ہیں“ انہوں نے یہ واضح کرتے ہوئے کہا کہ خاموشی اب کوئی آپشن نہیں رہی۔آگے دیکھتے ہوئے، کپتان نے دلیل دی کہ بقا، ترقی کو چھوڑ دو، باہر کی مدد کی ضرورت ہوگی۔بٹ نے کہا کہ اگر ہمیں آگے بڑھنا ہے تو ہمیں غیر ملکی کوچ کی ضرورت ہے۔ ہمارے پاس کھلاڑیوں کا اچھا مجموعہ ہے لیکن ہمیں غیر ملکی کوچ اور اچھی مینیجمنٹ کی ضرورت ہے۔ایک ایسے ملک کے لیے جو کبھی عالمی ہاکی پر غلبہ رکھتا تھا، بین الاقوامی کھلاڑیوں کے برتن دھونے اور بیرون ملک پناہ کے لیے شکار کرنے کا تماشا زوال کی سنگین علامت بن چکا ہے۔

جنوبی کوریا کے سابق صدر کو عمر قید کی سزا

سیبول، 19 فروری (یواین آئی) جنوبی کوریا کی ایک مقامی عدالت نے سابق صدر یون سُک یول کو دسمبر 2024 میں ملک میں مارشل لا کے غیر آئینی نفاذ اور بغاوت کی ناکام کوشش کے جرم میں عمر قید کی سزا سنادی ہے۔سیبول سینٹرل ڈسٹرکٹ کورٹ کے مطابق جنوبی کوریا کے سابق صدر یون سُک یول کو مارشل لا کے غیر آئینی نفاذ، انصاف کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے اور اختیارات کے ناجائز استعمال پر قید کی سزا سنائی گئی ہے۔یون سُک یول نے تین دسمبر 2024 میں ملک میں ہونے والی بغاوت میں اہم کردار ادا کیا اور لوگوں کو بغاوت پر اکسایا، اس حوالے سے انہیں عمر قید کی سزا دی گئی۔عدالت نے سابق وزیر دفاع کم یونگ ہائیون سمیت دیگر فوجی اور پولیس اہلکاروں کو بھی حکومت کے خلاف تحریک پر سزا سنائی، سابق صدر یون سُک یول نے کہا فیصلے کے خلاف اپیل دائر کریں گے۔عمر قید کی سزا سنائے جانے کے بعد سابق صدر یون سُک یول نے عدالتی فیصلے کو مسترد کر دیا ہے۔ان کے وکلا کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ وہ اس فیصلے کے خلاف اعلیٰ عدالت میں اپیل دائر کریں گے۔یاد رہے کہ دسمبر 2024 میں جنوبی کوریا میں اچانک مارشل لا نافذ کرنے کی کوشش کی گئی تھی جسے عوامی احتجاج اور پارلیمنٹ کی مداخلت کے بعد ناکام بنا دیا گیا تھا۔اس واقعے نے جنوبی کوریا میں شدید سیاسی بحران پیدا کر دیا تھا جس کے نتیجے میں صدر کو اپنے عہدے سے ہاتھ دھونا پڑے اور اب انہیں ان اقدامات پر قانونی کارروائی کا سامنا ہے۔

شیعہ وسنی ہیلپ لائن

شوگر کیوجہ سے مرض بڑھنے کا خطرہ ہے تو روزہ نہیں رکھے گا

دفتر آیۃ اللہ العظمیٰ سید صادق حسینی شیرازی سے جاری ہیلپ لائن پر مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات مولانا سید سیف عباس نقوی نے دیئے۔

سوال: اگر کوئی شخص روزہ رکھ کر سوشل میڈیا پر ریل وغیرہ دیکھتا ہے تو اس کا روزہ صحیح ہے؟

جواب:- اگر روزہ دار غیر شرعی چیز جان بوجھ کر دیکھے گا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا لیکن انسان روحانی روزہ دار نہیں بن سکتا۔

سوال:- روزے کی نیت کرنا ضروری ہے اگر کوئی شخص بھول جاتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:- روزہ دار کو روزے کی نیت کرنا ضروری ہے چاہے وہ ہر دن روزے کی نیت کرے یا پورے مہینہ کی ایک ساتھ نیت کر لے۔

سوال:- اگر کسی شخص کو شوگر کی بیماری ہے اور دن میں شوگر کم یا زیادہ ہوتی ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب:- اگر کسی شخص کو شوگر کیوجہ سے مرض بڑھنے کا خطرہ ہے تو روزہ نہیں رکھے گا۔

سوال:- اگر کوئی شخص بہت زیادہ سفر کرتا ہے تو اس کا روزہ کس طرح صحیح ہوگا؟

جواب:- جو شخص ہر ماہ دس یا پندرہ دن سفر میں رہتا ہو وہ حالت سفر میں روزہ رکھ سکتا ہے۔

سوال:- اگر اذان کے وقت روزہ افطار نہ کیا جائے تو اس کا روزہ مکروہ ہو جاتا ہے؟

جواب:- اگر کوئی روزہ دار نماز پڑھ کر روزہ افطار کرتا ہے تو روزہ مکروہ نہیں ہوتا بلکہ زیادہ ثواب ہے۔

روزہ کی حالت میں عطر لگا سکتے ہیں

ادارہ شرعیہ فرنگی محل سے پوچھے گئے سوالات جن کے جواب مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی قاضی شہر کی صدارت میں مشتمل حکیم اور علماء کے وفد نے دیے ہیں۔

سوال۔1۔روزہ کی نیت کرنے کے بعد ٹوتھ پیسٹ یا منجن کر سکتے ہیں ؟محمد راشد کھدرا۔

جواب۔روزہ مکروہ ہو جائیگا۔ہاں البتہ مسواک کر سکتے ہیں۔

سوال۔2۔بغیر سحری کے روزہ رکھنا کیسا ہے ؟پروین بانو قیصر باغ۔

جواب۔سحری کے وقت اٹھنا اور سحری کرنا سنت ہے اگر سحری نہیں کرتے ہیں تو روزہ ہو جائے گا لیکن سنت رہ جائے گی ۔

سوال۔3۔روزہ کی حالت میں عطر لگا سکتے ہیں؟محمد عارف عالم باغ۔

جواب۔روزہ کی حالت میں عطر لگا سکتے ہیں ۔

سوال۔4۔تراویح کی نیت ہر بار کی جائے گی ؟شاکر عمران بارہ بنکی۔

جواب۔ایک بار کر لینا کافی ہے۔

سوال5۔بی پی ہائی رہتا ہے؟
سلیم سعادت گنج۔

جواب۔نمک، چکنائی اور گوشت کا استعمال کم کریں پھل اور سبزی کا استعمال زیادہ کریں۔دوا خمیرہ آب ریشم سادہ لے لیں۔

زوال کے وقت تک روزے کی نیت کر سکتے ہیں

اسلامک سنٹر آف انڈیا کے تحت رمضان ہیلپ لائن پر دئے گئے سوالوں کے جواب

سوال: روزے کی نیت کب تک کر سکتے ہیں؟

جواب: زوال کے وقت تک نیت کر سکتے ہیں۔

سوال: روزے کی حالت میں اگر کسی کے منھ سے خون آجائے تو روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: گر حلق کے اندر نہیں جاتا ہے تو روزے پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔

سوال: وہ کون سی باتیں ہیں جن سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے؟ اور کیا ہیں؟

جواب: بلا ضرورت ومجبوری کسی چیز کا چبانا، تھوک جان بوجھ کر اکٹھا کر کے نگل لینا، کوئلہ وغیرہ سے دانت مانجنا، گانے بجانے میں مصروف رہنا، یہ وہ باتیں ہیں جن سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ان سب چیزوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔

سوال: کیا کوئلہ چبا کر دانت مانجھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: نہیں ٹوٹتا ہے بلکہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔البتہ کچھ حلق میں اتر جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

سوال: اگر امام نے تراویح میں سجدہ تلاوت کا سجدہ نہیں کیا پھر نماز کے بعد لوگوں نے بتلایا کہ سجدہ تلاوت نہیں کیا، تو کیا اس کی تلافی ممکن ہے؟

جواب: اس سجدے کی تلافی نہیں ہوسکتی۔تراویح کی نماز ادا ہو جائے گی۔

بجٹ میں ہر ڈویژن میں اسپورٹس کالج قائم کرنے کا انتظام کیا گیا

گورکھپور میں بین الاقوامی کرکٹ اسٹیڈیم کے لیے یوپی حکومت اور انڈین آئل کارپوریشن کے درمیان ایم او یو پر دستخط

لکھنؤ: 19 فروری۔اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی کے سامنے آج یہاں ان کی سرکاری رہائش گاہ پر گورکھپور میں بین الاقوامی کرکٹ اسٹیڈیم کی تعمیر کے سلسلے میں اتر پردیش حکومت اور انڈین آئل کارپوریشن لمیٹڈ کے درمیان ایک ایم او یو پر دستخط کیے گئے۔قابل ذکر ہے کہ انڈین آئل کارپوریشن لمیٹڈ اپنی سی ایس آر فنڈ سے اس اسٹیڈیم کی تعمیر کے لیے 60 کروڑ روپے کا تعاون فراہم کرے گی۔وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ یہ اسٹیڈیم صرف کھیل کا ڈھانچہ نہیں، بلکہ مشرقی اتر پردیش کی ابھرتی ہوئی صلاحیت کو قومی اور عالمی سطح پر پہنچانے کا مضبوط ذریعہ بنے گا۔بین الاقوامی اسٹیڈیم سے اس علاقے میں کھیلوں کی سیاحت، سرمایہ کاری اور اقتصادی سرگرمیوں کو نئی رفتار ملے گی۔گورکھپور بین الاقوامی کرکٹ اسٹیڈیم کی تعمیر کے لیے اس سال کے بجٹ میں ضروری انتظامات کیے گئے ہیں۔ یہ اسٹیڈیم وزیر اعظم نریندر مودی جی کے ملک میں کھیلوں کی ثقافت کے فروغ اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے وژن کو آگے بڑھائے گا۔یہ بھارت کی کھیلوں کی صلاحیت کو ظاہر کرنے اور ترقی یافتہ بھارت کے خواب کو حقیقت میں بدلنے کا ذریعہ بنے گا۔وزیر اعلیٰ جی نے انڈین آئل کارپوریشن کے تعاون کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ پبلک-پرائیویٹ شراکت داری کا یہ ماڈل ریاست کی مجموعی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔انہوں نے گورکھپور بین الاقوامی کرکٹ اسٹیڈیم کی تعمیر میں سی ایس آر کے ذریعے تعاون فراہم کرنے پر انڈین آئل کارپوریشن کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ وارانسی میں بھی ایک بین الاقوامی کرکٹ اسٹیڈیم زیر تعمیر ہے، جسے جون 2026 تک مکمل کرنے کا ہدف مقرر ہے۔وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ وزیر اعظم جی نے ملک میں 'کھیلوں انڈیا'، 'فِٹ انڈیا موومنٹ' اور 'سنسد کھیلکود پرتیوگیتا' جیسے منصوبوں کے ذریعے کھیلوں اور فٹنس کی ثقافت کو نئی سمت دی ہے۔میرٹھ میں میجر دھیانچند اسپورٹس یونیورسٹی کی تعمیر تیزی سے جاری ہے۔اس سال کے بجٹ میں ریاستی حکومت نے ہر ڈویژن میں اسپورٹس کالج قائم کرنے کا انتظام کیا ہے۔انہیں کسی ایک خاص کھیل کے لیے سینٹر آف ایکسیلنس کے طور پر ترقی دی جائے گی۔کھیل اور نوجوان فلاح کے وزیر (خود مختار چارج) شری گریش چندر یادو نے کہا کہ وزیر اعلیٰ جی کی قیادت میں اتر پردیش تیزی سے 'اسپورٹس پاور' بننے کی سمت میں آگے بڑھ رہا ہے۔ریاست میں کھیلوں کی سرگرمیوں اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لیے کھیلوں کے انفراسٹرکچر کی تعمیر میں موثر اقدامات کیے گئے ہیں۔گورکھپور میں منصوبہ بند یہ بین الاقوامی کرکٹ اسٹیڈیم اسی سمت میں ایک تاریخی کامیابی ہے۔گورکھپور اب اسپورٹس سٹی کے طور پر ترقی کر رہا ہے۔انڈین آئل کارپوریشن لمیٹڈ کے چیئرمین شری اروِیندر سنگھ ساہنی نے ایم او یو کو گروپ کے لیے فخر کا موقع بتاتے ہوئے وزیر اعلیٰ جی کو یقین دلایا کہ یہ گروپ اتر پردیش کی مجموعی ترقی میں ہر ممکن تعاون کے لیے تیار ہے۔اس موقع پر وزیر اعلیٰ جی کو انڈین آئل کارپوریشن کی طرف سے اتر پردیش کی ترقی میں کیے گئے تعاون پر مبنی کتابچہ پیش کیا گیا۔قابل ذکر ہے کہ منصوبہ بند گورکھپور بین الاقوامی کرکٹ اسٹیڈیم کی پروجیکٹ لاگت 392•94 کروڑ روپے ہے۔یہ اسٹیڈیم 30,000 ناظرین کی گنجائش والا ہوگا۔اسے مکمل طور پر بین الاقوامی معیار کے مطابق ترقی دی جائے گی۔ جدید پچ، پریکٹس ایریا، فلڈ لائٹس، جدید ڈریسنگ روم، میڈیا سینٹر اور ہائی اینڈ اسپورٹس انفراسٹرکچر کے ساتھ یہ اسٹیڈیم بڑے بین الاقوامی میچوں کی میزبانی کرنے کے قابل ہوگا۔ساتھ ہی، یہ نوجوان کھلاڑیوں کی تربیت، مہارت کی ترقی اور بہترین کارکردگی کو نئی سمت دے گا۔ پروجیکٹ کو دسمبر 2027 تک مکمل کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔

لکھنؤ میں رمضان اور آنے والے جلوسوں کو لے کر پولیس-انتظامیہ چوکس
مولانا یعسوب عباس سے اہم ملاقات

رمضان اور اس میں نکلنے والے آنے والے جلوسوں میں بہتر قانون وانتظامات کے لیے لکھنؤ پولیس انتظامیہ کے اعلیٰ افسروں نے معروف شیعہ مذہبی رہنما مولانا یعسوب عباس سے ان کے لکھنؤ میں واقع رہائش گاہ پر اہم ملاقات کی۔اس ملاقات میں بنیادی طور پر وشوجیت سریواستو، ڈپٹی کمشنر پولیس لکھنؤ مغرب، ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر پولیس مغرب، اے سی پی چوک سمیت کئی دیگر اعلیٰ افسران موجود تھے۔ملاقات میں رمضان کے دوران نکلنے والے جلوسوں، ہجوم کے انتظام، ٹریفک انتظامات اور امن قائم رکھنے پر تفصیلی بات چیت کی گئی۔پولیس انتظامیہ نے تمام پروگراموں کو پرامن اور منظم طریقے سے مکمل کرنے کا یقین دلایا۔

مرزاپور: 4 لٹیرے گرفتار، چار کروڑ سے زائد کے زیورات برآمد

مرزاپور: 19 فروری (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع مرزاپور میں پولیس نے بدھ کی آدھی رات ہوئے مڈبھیڑ کے دوران چھتیس گڑھ کے بلاسپور سے لوٹے گئے صرافہ تاجر کے سونے کے زیورات اور نقدی برآمد کر کے چار ملزمان کو گرفتار کر لیا۔پولیس کے مطابق ملزمان کے قبضے سے تقریباً تین کلو 750 گرام سونے کے زیورات، جن کی بازاری قیمت تقریباً چار کروڑ روپے بتائی گئی ہے، اور ایک لاکھ 46 ہزار روپے نقد برآمد ہوئے۔مڈبھیڑ کے دوران دو بدماشوں کے پاؤں میں گولی لگی، جنہیں علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ڈاکٹروں کے مطابق دونوں کی حالت مستحکم ہے۔سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اپرنا رجت کوشک نے صحافیوں کو بتایا کہ 17 فروری کو چھتیس گڑھ کے ضلع بلاسپور کے سرکنڈا تھانہ علاقے میں جیولر نوین تیواری سے لوٹ کی واردات ہوئی تھی۔اطلاع ملی تھی کہ لوٹا گیا سامان لے کر ملزمان مرزاپور کے اہرورا علاقے سے گزرنے والے ہیں۔اس پر ایس او جی، اہرورا پولیس اور ایس ٹی ایف کی مشترکہ ٹیم نے گھیرابندی کر کے چیکنگ مہم شروع کی۔بدھ دیر رات ایک مشتبہ کار کو روک کر تلاشی لی گئی، جس میں دو ملزمان کو حراست میں لیا گیا، جبکہ دیگر دو کو ستیس گڑھ جنگل علاقے میں مڈبھیڑ کے بعد گرفتار کیا گیا۔گرفتار ملزمان کی شناخت ونود پراجاپتی عرف وینو پراجاپتی، وجے لامبا، کریم خان اور مونو عرف راہل کے طور پر ہوئی ہے۔پولیس کے مطابق تمام ملزمان کا مجرمانہ ریکارڈ رہا ہے۔وجے لامبا کے خلاف مختلف تھانوں میں 77 سے زائد مقدمات درج بتائے گئے ہیں، جبکہ دیگر ملزمان پر بھی کئی فوجداری مقدمات قائم ہیں۔سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے بتایا کہ واردات کے بعد چھتیس گڑھ پولیس اور مرزاپور پولیس کے درمیان تال میل قائم کیا گیا تھا۔برآمدگی کے بعد مدعی نوین تیواری بھی موقع پر پہنچے اور پولیس کی کارروائی پر اطمینان ظاہر کیا۔

جلال پور، امبیڈکر نگر: رمضان کی آمد کے ساتھ ہی عبادت کا ماحول اور بازاروں میں سرگرمیاں بڑھ گئیں

لکھنؤ۔رمضان المبارک کے مقدس مہینے کی آمد کے ساتھ ہی امت مسلمہ میں عبادت اور روحانیت کی فضا گہرا ہو گئی ہے۔ مساجد میں نمازیوں کی تعداد میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے، اور لوگ روزے سے ہیں اور نماز، دعا، قرآن کی تلاوت اور ذکر میں مصروف ہیں۔گھر اور عبادت گاہیں خاص طور پر متحرک ہیں۔ دلال ٹولہ میں واقع مدرسہ ندائے حق اسکول کے پرنسپل مولانا حبیب الرحمن نوری نے وضاحت کی کہ رمضان اسلام کا مقدس ترین مہینہ ہے۔خیال کیا جاتا ہے کہ قرآن اسی مہینے میں نازل ہوا، اسی لیے اسے رحمت، برکت اور بخشش کا مہینہ کہا جاتا ہے۔ رمضان المبارک کے روزے صبر، تحمل اور تقویٰ کا درس دیتے ہیں اور غریبوں اور مسکینوں کے دکھ کا احساس بھی دلاتے ہیں۔گاؤں مجلی کے مولانا نور الحسن نے کہا کہ رمضان تزکیہ نفس اور نیکیوں میں اضافے کا مہینہ ہے۔ اس دوران نماز، تلاوت قرآن، زکوٰۃ اور صدقات کا ثواب کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔علاقہ لکھنیہ کے مولانا عون عباس رضوی نے بتایا کہ رمضان المبارک کا پہلا روزہ چاند نظر آنے کے بعد رکھا جاتا ہے۔ جو لوگ رات کو سحری (مقدس کھانا) کھانے کے بعد روزہ رکھتے ہیں وہ صبح سے لے کر غروب آفتاب تک روزہ رکھیں اور شام کو افطار (دوسرے کھانے) سے افطار کریں۔کنگھر موئی جلال پور کے رہائشی مولانا سید حیدر عباس نے اس مقدس مہینے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے لوگوں سے زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنے، غصے اور بری عادتوں سے بچنے اور ضرورت مندوں کی مدد کر کے بھائی چارے اور انسانیت کو مضبوط کرنے کی تلقین کی۔سمن پور، سکندر پور اور لکھنیہ کے بازاروں میں بھی رمضان المبارک کی وجہ سے خاص جوش وخروش دیکھا جا رہا ہے۔ لوگوں کا ہجوم کھجور، ورمیسلی، افطاری کا سامان اور نماز سے متعلق اشیاء خریدنے کے لیے جمع ہو رہا ہے۔ تاجروں کے مطابق رمضان المبارک کے آغاز کے ساتھ ہی بازاروں میں رونق بڑھ رہی ہے۔

اتر پردیش میں موسم میں تبدیلی، گہرے بادل اور مغرب میں بوندا باندی

لکھنؤ: 19 فروری (پی این ایس) اتر پردیش میں موسم نے ایک بار پھر اچانک کروٹ لی ہے۔ ایک ویسٹرن ڈسٹربنس کے فعال ہونے کی وجہ سے، گہرے بادلوں نے آسمان کو ڈھانپ لیا ہے اور ریاست کے کئی حصوں، خاص طور پر مغربی اتر پردیش میں ہلکی بوندا باندی شروع ہو گئی ہے۔ راجدھانی لکھنؤ اور آس پاس کے علاقوں میں جمعرات کی صبح سے ہی ہلکی دھوپ پڑی ہے۔موسم کی تبدیلی سب سے زیادہ دہلی اور مغربی اتر پردیش سے ملحقہ علاقوں میں محسوس کی گئی۔صبح سے ہی آسمان پر گہرے بادل چھائے رہے اور کئی مقامات پر ہلکی بوندا باندی ہوئی۔ بادل چھائے رہنے کے ساتھ ساتھ کئی اضلاع میں ٹھنڈی ہوائیں چلیں جس سے درجہ حرارت میں معمولی کمی واقع ہوئی۔

جشن معصومینؑ میں قومی خدمت گزاروں کو ایوارڈ

ڈاکٹر سید علی امام زیدی گوہر سے نوازا گیا

لکھنؤ: 19 فروری (پی این ایس) مشہور و معروف و مشہور ماتمی انجمن غریب العزاء کے زیر اہتمام مسجد معصومیہ میدان ایل ایچ خاں، لکھنؤ میں جشن معصومینؑ کے عنوان سے ایک منفرد انداز کی محفل منعقد ہوئی جس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے قاری مرزا فرقان حسین صاحب نے کیا اور مشہور و معروف شاعر اہلبیت و مرثیہ خواں خورشید رضا فتح پوری کی نظامت میں چند مقامی شعرائے کرام نے خراج عقیدت پیش کیا۔آخر میں مظفر نگر سے تشریف لائے عالم شہرت یافتہ سوز خوان حسن علی صاحب نے منقبت خوانی فرمائی انھوں نے مخصوص طریقے سے محسنِ اسلام جناب ابو طالبؑ کی شان میں مسدس پیش کیا۔اس کے بعد چند قومی خدمت گزاروں کو ان کی بے لوث خدمات کے اعتراف میں ایوارڈ سے نوازا گیا۔مقامی شعرائے کرام کے اسم گرامی ہیں: نیر مجیدی، خورشید فتح پوری، عرفان زنگی پوری، عابد نظر، شان عابدی، انجم غدیری، فیض باقر، ضیا کاظم نقوی، فرقان، مرزا حکیم ندیم حسین، کشمیری مصطفے کاظم، کبیر زیدی، حسنین زیدی، جن افراد کو ایوارڈ سے نوازا گیا ان کے نام ہیں: نصیر احمد خاں، ڈاکٹر ظفر حیدری، کشمیری، آشو جیسوال، نصیر نیتا، مولانا امداد امام، فیاض حسین (صاحب بیاض انجمن رضائے حسین)، سجاد صاحب (انجمن شمشیر حیدری)، مرزا مظہر امیر، راجو صاحب منے صاحب (انجمن معصومیہ حسینیہ)، شجاع صاحب (دستہ خطیب الایمان) صادق صاحب (خادم درگاہ حضرت عباس)، عاصم صاحب (شیش محل)، علی عباس درگاہی، راجہ صاحب (معلن)، راج صاحب (احاطہ مرزا علی خاں)، مونس زیدی (کشمیری محلہ)، مولانا امداد حسین (کربلا امداد حسین خاں)۔تمام ایوارڈ میں صدر انجمن غریب العزاء جناب ڈاکٹر سید علی امام زیدی گوہر لکھنوی (جانشین انیسؔ وشدیدؔ) کے دست مبارک سے تقسیم کئے گئے۔

قانون ساز کونسل میں گنگا کروز پر بحث، وزیر جیویر سنگھ کا اپوزیشن کو جواب

وارانسی میں پانچ سرکاری اور دو پرائیویٹ کروز بحری جہاز کام کرتے ہیں، جو معیارات کی پوری طرح تعمیل کرتے ہیں: جیویر سنگھ

لکھنؤ: 19 فروری۔سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے وارانسی میں دریائے گنگا پر چلنے والے سرکاری اور نجی جہازوں کے بارے میں اتر پردیش قانون ساز کونسل میں اٹھائے گئے سوالات کا تفصیل سے جواب دیتے ہوئے اپوزیشن پر سخت حملہ کیا۔انہوں نے کہا کہ حکومت مکمل شفافیت کے ساتھ کام کر رہی ہے اور حقائق کو نظر انداز کرتے ہوئے سوالات اٹھانا مناسب نہیں۔درحقیقت، سماج وادی پارٹی کے قانون ساز کونسل کے رکن آشوتوش سنہا نے وارانسی میں دریائے گنگا پر چلنے والے سرکاری اور نجی جہازوں کی تعداد، ان کے آپریٹنگ معیارات اور متعلقہ تفصیلات ایوان میں پیش کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔وزیر نے نہ صرف تفصیلی جواب دیا بلکہ اپوزیشن پر مناسب معلومات کے بغیر سوالات اٹھانے کا الزام بھی لگایا۔رکن کونسل نے پوچھا کہ وارانسی ضلع میں کتنے سرکاری اور نجی کروز جہاز چل رہے ہیں، ان کے آپریٹنگ معیار کیا ہیں، اور کیا یہ تفصیلات ایوان میں پیش کی جائیں گی۔اس کے جواب میں وزیر موصوف نے واضح کیا کہ وارانسی میں پانچ سرکاری اور دو نجی کروز جہاز کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کے آپریشن کے معیار ان لینڈ واٹر ویز اتھارٹی آف انڈیا اور اتر پردیش ان لینڈ واٹر ویز اتھارٹی نے طے کیے ہیں اور ان کی مکمل تعمیل کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ ضروری تفصیلات دستیاب ہیں اور معلومات کو شیئر کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔اگر آپ نے معلومات پڑھی ہوتیں تو آپ سوال ہی نہ پوچھتے۔"بحث کے دوران آشوتوش سنہا نے اتر پردیش ان لینڈ واٹر ویز اتھارٹی کی حیثیت کے بارے میں اضافی معلومات کی درخواست کی۔وزیر جیویر سنگھ نے وضاحت کی کہ اتر پردیش ان لینڈ واٹر ویز اتھارٹی بل کو 6 دسمبر 2023 کو ایک نوٹیفکیشن جاری کرتے ہوئے پاس کیا گیا تھا، جس میں محکمہ ٹرانسپورٹ کو نوڈل ایجنسی کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔اس کے بعد، 6 دسمبر 2024 کو تیاری کی کارروائی شروع ہوئی۔وزیر موصوف نے کہا کہ اس معاملے سے متعلق وسیع معلومات اخبارات اور نیوز چینلز میں پہلے ہی فراہم کی جا چکی ہیں، انہوں نے مزید کہا، اگر آشوتوش نے تھوڑا پڑھا ہوتا تو وہ یہ سوال نہ پوچھتے۔"ان کے اس بیان سے ایوان میں سیاسی درجہ حرارت بڑھ گیا۔سیاحت کے اعداد و شمار کو سیاسی اہداف کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے وزیر موصوف نے اپوزیشن کو گھیرتے ہوئے سیاحت کے اعداد و شمار بھی پیش کئے۔انہوں نے کہا کہ 2017 سے قبل پچھلی حکومت کے دور میں 544355 ہندوستانی اور 334860 غیر ملکی سیاح وارانسی گئے تھے جبکہ اس وقت یہ تعداد بڑھ کر 17 کروڑ 27 لاکھ 52 ہزار 631 سے زیادہ ہو گئی ہے۔انہوں نے اس ترقی کا ذمہ دار وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر اعلیٰ آدتیہ یوگی کی قیادت کو قرار دیا۔وزیر نے کہا کہ ان کی رہنمائی میں نہ صرف وارانسی بلکہ پوری ریاست کے روحانی اور مذہبی شہر سیاحت کی نئی جہتیں طے کر رہے ہیں۔

پی ایم مودی اور سی ایم یوگی کی قیادت کی بدولت 2017 سے سیاحت میں ریکارڈ اضافہ ہوا

زیر تعمیر مکان میں ملی نوجوان کی لاش معاملے کا پولیس نے کیا پردہ فاش

متوفی کے شراب کے نشے میں غلط کام کرانے کی کوشش میں دیا تھا واردات کو انجام

بلند شہر 19 رفروری (پریس ریلیز) تھانہ کوتوالی دیہات پولیس نے قتل کی واردات کے چند گھنٹوں بعد ہی واردات کا خلاصہ کرتے ہوئے ایک نوجوان کو گرفتار کیا ہے۔پولیس نے ملزم سے پوچھ گچھ کے بعد اس کے خلاف قتل کی سنگین دفعات کے تحت مقدمہ درج کر کے ملزم کو عدالتی تحویل میں جیل بھیج دیا ہے۔واضح ہو کہ 17 فروری کی شب کوتوالی دیہات پولیس کو اطلاع ملی تھی کہ ٹرانسپورٹ نگر میں ایک زیر تعمیر مکان میں ایک شخص کی لاش پڑی ہوئی ہے۔پولیس نے موقع پر پہنچ کر دیکھا تو لاش کی شناخت شمیم احمد ولد حبیب ساکن گاؤں کمالپور بلند شہر کے طور پر ہوئی۔پولیس نے متوفی کی بیٹی کی تحریر کی بنیاد پر نامعلوم کے خلاف معاملہ درج کرتے ہوئے کارروائی شروع کردی تھی ۔دوران تفتیش 19 فروری کی صبح شمیم قتل معاملے میں ملوث سہیل ولد شوقین ساکن موضع گنورہ شیخ کا نام سامنے آیا جسے گاؤں گنورہ شیخ کو جانے والے راستے سے گرفتار کر لیا گیا۔ایس پی سٹی شنکر پرساد نے بتایا کہ پولیس پوچھ تاچھ میں ملزم سہیل نے اپنے جرم کا اعتراف کرتے ہوئے بتایا کہ وہ 17 فروری کی شب شمیم کے سیلون پر بال کٹانے گیا تھا۔اس کے بعد متوفی شمیم نے اس سے کہا کہ وہ آج اس کے پاس ہی سو جائے۔اس کے بعد ٹرانسپورٹ نگر میں واقع زیر تعمیر مکان میں دونوں نے بیٹھ کر شراب پی۔ملزم نے بتایا کہ شراب کے نشے میں متوفی شمیم نے اس کے ساتھ غلط کام کرانے کی کوشش کی، جس کی سہیل نے مخالفت کی تو شمیم نے گالی گلوج اور بد تمیزی شروع کر دی۔اسی سے ناراض ہو کر ملزم نے قریب میں پڑی اینٹ کی پٹیا سے شمیم کے سر پر وار کر کے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا اور واردات کے بعد ملزم متوفی شمیم کا موبائل فون لے کر وہاں سے فرار ہو گیا تھا۔پولیس نے ملزم کی نشاندہی پر آلۂ

بیوی نے عاشق سے کرایا تھا شوہر کا قتل پولیس نے کیا پردہ فاش

پوسٹ مارٹم رپورٹ میں ہوا تھا موت کی وجہ کا انکشاف، دونوں ملزم گرفتار

بلند شہر 19 رفروری (پریس ریلیز) تھانہ شکار پور علاقہ میں رانی والا چوراہے کے پاس ایک آٹو کے نیچے مردہ حالت میں ایک شخص دبا ہوا تھا جس کی شناخت نیرج ولد شیش رام ساکن گومی ہیراپور تھانہ ڈبائی بلند شہر کے طور پر ہوئی تھی ۔متوفی کی پوسٹ مارٹم رپورٹ میں موت کی وجہ گلا دبانے سے ہونے کا انکشاف ہوا تھا۔پولیس نے متوفی کے چچا دیویندر بھاردواج کی شکایت پر مقدمہ درج کر کے معاملے کی تفتیش شروع کردی تھی ۔ایس پی دیہات ڈاکٹر تیج ویر سنگھ کے مطابق پولیس تفتیش میں سامنے آیا کہ متوفی کی اہلیہ سمیت قتل میں دو لوگ شامل ہیں، پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے متوفی کی اہلیہ پوجا اور ملزم گورو عرف روہت ولد بچن سنگھ ساکن کھکھوڈا تھانہ احمد گڑھ بلند شہر کو گرفتار کر لیا۔پولیس پوچھ تاچھ میں ملزم گورو عرف روہت نے بتایا کہ اس کے متوفی کی اہلیہ سے تعلقات تھے ۔ایک روز نیرج نے انھیں ایک ساتھ دیکھ لیا تھا۔اس کے بعد ملزم گورو اور پوجا نے نیرج کے قتل کا منصوبہ تیار کیا۔

رمضان کا مہینہ خدا کے نزدیک بہترین مہینہ ہی

قیصر محمود عراقی

ماہِ رمضان کا بابرکت مہینہ ایک بار پھر آ چکا ہے اور دنیا کے کسی بھی گوشے میں جہاں جہاں بھی مسلمان موجود ہیں، چاہے وہ کسی بھی ملک اور مسلک سے تعلق رکھتے ہوں، ہر جگہ اور ہر طرف ان پر سعادت و برکے کی رحمت کا نزول شروع ہو چکا ہے۔ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جو خدا کے نزدیک بہترین مہینہ ہے، جس کی ایام بہترین ایام، جس کی راتیں بہترین راتیں اور جس کی گھڑیاں بہترین گھڑیاں ہیں۔ وہ شخص بڑا بدقسمت ہے جو اس عظیم مہینے میں خدا کی ان برکات سے بہرہ مند نہ ہو سکے۔ ہم میں سے بے شمار لوگوں نے گذشتہ زندگی میں بیسیوں دفعہ ماہِ رمضان کے روزے بھی رکھے ہونگے اور اس کی بابرکت راتوں میں قیام کی سعادت بھی حاصل کی ہوگی۔ یقیناً وہ مسلم خواتین اور حضرات نہایت خوش قسمت ہیں جو اس دفعہ بھی رمضان کے ایمان افروز لمحات سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ مگر سوچنے کی اصل بات یہ ہے کہ ہم میں سے کتنے حقیقی خوش بخت قیام وصیام کے اصل اور بنیادی تقاضوں سے عہدہ برہو کر اس خداداد تربیتی و تعمیری سیشن کے مطلوبہ مقاصد حاصل کر پاتے ہیں۔ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کی علیم و خبیر اور لطیف و حکیم ذات اپنے دست قدرت کی تخلیق حضرتِ انسان کو خواہ مخواہ بھوکہ پیاسا اور پابندر رکھنے کی مشقت میں ڈالنا پسند نہیں کرسکتی کیونکہ اس بے مثال اور لاشریک حکیم کا کوئی بھی حکم اور امر بے پناہ حکمتوں سے خالی نہیں ہے۔

قارئین محترم! آئیں روزے رکھنے سے پہلے روزے کے بارے میں چند اہم باتیں جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ ارادے اور اخلاص کی تقویت اور عبادتوں کے ساتھ لگاؤ کا پیدا ہونا بھی روزہ رکھنے کے اہم ترین فلسفوں میں سے ہے۔ روزہ رکھنے سے انسان بھوک اور پیاس کا احساس کرنے لگتا ہے اور اسی بھوک اور پیاس کی وجہ سے انسان کا تکبر اور غرور ختم ہو جاتا ہے اور وہ دوسرے عبادات کی انجام دہی کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے، روزہ رکھنے سے روزہ داروں کے درمیان ایک قسم کی ایثار اور ہمدردی پیدا ہوتی ہے اور محروموں کی مدد اور ان کی خدمت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ روزہ رکھنے سے انسان کی زندگی میں نظم اور ضبط آجاتا ہے اور اسے قناعت پیشہ کرنے کا سلیقہ آتا ہے، نیز انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں گناہوں اور گرفتاریوں کے مقابلے میں صبر کرنے کا مادہ بھی روزہ رکھنے کے ذریعہ ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس سے انسان اپنی زندگی کے مقاصد میں کئی گنا پائیداری اور استقامت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ روزہ کے تین درجے ہیں۔ عوامانہ روزہ، خواص کا روزہ اور خاص الخاص کا روزہ۔ عوامانہ روزہ یہ ہے کہ انسان ان چیزوں سے اجتناب کرے جو روزہ کو باطل کرتی ہیں، خواص کا روزہ یہ ہے کہ اس میں انسان مذکورہ موارد سے اجتناب کے علاوہ اس کے آنکھ، کان م، زبان، ہاتھ، پاؤں اور دوسرے اعضاو جوارح بھی روزہ رکھے، دن کو روزہ رکھے اور رات کو عبادت میں مشغول رہے اور لوگوں کو ایذا رسانی یا ان سے حسد کرنا وغیرہ سے پرہیز کرے۔ ذاتی دشمنیوں کو بالائے طاق رکھے اور جس دن روزہ رکھنا ہے دوسرے ایام سے متفاوت اور مختلف ہو۔ خاص الخواص کا روزہ مذکورہ بالا موارد کے ساتھ ساتھ انسان کا دل بھی روزہ رکھے، یعنی اپنے دل کو غیر خدا کی طرف متوزہ ہونے سے پرہیز کرے اور اپنے نفس کو خواہشات اور غرض سے دور رکھے یہاں تک کے گناہ کا سوچ اور فکر بھی ذہن میں نہ رہے۔

قارئین کرام! ہمارے ایک طرف شیطان ہے، جو بیرونی حملے کر کے انسان کو ورغلاتا ہے مگر دوسری طرف انسانی نفس ایک ایسی اندرونی قوت ہے جسے اندرونی شیطان ست تعبیر کیا جاتا ہے، جو ہر وقت انسان کو برائی پر اکساتا رہتا ہے تو جن کے اندر کا نفس کمزور ہے وہ سارا سال خارجی شیطان کی مدد سے کاروائیاں کرتا تھا وہ رمضان میں بغیر وقفے کے برائی کا سلسلہ جاری رکھتا ہے، جب کہ اسے کے مقابلے میں جو نفس کو کنٹرول رکھتے ہیں اور نفس کو خود پے سوار نہیں کرتے وہ اس ماہِ مقدس میں بھی محفوظ نظر آتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف وہ لوگ سارا سارا سال احکام دین کو روندتے ہیں ان کے لئے ماہِ مقدس میں ایک موقع ہوتا ہے کہ وہ اپنے نفس کو کنٹرول کریں۔ مثلاً جو لوگ سارا سال منافع خوری سے کام لیتے ہیں جو لوگ عوام الناس پر ظلم کرتے ہیں اور سال بھر لوگوں کو لڑوا کر اپنے مفادات حاصل کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے شیطان کو شکست دینے کا مہینہ ہے، اندر کے نفس کو مارنے کا مہینہ ہے، روزہ تو اس لئے ہے کہ انسان خدا کی محبت سے معمور ہو جائے، اس کا دل سب کچھ کھو کر خدا کو پانے کے جذبے سے لبریز ہو اور گناہوں کی نفرت اس کے دل میں نہ سمائے، اس کی نگاہ پاک ہو، اس کی زبان مٹھاس سے ہمکنار اور ہر طرح کی بدگوئی سے محفوظ ہو، اس کے اعضاء و جوارح کو نیکی سے لذت حاصل ہوتی ہے، گویا ایک عاشق ہے جو اپنے محبوب کو خوش کرنے کے لئے بھوکا، پیاسا اور دنیا کی لذتوں سے بے گانہ بنا ہوا ہے۔ اگر روزہ اس کیفیت کے ساتھ رکھا جائے تو یقیناً اس سے نفس کی تربیت ہوگی، انسان کے اندر برائی سے بچنے کی صلاحیت پیدا ہوگی اور انسان اپنے نفس کی غلامی سے آزاد ہو سے گا اور یہی نہیں یہ تربیتی نظام اسے آئیندہ گیارہ مہینوں میں بھی خدا مرضیات پر قائم رکھے گا۔ اس لئے روزے کو حقیقت کی سطح پر رکھنا اور سمجھنا چاہیئے کہ یہ خدا کے حکم کو نفس کے حکم پر غالب رکھنے کا ایک عنوان ہے۔ آخر میں ایک پتے کی بات آپ حضرات کو بتاتا چلوں کہ اگر آپ رمضان کے بعد ہر گناہ اور خطا سے رکنے کی پابندی کو اپنی طبیعت مین جگہ دی تو رمضان گیا نہیں رمضان موجود ہے، اگر آپ کو جھوٹ بولنے سے ڈر لگتا ہے تو رمضان موجود ہے، اس کی برکات موجود ہے، اگر حرام کھانے سے ڈر لگتا ہے تو رمضان موجود ہے، اطاعتِ الٰہی کی رغبت باقی ہے تو رمضان باقی ہے اور اگر یہ نصیب نہیں ہوئیں تو پھر واقعی رمضان گزر گیا اور یاد رکھیں ھزرے ہوئے لمحات لوٹا نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ مسلمانوں کو رمضان سمیت ساری عبادات پر سچے دل سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دنیا و آخرت میں سرخروں کرے اور دکھوں کی ماری امت مسلمہ کو سکون فراہم کرے۔ آمین

Mob: 6291697668

ہند۔امریکہ تجارتی معاہدہ سے اتفاق برابری کی بنیاد پر نہیں

مسٹر پی چدمبرم

یہ پتنگ ہے، یہ پرندہ ہے، یہ ایک طیارہ ہے، یہ کیا ہے؟ 6 فروری 2026ء کو ہندوستان اور امریکہ کی حکومتوں کی جانب سے جو مشترکہ بیان جاری کیا گیا اس بارے میں شائد "یہ کیا ہے" جیسا سوال ہی مناسب سوال ہے۔ اگر حقیقت میں دیکھا جائے تو دونوں ملکوں کے مشترکہ بیان نے نہ ختم ہونے والی قیاس آرائیوں کو جنم دیا ہے۔ دوسری طرف حکومت ہند کی جانب سے ہند۔امریکہ جس تجارتی معاہدہ سے اتفاق کیا گیا اس کی تفصیلات پیش کرنے سے مسلسل گریز کیا جا رہا ہے جس سے شکوک و شبہات دور کرنے میں کوئی مدد نہیں ملی بلکہ ہندوستانی عوام میں مذکورہ معاہدہ کو لیکر شکوک و شبہات میں مزید اضافہ ہوا۔ چونکہ مسٹر ڈونالڈ ٹرمپ دنیا بھر کے ملکوں کے ساتھ تجارتی معاہدات کر رہے ہیں (یا اُن ملکوں کو تجارتی معاہدات کرنے پر مجبور کر رہے ہیں) بالفاظ دیگر ہندوستان کے ساتھ جس تجارتی معاہدہ سے اتفاق کیا گیا ہے اور وہ بھی ڈونالڈ ٹرمپ کے زور دینے پر اس لئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس بارے میں امریکہ کو یا اس کے کسانوں اور تاجرین کو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں لیکن ہندوستان کیلئے تشویش اور فکر مندی کی بات ہے۔

جہاں تک مشترکہ بیان کا سوال ہے شائد وہ امریکہ کیلئے تشویش کا باعث نہ ہو لیکن ہندوستان کیلئے باعث تشویش ضرور ہے۔ ہندوستان۔ امریکہ کی جانب سے جاری کردہ مشترکہ بیان فریب پر مبنی ہے۔ ہندوستانی مذاکرات کاروں نے سال 2025ء میں بار بار یہ دعویٰ کیا کہ وہ امریکہ کے ساتھ باہمی تجارتی معاہدہ کیلئے بات چیت کر رہے ہیں اور دونوں ملکوں کے درمیان جلد ہی ایک Bilateral Trade Agreement طئے پائے گا۔ ہمارے وزیر کامرس نے ایک نہیں بلکہ متعدد مرتبہ کہا ہے کہ ایک مشترکہ بیان BTA نہیں ہے یہاں تک کہ یہ عبوری (عارضی) معاہدہ بھی نہیں ہے بلکہ ایک عارضی یا عبوری معاہدہ کا فریم ورک ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم نے کھودا پہاڑ اور نکلا چوہا۔ واضح رہے کہ مشترکہ بیان جاری کرنے کے بعد فریقین (ہند۔امریکہ) نے دعوے کئے کہ معاہدہ برابری پر مبنی ہے اور یہ معاہدہ حقیقت میں قارئین کی ذہانت کی توہین ہے۔ مشترکہ بیان کا سرسری مطالعہ بھی یہ بات واضح کر دیتا ہے کہ یہ کسی بھی طرح باہمی برابری پر مبنی نہیں ہے۔ آپ قارئین سے درخواست ہے کہ مشترکہ بیان کے متن کا بغور جائزہ لیں جسے میں نے بڑی حد تک ذیل میں نقل کیا ہے:

ہندوستان، امریکہ کی تمام صنعتی مصنوعات اور امریکی غذائی وزرعی اشیاء کی وسیع تر اقسام پر محاصل ختم کر دے گا یا پھر کم سے کم کرے گا، اس کے برعکس امریکہ ہندوستان سے آنے والی مصنوعات پر 18 فیصد ٹیرف عائد کرے گا اور یہ ٹیرف اصل میں 2 اپریل 2025ء کو عائد کردہ 25 فیصد ٹیرف سے کم ہے۔ ان ہندوستانی مصنوعات میں پارچہ جات، تیار ملبوسات، لیدر (چمڑے کی مصنوعات) بشمول جوتے، پلاسٹک، ربر، نامیاتی کیمکلز، گھریلو سجاوٹ کی اشیاء، دستکاری (ہینڈی کرافٹس) کی مصنوعات اور بعض مشنری شامل ہیں۔

مشترکہ بیان میں یہ بھی کہا گیا کہ امریکہ کئی ایک مصنوعات جیسے جینرک فارما سیوٹیکلس (ادویات)، قیمتی پتھر، ہیرے اور طیارے کے پرزوں پر جوابی محاصل یا ٹیرف صرف اس صورت میں ختم کرے گا جب عبوری معاہدہ کامیابی سے پائے تکمیل کو پہنچے گا۔ ایسے میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ صفر ٹیرف اور 18 فیصد ٹیرف میں برابری کیا ہے۔ ایک اور بات ہندوستان اس بات سے اتفاق کرتا ہے کہ وہ امریکی آلات طبی کی تجارت میں طویل عرصہ سے جو رکاوٹیں حائل ہیں ان رکاوٹوں کو دور کرے گا جواب میں امریکی آئی سی ٹی مصنوعات کیلئے برآمدی لائیسنس کے محدود طریقہ کار ختم کرے گا جو بازار تک رسائی میں تاخیر کا سبب بنتے ہیں۔ ہندوستان یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ وہ امریکی غذائی اور زرعی مصنوعات کی تجارت میں موجود غیر محصولاتی رکاوٹوں کو دور کرے گا اس کے متضاد یا برعکس امریکہ پر ایسی کوئی ذمہ داری عائد نہیں کی گئی۔

آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ مودی حکومت امریکہ پر بہت زیادہ مہربان دکھائی دیتی ہے جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہندوستان آئندہ 5 برسوں کے دوران امریکہ میں 500 ارب ڈالرس کا سرمایہ مشغول کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ حکومت ہند کی جانب سے یہ کہا جا رہا ہے کہ وہ آنے والے پانچ برسوں میں امریکہ سے اس کی توانائی مصنوعات، طیاروں، طیاروں کے پرزوں، قیمتی دھاتوں، ٹکنالوجی پراڈکٹس اور پکوان کیلئے استعمال ہونے والے کوئلہ کی خریداری پر 500 ارب ڈالرس خرچ کرے گا اور دونوں حکومتیں خاص طور پر ٹکنالوجی پراڈکٹس بشمول گرافک پروسیسنگ یونٹس (GPUs) اور ڈیٹا سنٹرس میں استعمال ہونے والی اشیاء کی تجارت میں قابل لحاظ حد تک اضافہ کریں گی۔ اس پیراگراف میں جن مصنوعات یا اشیاء کا حوالہ دیا گیا وہ تمام امریکی برآمداتی اشیاء ہیں نہ کہ ہندوستانی مصنوعات جس کی خریداری کا امریکہ ارادہ رکھتا ہو تو پھر یہاں وہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ باہمی تجارت میں برابری کہاں ہے۔

آپ کو بتادیں کہ مشترکہ بیان کے ساتھ جاری ایک ایکزیکیٹیو آرڈر میں صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ہندوستان کی جانب سے کئے گئے اہم اقدامات کا بطور خاص حوالہ دیا۔ مثال کے طور پر روسی فیڈریشن سے تیل کی راست یا بالواسطہ خریدی بند کرنے کا عزم، امریکہ سے توانائی مصنوعات خریدنے کا اعلان اور امریکہ کے ساتھ اسٹریٹیجک (دفاعی) تعاون و اشتراک بڑھانے فریم ورک معاہدہ ٹرمپ کی نظر میں ہندوستان کے اہم اقدامات ہیں۔ ان تمام اقدامات سے امریکہ کو زیادہ اور ہندوستان کو کم فائدہ ہوگا۔ لہذا مسٹر ڈونالڈ ٹرمپ نے 6 اگسٹ 2025ء کو عائد کیا گیا ایڈیشنل ویلورم ریٹ آف ڈیوٹی (25 فیصد تعزیری محصول) ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ امریکہ نے دیا کچھ نہیں لیکن اس نے بڑی ہوشیاری کے ساتھ ہندوستان سے تین وعدے حاصل کئے۔ ایسے میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہندوستان۔ امریکہ تجارتی معاہدہ سے اتفاق برابری کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔ یہاں تو صرف اور صرف ہندوستان کا نقصان ہے اور ہندوستان نے ایک طرح سے امریکہ کی شرائط منظور کرتے ہوئے اس کے سامنے اپنے گھٹنے ٹیک دیئے۔ راہول گاندھی نے صاف طور پر کہا کہ مودی نے خود کو امریکہ کو سرینڈر کر دیا ہے۔

کھلا خطرہ: اگر ہندوستان روسی فیڈریشن سے تیل راست یا بالواسطہ طور پر خریدنا بحال کرتا ہے تو اس صورت میں امریکی حکومت جوابی کارروائی کرتے ہوئے ہندوستانی مصنوعات پر 25 فیصد ٹیرف دوبارہ عائد کرسکتی ہے۔ آپ کو بتادیں کہ عبوری فریم ورک سے 6 فبروری 2026ء کو اتفاق کیا گیا اور روسی تیل نہ خریدنا ایک اہم موضوع ہے۔ امریکہ نے تو اعلان کر دیا ہیکہ ہندوستان روسی فیڈریشن سے تیل نہیں خریدے گا۔ ایسے میں آپ لوگ ہی بتائیے کہ ہندوستان۔ امریکہ کے درمیان برابری پر مبنی معاہدہ کیسے ہوا؟

آپ کو بتادیں کہ 12 اپریل 2020ء کو ہندوستانی مصنوعات پر امریکی ٹیرف یا محاصل 3 فیصد MFN کی شرح کے حساب سے چونکہ ہندوستان باہمی فاضل تجارت سے مستفید ہونے والا ملک ہے ٹرمپ نے بحیثیت صدر اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے جو 25 فیصد محاصل عائد کیا تھا اس میں تخفیف کر کے 18 فیصد کر دیا۔ ویسے بھی ٹرمپ انتظامیہ نے کئی ملکوں پر جوابی محاصل (ٹیرف) میں بے تحاشہ اضافہ کیا اور جس کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیلیں دائر کی گئیں اور ہوسکتا ہے کہ ٹرمپ کے فیصلوں کو امریکی مفاد میں غیر دستوری قرار دیا جائے۔ بہرحال جو کچھ بھی ہو امریکہ نے ہندوستان سے بے شمار رعایتیں حاصل کرلی ہیں جبکہ ہندوستان کو اس نے رعایتیں نہیں دی۔ ایسے میں پھر سوال پیدا ہوتا ہیکہ کیسے دونوں ملکوں کے درمیان برابری کا سودا ہوا ہے۔ ہر حال میں امریکہ کا فائدہ اور ہندوستان کا نقصان دکھائی دیتا ہے۔

ایک ٹریڈ اکسپرٹ (تجارت کے ماہر) مسٹر اجئے سریواستو کا کہنا ہے کہ اسٹیل (فولاد) اور المونیم پر ٹیرف 50 فیصد ہی رہیں گے۔ اسی طرح کاروں پر کاروں کے پرزوں پر بھی محاصل 25 فیصد ہی رہیں گے۔ ہندوستان نے امریکہ کو بہت زیادہ چھوٹ اور رعایت دے دی ہے خاص طور پر امریکی صنعتی مصنوعات، کئی زرعی اشیاء، سرخ جوار، سویابین آئیل، شراب اور اسپرٹس، آٹو موبائیلز اور قیمتی موٹر سیکلوں پر امریکہ کو غیر معمولی رعایتیں دی ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ ہندوستان 5 برسوں کے دوران امریکہ سے 500 ارب ڈالرس میں اور کیا کیا خریدے گا۔ ایک بات ضرور ہے کہ ہندوستان میں چھوٹے پیمانہ کی تجارت پوری طرح تباہ ہوجائے گی۔ ہاں امریکہ کی چند مصنوعات ہیں جس سے ہندوستانی معیشت کو مدد ملے گی۔ ویسے بھی ہمارے پاس امریکہ سے مہنگے ترین طیارے رفوجی آلات اور امریکی تیل خریدنے کے سوائے کوئی چارہ کار نہیں بچے گا۔

(سابق مرکزی وزیر داخلہ)

اے آئی، 'روبوٹک ڈاگ' اور ہمارا تعلیمی وقار

اختر جمال عثمانی۔ بارہ بنکی

دہلی کے بھارت منڈپم میں ہونے والے AI امپیکٹ سمٹ 2026 میں جب گلگوٹیا یونیورسٹی نے بڑے اعتماد کے ساتھ "350 کروڑ روپے سے زیادہ کے اے آئی ایکوسسٹم" کا اعلان کیا اور ایک روبوٹک کتے کو "ہندوستانی ایجاد" کے طور پر پیش کیا تو ابتدا میں بہت سے لوگوں کو فخر محسوس ہوا۔ سرکاری چینل DD News سمیت کئی میڈیا اداروں نے اسے نمایاں خبر بنایا۔ بتایا گیا کہ یونیورسٹی نے NVIDIA سے تقویت یافتہ سپر کمپیوٹنگ، جنریٹو اے آئی ریسرچ، سیمی کنڈکٹر لیب اور ڈرون انٹیلیجنس جیسے میدانوں میں بھاری سرمایہ کاری کی ہے۔ یہ تاثر دیا گیا کہ یہ ملک کی کسی نجی یونیورسٹی کی سب سے بڑی اے آئی سرمایہ کاری ہے۔ مگر چند ہی گھنٹوں میں سوشل میڈیا پر اس دعوے کی حقیقت سامنے آگئی اور جوش کی جگہ سوالوں نے لے لی۔ لوگوں نے بتایا کہ جس روبوٹ کو "ORION" کا نام دے کر پیش کیا گیا وہ دراصل چین کی کمپنی Unitree Robotics کا تیار کردہ کمرشل پروڈکٹ ہے جس کا نام Unitree Go2 ہے۔ یہ روبوٹ عالمی مارکیٹ میں پہلے سے دستیاب ہے اور تحقیق، تعلیم اور صنعتی استعمال کے لیے کئی ملکوں میں خریدا جا رہا ہے۔ اس کی قیمت بھی عام لوگوں کی پہنچ سے باہر نہیں، بنیادی ماڈل تقریباً ڈیڑھ سے دو لاکھ روپے کے برابر اور نیا ماڈل چند لاکھ روپے میں دستیاب ہے۔ بھارت میں بھی مختلف ویب سائٹس پر یہ فروخت ہو رہا ہے۔ ایسے میں لوگوں نے سوال اٹھایا کہ اگر یہ ایک تیار شدہ غیر ملکی پروڈکٹ تھا تو اسے ہندوستانی ایجاد کہہ کر کیوں پیش کیا گیا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارموں پر اس معاملے پر سخت ردعمل دیکھنے کو ملا۔ کسی نے اسے دھوکہ کہا، کسی نے ملک کی بدنامی قرار دیا۔ عوام کی ناراضی کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ آج کے دور میں معلومات چھپانا آسان نہیں رہا ہے۔ انٹرنیٹ پر چند منٹ کی تلاش میں ہی اصل کمپنی اور ماڈل کا نام سامنے آگیا۔ یہ انکشاف سامنے آتے ہی تنقید کا طوفان اُٹھ کھڑا ہوا۔ لوگوں نے سوال اٹھایا کہ اگر روبوٹ پہلے سے مارکیٹ میں موجود تھا تو اسے اپنی ایجاد کیوں بتایا گیا۔ کئی پوسٹس میں کہا گیا کہ ری برانڈنگ کو تحقیق اور ایجاد نہیں کہا جاسکتا اور اس طرح کے دعوے ملک کی ساکھ کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ معاملہ یہیں نہیں رکا بلکہ بین الاقوامی میڈیا اداروں جیسے BBC، AP News اور Yahoo نے بھی اس تنازعے کو کوریج دی، جس سے ہندوستان کی اے آئی ساکھ پر عالمی سطح پر سوالات اٹھنے لگے۔ تازہ ترین پیش رفت میں یونیورسٹی کے ایک اور دعوے پر بھی سوال اٹھنے لگے ہیں۔ روبوٹک ڈاگ کے بعد اب "ڈرون ساکرارینا" کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ یہ بھی دراصل جنوبی کوریا کے ایک کمرشل ڈرون ماڈل پر مبنی ہے اور اسے بھی اپنا تیار کردہ منصوبہ بتایا گیا تھا۔

اس تنازع میں یونیورسٹی کی نمائندگی کرنے والی محترمہ نیہا، میڈیا کے سامنے پورے اعتماد کے ساتھ روبوٹ کی تعریف کرتی دکھائی دیں۔ بعد میں جب تنازع بڑھا تو خبریں آئیں کہ یونیورسٹی کو سمٹ کے ایکسپو سے اپنا اسٹال خالی کرنے کے لیے کہا گیا اور پوری ذمہ داری انہی پر ڈال دی گئی اور ان کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ اسی دوران حکومتی سطح پر بھی کارروائی ہوئی۔ حکام نے یونیورسٹی کو سمٹ کے ایکسپو ایریا سے اپنا اسٹال خالی کرنے کا حکم دیا۔ 18 فروری کو یونیورسٹی کے اسٹال کی بجلی منقطع کر دی گئی اور فوری طور پر جگہ خالی کرنے کو کہا گیا۔ آئی ٹی سیکریٹری ایس کرشنن کے بیان نے معاملے کو مزید واضح کر دیا کہ نمائش میں ایسی چیزیں پیش نہیں کی جانی چاہییں جو نمائش کنندہ کی اپنی نہ ہوں۔ بڑھتی ہوئی تنقید کے بعد 18 فروری 2026 کو گلگوٹیا یونیورسٹی نے ایک وضاحتی بیان جاری کیا۔ یونیورسٹی کا کہنا تھا کہ انہوں نے روبوٹ کو خود تیار کرنے کا باضابطہ دعویٰ نہیں کیا تھا بلکہ یہ طلبہ کی تربیت اور سیکھنے کے مقصد سے خریدا گیا تھا۔ بیان میں یہ بھی کہا گیا کہ کیمرے کے سامنے جوش میں غلط معلومات دے دی گئیں اور یہ ایک منظم پروپیگنڈا مہم بن گئی۔ پروفیسر نیہا سنگھ نے بھی وضاحت دی کہ یہ ایک غلط فہمی تھی اور مقصد ایجاد کا کریڈٹ لینا نہیں بلکہ طلبہ کو متاثر کرنا تھا۔

عام طور پر ایسے بڑے پروگراموں میں ہر بیان پہلے سے طے شدہ ہوتا ہے۔ اعلیٰ انتظامیہ کی منظوری کے بغیر اس درجے کا اعلان ممکن نہیں ہوتا۔ اگر ایسا ہے تو پھر ایک فرد کو قصوروار ٹھہرانا کہاں تک درست ہے۔ اس واقعے نے نجی تعلیمی اداروں کے ماحول پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ کئی سابق اساتذہ نے اپنے تجربات بیان کرتے ہوئے کہا کہ نجی اداروں میں ملازمت اکثر غیر یقینی ہوتی ہے، دباؤ زیادہ ہوتا ہے اور فیصلے اوپر سے مسلط کیے جاتے ہیں۔ بے روزگاری کے اس دور میں اساتذہ اکثر مجبوری میں خاموش رہتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اگر وہ سوال اٹھائیں گے تو نوکری خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ یہ صورتحال صرف ایک یونیورسٹی تک محدود نہیں بلکہ بہت سے نجی اداروں میں پائی جاتی ہے۔

اصل مسئلہ صرف ایک روبوٹ ڈاگ کا نہیں بلکہ تعلیمی وقار کا ہے۔ جب کسی بین الاقوامی سمٹ میں ایک غیر ملکی پروڈکٹ کو اپنی ایجاد کے طور پر پیش کیا جائے تو اس کا اثر پورے ملک کی علمی ساکھ پر پڑتا ہے۔ بھارت میں ٹیلنٹ کی کمی نہیں۔ ہمارے نوجوان انجینئر، سائنسدان اور ریسرچ اسکالر دنیا بھر میں نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ مگر جب ادارے مبالغہ آمیز دعوے کرتے ہیں تو ان کی محنت پر بھی سوال اٹھنے لگتے ہیں۔ اگر واقعی 350 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی گئی ہے تو عوام یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اس سرمایہ کاری سے کیا نتائج نکلے؟ کتنے پیٹنٹ حاصل ہوئے؟ کتنے نئے ماڈل تیار ہوئے؟ کتنے طلبہ کو عملی تحقیق کا موقع ملا۔ دنیا بھر کی بڑی کمپنیاں جیسے NVIDIA یا Boston Dynamics برسوں کی محنت، تجربات اور ناکامیوں کے بعد کامیاب روبوٹس تیار کرتی ہیں۔ ان کے ہر دعوے کے پیچھے دستاویزی ثبوت اور تحقیق ہوتی ہے۔ اگر کوئی ہندوستانی یونیورسٹی عالمی کمپنی کا روبوٹ خرید کر اس پر اپنی تحقیق کرے تو یہ قابل تعریف ہے۔ بہت تعلیمی ادارے ایسا کرتے ہیں۔ اگر واضح طور پر بتایا جائے کہ یہ ایک بین الاقوامی پلیٹ فارم ہے جس پر ہم اپنی تحقیق کر رہے ہیں تو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ اعتراض تب ہوتا ہے جب حقیقت کو بدل کر پیش کیا جائے۔ دراصل تعلیمی اداروں کا سب سے قیمتی سرمایہ اعتماد ہوتا ہے اور اس معاملے میں گلگوٹیا یونی ورسٹی کا اعتماد ہی مجروح ہوا ہے۔

آگے کا راستہ مشکل ضرور ہے مگر ناممکن نہیں۔ ہمیں اصل تحقیق پر توجہ دینا ہوگی، طلبہ کو حقیقی پروجیکٹس میں شامل کرنا ہوگا اور سرمایہ کاری کی تفصیل پیش کرنی ہوگی۔ تعلیمی اداروں کے فیصلوں کی ذمہ داری اجتماعی ہونی چاہیے، نہ کہ کسی ایک فرد پر ڈال دی جائے۔ اگر غلطی ہوئی ہے تو اسے مان کر درست کرنے کی ہمت دکھانی چاہیے۔ یہی رویہ ترقی کی بنیاد بنتا ہے۔ گلگوٹیا یونیورسٹی کا یہ واقعہ ایک سبق ہے۔ یہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ جدید ٹیکنالوجی کے دور میں سچ چھپانا آسان نہیں۔ وقتی تشہیر شاید فائدہ دے دے، مگر طویل مدت میں دیانت اور شفافیت ہی کامیابی کی ضمانت ہیں۔ بھارت کے پاس ذہین نوجوان، وسائل اور مواقع موجود ہیں۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ہم حقیقت کو بنیاد بنا کر آگے بڑھیں۔ اگر ہم نے اس تجربے سے سیکھ لیا تو یہ تنازع ایک مثبت موڑ بھی بن سکتا ہے۔ لیکن اگر اسے محض ایک وقتی ہنگامہ سمجھ کر نظر انداز کر دیا گیا تو ایسی کہانیاں بار بار دہرائی جاتی رہیں گی اور ہماری تعلیمی ساکھ کو نقصان پہنچاتی رہیں گی۔ ترقی کا راستہ ہمیشہ سچ، محنت اور ایمانداری سے ہی نکلتا ہے۔ یہ پورا معاملہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ بھارت میں اے آئی اور ٹیکنالوجی کے میدان میں مواقع بے شمار ہیں، مگر ان سے فائدہ اٹھانے کے لیے ایمانداری اور شفافیت ناگزیر ہے۔ سمٹ میں کئی مثبت اقدامات بھی ہوئے، جیسے اے آئی پر مبنی زراعت اور مقامی زبانوں کے لیے بڑے لینگویج ماڈلز پر معاہدے، لیکن گلگوٹیا یونیورسٹی کا تنازعہ ان سب پر بھاری پڑ گیا۔ یہ واقعہ ایک سبق ہے کہ وقتی شہرت اور بڑے دعوے شاید توجہ حاصل کرلیں، مگر سچ سامنے آنے پر نقصان کہیں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر ہندوستان کو واقعی عالمی اے آئی قیادت کی طرف بڑھنا ہے تو اداروں کو چاہیے کہ وہ حقیقت پر قائم رہیں، اصل تحقیق کو فروغ دیں اور عوام کے اعتماد کو سب سے قیمتی سرمایہ سمجھیں اور ملک کے تعلیمی وقار کو ہر حال میں قائم رکھیں۔

(.9450191754,)

آج کے ہندوستان میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے

پروفیسر اپوروانند

ملک میں مسلمانوں کو کئی ایک مسائل کا سامنا ہے سب سے بڑا مسئلہ تو انہیں فرقہ پرست طاقتوں سے ہے جو بدقسمتی سے خود کو قوم پرست اور محب وطن قرار دیتی ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس طرح کی طاقتیں عالمی سطح پر ہندوستان کی شبیہہ متاثر کر رہی ہیں۔ اگرچہ فرقہ پرست دوسری اقلیتوں بالخصوص عیسائیوں کو بھی نشانہ بناتے ہیں لیکن ان کے ہاتھوں سب سے زیادہ مسلم اقلیت ہی متاثر ہو رہی ہے اور اس ضمن میں کوئی دو رائے بھی نہیں ہے۔ ملک کی موجودہ صورتحال میں جبکہ بھولے بھالے ہندوستانیوں میں مسلمانوں کے خلاف نفرت کا زہر بھرنے کوئی کسر باقی نہیں رکھی جا رہی ہے ایسے میں یہ سوال کہ آخر مسلمانوں کو ان حالات میں کیا کرنے کی ضرورت ہے کیا جا رہا ہے اور گزشتہ 11 برسوں سے بار بار پوچھا جا رہا ہے مختلف مقامات پر اور مختلف مواقع پر اکثر مایوسی کے عالم میں مسلمان دوسرے سے یہ کہتے ہیں کہ ملک کے موجودہ حالات میں جبکہ مسلمانوں کا گھیرا تنگ کیا جا رہا ہے انہیں (مسلمانوں کو) کیا کرنا چاہئے اور خود کو کیسے دوسروں کے سامنے پیش ہونا چاہئے کس قسم کا طرز عمل اختیار کرنا چاہئے۔ جہاں تک راقم الحروف کا سوال ہے مسلسل اس سوال پر حیرت میں غرق ہو جاتا ہوں کہ مذکورہ سوال کو کیسے سمجھا جائے کب اور کن حالات میں اسے سمجھا جائے کیا یہ سوال یا اس قسم کا سوال کوئی ہندوستانی ہندوؤں یا جین مذہب کے ماننے والوں سے سنا ہے؟ تو پھر کیوں ہندوستانی مسلمانوں کو ایسا سوال کرنا چاہئے۔ ایک لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ سوال خود غلط ہے کیا ہندوستانی مسلمان ایک ہی اکائی ہیں جن کے یہاں زندگی گذارنے کا ایک ہی طریقہ ہوتا ہے۔ ہندوستانی مسلم کی اصلاح میں کروڑہا مرد و خواتین، مختلف جنسی رجحانات کے حامل افراد، بچے، جوان اور بوڑھے سب شامل ہیں یہ ایک اسم جمع ہے یعنی یہ وہ اسم ہے جو ایک گروہ یا جماعت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اگرچہ یہ ایک اسم جمع ہے مگر ایسا اسم جس میں بے شمار، اسم معرف اور دوسری اجتماعی شناختیں شامل ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو مختلف حالات، تقاضوں اور لسانی پس منظر میں ڈھلے ہیں جو مختلف حالات سے گذرے ہیں اور اب بھی گذار رہے ہیں، جنہیں معاشرہ میں کئی ایک تقاضوں اور چیلنجس کا سامنا ہے اور جو مختلف زبانیں بولتے ہیں، مختلف تہذیبوں کی نمائندگی کرتے ہیں ان تمام کو ایک اجتماعی اصلاح کے تحت سمیٹنا کتنا معقول ہے اور کیا واقعی ایسا ممکن بھی ہے؟ ڈاکٹر، ٹیچر، ورکر، رائٹر، موسیقار، کسان کب یہ مدھم ہونا شروع ہوتی ہیں اور کب ایک ہی شناخت ان سب پر چھا جاتی ہے ڈاکٹر چاہے وہ ہندو، مسلم یا سکھ ہو اس سے یہی توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے پیشہ کے اخلاقیات یا اخلاقی اصولوں کے عین مطابق عمل کرے یہی بات انجینئروں، اساتذہ، مستریوں یا حجاموں کے بارے میں کہی جاسکتی ہے تو پھر کب یہ پیشہ وارانہ شناختیں اور پہچان پیچھے چلی جاتی ہیں اور کب مسلمان ہونے کی واحد شناخت باقی تمام شناختوں پر غالب آجاتی ہے اور راقم نے جو کچھ سطور بالا میں لکھا ہے اس کی تازہ ترین مثال ہندوستان ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں شہرت و مقبولیت کی بلندیوں پر پہنچنے والے موسیقار اے آر رحمن ہیں۔ ان کے بارے میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ صرف دو ہفتے قبل وہ ایک موسیقار تھے اب وہ صرف مسلمان ہیں ایسا ہی کچھ بار بار بالی ووڈ کے بادشاہ خان یعنی شاہ رخ خاں کے ساتھ بھی ہو رہا ہے۔ حال ہی میں ملک کی سب سے بڑی ریاست اترپردیش کی ریاستی بی جے پی حکومت کے ایک وزیر نے پہلے تو سلمان خاں کو قتل کرنے کی بات کی اور پھر خود کی تصیح کرتے ہوئے کہا کہ درحقیقت وہ سلمان خاں نہیں بلکہ شاہ رخ خاں کے بارے میں بات کر رہے تھے۔ اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر سلمان خاں اور شاہ رخ خاں نے ایسا کیا سنگین جرم کیا ہے جس کے نتیجہ میں وہ قتل کئے جانے کے قابل ہو گئے یا پھر ان کا یہی جرم ہیکہ وہ مسلمان ہیں۔ عامر خاں بھی بالی ووڈ کے ایک مشہور و معروف اداکار ہیں ان کی مسلم شناخت بحیثیت اداکار ان کی شناخت یا پہچان پر چھا گئی ہے یا پھر ذرا سیف علی خاں پر غور کیجئے یا محمد سمیع اور محمد سراج جیسے ہندوستان کے مایہ ناز کرکٹرس کے بارے میں غور کیجئے کب ہم نے اچانک یہ دریافت کیا کہ وہ مسلمان ہیں؟ اور کب ڈاکٹر کفیل خاں جنہوں نے بچوں کو موت کے منہ میں پہنچنے سے بچانے کے لئے آکسیجن کا انتظام کیا کب انہیں صرف ایک مسلمان کے طور پر دیکھا گیا اور کب اور کیسے عمر خالد جیسا مارکسٹ صرف ایک مسلم تک محدود ہو کر رہ گیا؟ زائد از پچھلے 11 برسوں میں ہم نے کئی لوگوں کو دیکھا ہے اور وہ بھی ان کی زندگیوں میں پہلی مرتبہ چاہے وہ ججس، وکلاء، ڈاکٹرس یا سائنسداں کیوں نہ ہوں انہیں آخر میں ایک مسلمان ہی تصور کیا گیا۔ اس سے پہلے کبھی بھی ان لوگوں نے ایسا محسوس نہیں کیا تھا۔ ہندوستان میں ایک مسلمان ہونے کی قیمت مختلف ہوسکتی ہے لیکن آج ہر مسلمان کو وہ قیمت ادا کرنا ضروری ہو گیا ہے اگرچہ مسلمان آزادی سے مسلسل فرقہ وارانہ تشدد کا سامنا کر رہے ہیں اور فرقہ پرستوں کے ہاتھوں وہ سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں جبکہ پچھلے 11 برسوں میں ان کے متاثر ہونے کی شرح یا فیصد بہت بڑھ گئی ہے وہ وقفہ وقفہ سے اجتماعی طور پر تشدد کا نشانہ بنتے رہے ہیں لیکن گیارہ برسوں کے دوران یہ دیکھا گیا کہ مسلمانوں پر فرقہ وارانہ تشدد کا انداز یکسر تبدیل ہو گیا ہے۔ اب ایک تنہا مسلمان بھی یہ نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ کب اور کیا ہو جائے۔ مثال کے طور پر چار مسلمان جو ممبئی جئے پور ایکسپریس میں دوران سفر سو رہے تھے وہ یہ کیسے جانتے کہ ایک پولیس اہلکار جسے مسافرین کی سیفٹی ان کے تحفظ کی ذمہ داری تفویض کی گئی تھی ان چاروں کے نام پوچھ کر انہیں قتل کر دے گا؟ ایک مسلم خاتون ٹرین میں اپنے سفر کے بارے میں لکھتی ہیں کہ ایک چھوٹا سا لڑکا ان کے پاس آکر ان کے شوہر سے دریافت کرتا ہے کہ آیا وہ مسلمان ہے اس بچے نے صرف ان کے مذہب کے بارے میں دریافت ہیں کیا بلکہ یہ بھی کہا کہ مسلمانوں کو گولی ماردینی چاہئے۔ ایک چھوٹے سے بچے کی گفتگو نے اس خاتون کو ایک صدمہ سے دوچار کر دیا اور اپنے ساتھ پیش آئے تلخ تجربہ سے وہ اس قدر متاثر ہوئی کہ اس نے پھر کبھی ٹرین میں سفر کرنا چھوڑ دیا جب میں نے اس واقعہ کا ممبئی میں منعقدہ ایک میٹنگ میں حوالہ دیا ایک مسلم نوجوان نے بتایا کہ شہر کی لوکل ٹرینوں میں اکثر اسے ایسے ہی ریمارکس کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب سرعام کسی کے مذہب کے خلاف ریمارکس کئے جاتے ہیں تو پھر وہ کس طرح ردعمل کا اظہار کرے خاص طور پر ہندو مذہبی جلوسوں کے موقع پر حکمراں پارٹی کے لیڈران اس قسم کے اشتعال انگیز ریمارکس کرتے ہیں یا پھر ہندو مذہبی تہواروں کے موقع پر بلند آواز میں ایسے گانے بجائے جاتے ہیں جس سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوتی ہے۔ اسی طرح جب ایک کامن چاٹ گروپس میں جب اسکول کے پرانے ہم جماعتوں کی جانب سے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں توہین آمیز ریمارکس کئے جاتے ہیں تو ایک مسلمان سے کس طرح کے ردعمل کی توقع کی جائے۔ آج حقیقت میں دیکھا جائے تو ایک عام ہندوستانی مسلمان کی زندگی بے یقینی کا شکار ہے وہ نہیں جانتے کہ ان کے ساتھ کب اور کیا ہو جائے وہ اس بارے میں کچھ یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ ان کے ساتھ سفر کرنے والا یا ایک پڑوسی یا پھر ایک ساتھی ان کے ساتھ کیسا رویہ اختیار کرے کیونکہ اکثر یہی دیکھا جا رہا ہے کہ مسلمانوں سے نفرت کا زہر بھولے بھالے ہندوؤں کے ذہنوں میں اس قدر بھر دیا گیا ہے کہ وہ مسلمانوں کے خلاف تشدد اور قتل کی شکل اختیار کرتا جا رہا ہے۔ آج ہندوستان کے ایک عام مسلمان کی زندگی میں فرقہ وارانہ تشدد کا خطرہ لگا رہتا ہے اور حیرت کی بات یہ ہے کہ اس طرح کے خطرات انہیں اپنے پڑوسی راستے سے گذرنے والے یہاں تک کہ ایک پولیس آفیسر سے بھی لاحق ہے۔ دوسری طرف بی جے پی کے سیاسی لیڈران مسلمانوں کو باقاعدہ مسلسل اور برسرعام دھمکیاں دے رہے ہیں ان کے خلاف فحش کلامی کر رہے ہیں اس کے علاوہ لا اینڈ آرڈر حکام کی جانب سے مسلمانوں کے ساتھ کھلی جانبداری برتی جا رہی ہے، امتیازی سلوک روا رکھا جا رہا ہے ہے جو یقیناً مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ ہے۔ ذرا تصور کیجئے ایک ایسی صورتحال کا جس میں ایک اسکول میں دو بچے آپس میں جھگڑا کرتے ہیں اور ایک لڑکا دوسرے لڑکے پر چاقو سے حملہ کر دیتا ہے اگر یہ دونوں لڑکے ہندو ہوتے تو حکام کیا کرتے اور اگر ان میں سے ایک لڑکا اور وہ بھی چاقو سے حملہ کرنے والے مسلمان ہوتو ان پولیس والوں کا کیا موقف ہوتا؟ کیا پولیس والے یا لا اینڈ آرڈر کے حکام ہندو لڑکے کا مکان منہدم کر دیتے؟ لیکن یہ پورے یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ مسلم لڑکے کے والدین یا سرپرستوں کا مکان منہدم کر دیا جاتا۔ ایسا ہی ایک واقعہ راجستھان کے اودے پور میں پیش آیا عہدیداروں نے مسلم لڑکے کے والدین کے مکان کو منہدم کر دیا اور حد تو یہ ہیکہ انہوں نے یہ بھی دیکھنا گوارا نہیں کیا کہ آیا جس گھر کو ان لوگوں نے منہدم کیا وہ حقیقت میں اس مسلم لڑکے کے والدین کا ہے یا وہ کرایہ دار کے طور پر وہاں مقیم ہیں۔

☆☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

ڈیجیٹل زمانہ اور کھوئی ہوئی خلوتِ رَمَضان

انسان کی روح فطری طور پر ارتکاز کی طالب ہوتی ہے، اور یہ ارتکاز خلوت کے بغیر میسر نہیں آتا۔ عبادت کی اصل تاثیر اسی لمحے جنم لیتی ہے جب انسان اپنے آپ کو بیرونی انتشار سے الگ کر کے پوری توجہ کے ساتھ اپنے ربّ کی طرف متوجہ ہو جائے۔ روزہ اسی مقصد کی ایک گہری تربیت ہے۔ یہ انسان کو صرف خواہشات کے نظم و ضبط کی مشق نہیں کراتا، بلکہ توجہ کے نظم و ضبط کا شعور بھی عطاء کرتا ہے۔ یعنی یہ سکھاتا ہے کہ دل کو بیک وقت کئی سمتوں میں بکھرنے کے بجائے ایک مرکز پر ٹھہرنا چاہیے۔ مگر ڈیجیٹل دور کی مسلسل مصروفیت اس یکسوئی کو قائم رہنے نہیں دیتی۔ توجہ ہر لحظہ منقسم رہتی ہے: ایک طرف تلاوت کے الفاظ ہیں، دوسری طرف موبائل کی اچانک بجتی گھنٹی؛ ایک جانب دعا کے آنسو ہیں، دوسری جانب اسکرین کی چمک۔ اس تقسیم میں عبادت کا تسلسل ٹوٹ جاتا ہے، اور رمضان کی وہ تربیت جو انسان کو ٹھہراؤ، سکون اور یکسوئی سکھانے آئی تھی، ادھوری رہ جاتی ہے۔

مسعود محبوب خان

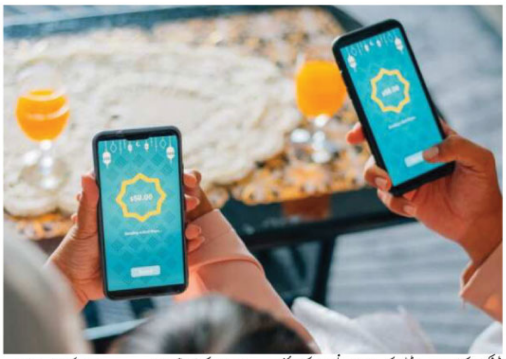

رَمَضانُ المبارک جب اپنے مخصوص سکوت، لطیف نورانیت اور باطنی وقار کے ساتھ وارد ہوتا ہے تو وہ انسان کو ہجومِ دنیا سے نکال کر خلوتِ دل کی طرف بلاتا ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جو انسان کو کم بولنے، زیادہ سننے، کم دیکھنے اور زیادہ محسوس کرنے کی تربیت دیتا ہے؛ ایک ایسی تربیت جس میں الفاظ کی کمی اور معنی کی کثرت مقصود ہوتی ہے۔ رمضان انسان سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ظاہری شور سے کچھ فاصلے پر جا کر اپنے اندر کی آواز سنے، اپنے وجود کے ساتھ ایک سنجیدہ مکالمہ کرے۔ مگر ڈیجیٹل دور کا المیہ یہ ہے کہ جہاں انسان بظاہر ہر لحہ جڑا ہوا دکھائی دیتا ہے، وہیں حقیقت میں وہ پہلے سے کہیں زیادہ تنہا ہو چکا ہے۔ یہ تنہائی جسمانی نہیں، بلکہ روحانی ہے اور اس کا سب سے گہرا اظہار رمضان میں اس وقت ہوتا ہے جب سحر و افطار جیسے نورانی لمحات بھی اسکرینوں کی مصنوعی روشنی میں مدھم پڑنے لگتے ہیں۔

ڈیجیٹل دنیا نے انسان کو رابطے کی بے شمار سہولتیں عطا کی ہیں، فاصلے سمیٹ دیے ہیں، آواز اور تصویر کو لمحوں میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچا دیا ہے۔ مگر اسی کے ساتھ اس نے خلوت کی معنویت بھی آہستہ آہستہ سلب کر لی ہے۔ رمضان، جو دراصل خود سے مکالمے، ضمیر کی بیداری اور خدا سے قرب کا مہینہ تھا، اب نوٹیفکیشنز کی آوازوں، اسٹیٹس کی دوڑ، لائیو ٹرانسمشنز کی نمائش اور مسلسل اپڈیٹس کے ہجوم میں بکھر کر رہ گیا ہے۔ توجہ، جو عبادت کی روح ہے، مختلف اسکرینوں کے درمیان تقسیم ہو جاتی ہے، اور یکسوئی، جو رمضان کا بنیادی حاصل ہے، ناپید ہونے لگتی ہے۔

سحر کی خاموشی، جو کبھی دعا، استغفار اور تلاوت کا مقدس وقت ہوا کرتی تھی، اب اکثر بے مقصد اسکرولنگ اور پیغامات کے فوری جواب میں صرف ہو جاتی ہے۔ وہ لمحے جو دل کو بیدار کرنے کے لیے تھے، انگلیوں کی بے قراری کی نذر ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح افطار کے وہ لمحات، جو شکر، سکوت اور عاجزی کا تقاضا کرتے تھے، اسکرین پر قید تصاویر، ویڈیوز اور اسٹیٹس میں تقسیم ہو کر اپنی گہرائی کھو دیتے ہیں۔ انسان افطار تو کرتا ہے، مگر دل حاضر نہیں ہوتا؛ وہ لمحہ جو روح کو سیراب کرنے آیا تھا، محض ایک ڈیجیٹل منظر بن کر رہ جاتا ہے۔

یوں ڈیجیٹل دور میں رمضان کی تنہائی ایک نئے تضاد کو جنم دیتی ہے: انسان بیک وقت سب کے ساتھ ہوتا ہے، مگر اپنے ربّ اور اپنے باطن سے دور۔ یہ تنہائی اس بات کی یاد دہانی ہے کہ اصل رابطہ نیٹ ورک سے نہیں، نیت سے قائم ہوتا ہے؛ اور اصل خلوت موبائل بند کرنے سے نہیں، دل کو حاضر کرنے سے نصیب ہوتی ہے۔ اگر رمضان کے ان لمحوں میں انسان اسکرین سے نظریں ہٹا کر دل کی طرف متوجہ ہو جائے، تو شاید یہی تنہائی قرب میں بدل جائے اور رمضان ایک بار پھر وہی بن جائے جو وہ ہونا چاہتا ہے: خود سے، خدا سے اور حقیقت سے ملاقات کا مہینہ۔

انسان کی روح فطری طور پر ارتکاز کی طالب ہوتی ہے، اور یہ ارتکاز خلوت کے بغیر میسر نہیں آتا۔ عبادت کی اصل تاثیر اسی لمحے جنم لیتی ہے جب انسان اپنے آپ کو بیرونی انتشار سے الگ کر کے پوری توجہ کے ساتھ اپنے ربّ کی طرف متوجہ ہو جائے۔ روزہ اسی مقصد کی ایک گہری تربیت ہے۔ یہ انسان کو صرف خواہشات کے نظم و ضبط کی مشق نہیں کراتا، بلکہ توجہ کے نظم و ضبط کا شعور بھی عطاء کرتا ہے۔ یعنی یہ سکھاتا ہے کہ دل کو بیک وقت کئی سمتوں میں بکھرنے کے بجائے ایک مرکز پر ٹھہرنا چاہیے۔ مگر ڈیجیٹل دور کی مسلسل مصروفیت اس یکسوئی کو قائم رہنے نہیں دیتی۔ توجہ ہر لحظہ منقسم رہتی ہے: ایک طرف تلاوت کے الفاظ ہیں، دوسری طرف موبائل کی اچانک بجتی گھنٹی؛ ایک جانب دعا کے آنسو ہیں، دوسری جانب اسکرین کی چمک۔ اس تقسیم میں عبادت کا تسلسل ٹوٹ جاتا ہے، اور رمضان کی وہ تربیت جو انسان کو ٹھہراؤ، سکون اور یکسوئی سکھانے آئی تھی، ادھوری رہ جاتی ہے۔

ڈیجیٹل دور کی تنہائی ایک عجیب اور گمبھیر تضاد ہے۔ انسان بظاہر ہزاروں دوستوں، فالوورز اور گروپس میں گھرا ہوا ہے، ہر لمحہ رابطے میں ہے، مگر دل کی سطح پر شدید تنہائی کا شکار ہے۔ رمضان میں یہ تنہائی اس وقت اور گہری ہو جاتی ہے جب عبادت بھی نمائشی صورت اختیار کر لے۔ تلاوت کی تصاویر، دعا کی ویڈیوز اور افطار کے اسٹیٹس بظاہر دینداری کے اظہار معلوم ہوتے ہیں، مگر ان کی کثرت میں عبادت کی خاموش لذت کہیں کھو جاتی ہے۔ وہ سکوت جو عبادت کو گہرائی بخشتا ہے، نمائشی شور میں دب جاتا ہے۔

وہ لمحہ جو انسان کو اپنے ربّ کے قریب لے جانے کے لیے تھا، دوسروں کی نگاہوں میں آنے کی خواہش کی نذر ہو جاتا ہے۔ عبادت ایک باطنی تجربہ ہونے کے بجائے ایک ظاہری منظر میں ڈھلنے لگتی ہے، اور دل کی آنکھ بند ہو جاتی ہے۔ رمضان دراصل انسان کو یہ سکھانے آتا ہے کہ اصل قرب دکھانے میں نہیں، چھپانے میں ہے؛ اصل تاثیر اعلان میں نہیں، اخلاص میں ہے۔ اگر انسان اس مہینے میں اسکرین سے نظریں ہٹا کر دل کو حاضر کر لے، تو ڈیجیٹل دور کی یہ تنہائی ایک نعمت میں بدل سکتی ہے۔ ایسی خلوت میں جو روح کو مجتمع کرتی ہے، توجہ کو یکجا کرتی ہے، اور انسان کو اس کے ربّ کے قریب کر دیتی ہے۔

ڈیجیٹل دور میں رمضان کی تنہائی کا ایک اہم اور نظر انداز کیا جانے والا پہلو اجتماعی زندگی سے جڑا ہوا ہے۔ ایک ہی چھت کے نیچے، ایک ہی کمرے میں، ایک ہی دسترخوان کے گرد بیٹھے ہوئے لوگ بظاہر قریب ہوتے ہیں، مگر حقیقت میں ایک دوسرے سے کٹے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ ہر فرد اپنی اسکرین میں محو، اپنی دنیا میں گم، اور اپنے لمس سے بے خبر ہوتا ہے۔ افطار کے دسترخوان پر جہاں کبھی دن بھر کے تجربات، شکر کے کلمات اور باہمی گفتگو ہوا کرتی تھی، وہاں اب خاموش انگلیاں اسکرین پر دوڑتی نظر آتی ہیں۔ یوں رمضان، جو رشتوں کو جوڑنے، دلوں کو قریب لانے اور گھریلو فضا کو معنویت عطاء کرنے کا مہینہ تھا، لاشعوری طور پر فاصلے بڑھانے کا سبب بننے لگتا ہے۔ یہ تنہائی جسمانی نہیں، بلکہ جذباتی اور روحانی ہوتی ہے۔ ایسی تنہائی جو بھیڑ میں جنم لیتی ہے اور جس کا احساس بھی اکثر انسان کو نہیں ہوتا۔

یہ منظرنامہ بظاہر مایوس کن ضرور ہے، مگر اس میں مایوسی کا پیغام نہیں بلکہ انتخاب کا سوال پوشیدہ ہے۔ ڈیجیٹل ذرائع بذاتِ خود نہ خیر ہیں نہ شر؛ اصل مسئلہ نیت، ترجیح اور استعمال کے طریقے کا ہے۔ یہی ٹیکنالوجی اگر قرآن تک آسان رسائی، علم کی ترسیل، فکر کی بالیدگی اور نیک پیغام کے فروغ کا ذریعہ بن جائے تو یہی تنہائی قربت میں بدل سکتی ہے۔ مگر اس تبدیلی کے لیے شعوری ضبط درکار ہے۔ وہی ضبط جس کی تربیت رمضان اپنے روزوں، اپنی خلوتوں اور اپنے صبر کے ذریعے دیتا ہے۔ جب اسکرین کا استعمال عبادت کے تابع ہو جائے، اور عبادت اسکرین کے تابع نہ رہے، تب ڈیجیٹل دور میں بھی رمضان کی روح زندہ رہ سکتی ہے۔

درحقیقت رمضان ہمیں ایک گہرا سبق سکھانے آتا ہے: کبھی کبھی حقیقی طور پر جڑے رہنے کے لیے کچھ دیر منقطع ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اس مہینے کی اصل خلوت موبائل بند کرنے میں نہیں، بلکہ دل کو حاضر کرنے میں ہے؛ نظر جھکانے میں ہے، اور توجہ کو منتشر ہونے سے بچانے میں ہے۔ اگر ہم ڈیجیٹل شور کے بیچ چند لمحے خاموشی کے چرا لیں، اگر ہم سحر اور افطار کو اسکرین سے آزاد کر کے دعا، شکر اور باہمی قربت کے لیے وقف کر دیں، تو ممکن ہے کہ اسی بظاہر تنہائی میں ہمیں وہ قرب نصیب ہو جائے جس کی تلاش میں ہم سارا سال مصروف رہتے ہیں۔

سوال یہی ہے کہ رمضان میں ہم کس سے جڑے رہنا چاہتے ہیں اسکرین سے یا اپنے ربّ سے؟ ڈیجیٹل دور میں رمضان کی تنہائی دراصل اسی سوال کا نام ہے۔ اور اسی سوال کے جواب میں اس مقدّس مہینے کی اصل معنویت، اس کی روح اور اس کا مقصد پوشیدہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆

ذکرقرآن وامیر المومنین علیہ السلام

اہلِ بیت علیہم السلام سے توسل سعادت کا راز

ترجمہ واضافات: مولانا سید علی ہاشم عابدی

وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ (سورہ بقرہ، آیت 124)

اور اس وقت کو یاد کرو جب خدا نے چند کلمات کے ذریعہ ابراہیم علیہ السّلام کا امتحان لیا اور انہوں نے پورا کر دیا تو اس نے کہا کہ ہم تم کو لوگوں کا امام اور قائد بنا رہے ہیں۔ انہوں نے عرض کی کہ میری ذریت؟ ارشاد ہوا کہ یہ عہدہ امامت ظالمین تک نہیں جائے گا۔

مفضّل بن عمر کا بیان ہے کہ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ عزّوجلّ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا: "اور جب ابراہیم کو ان کے رب نے چند کلمات کے ذریعہ آزمایا"

تو آپؑ نے فرمایا: یہ وہ کلمات ہیں جو حضرت آدمؑ نے اپنے رب سے حاصل کئے تھے، پس اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ وہ یہ تھے کہ آدمؑ نے عرض کیا: "اے میرے رب! میں تجھ سے محمد، علی، فاطمہ، حسن اور حسین (علیہم السلام) کے حق کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری توبہ قبول فرمالے۔"

پس اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمالی، بے شک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

میں نے عرض کیا: اے ابنِ رسولِ خدا! پھر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے: "پھر ابراہیم نے انہیں پورا کر دیا"؟

آپؑ نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کلمات کو قائم علیہ السلام تک پورا کیا، یعنی بارہ امام؛ جن میں سے 9 امام حضرت حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

مفضّل کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے ابنِ رسولِ خدا! پھر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے کہ "اور اس (کلمہ) کو اپنی نسل میں باقی رکھا"؟

آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد امامت ہے، جسے اللہ نے حضرت حسین علیہ السلام کی نسل میں قیامت کے دن تک باقی رکھا۔

میں نے عرض کیا: اے ابنِ رسولِ خدا! امامت حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں ہی کیوں قرار دی گئی اور حضرت حسن علیہ السلام کی اولاد میں کیوں نہیں؟ حالانکہ دونوں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند اور نواسے ہیں، اور جوانانِ جنت کے سردار ہیں؟

تو آپؑ نے فرمایا: بے شک حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام دونوں نبی مرسل اور بھائی تھے، مگر اللہ نے نبوت کو ہارون علیہ السلام کی نسل میں رکھا، نہ کہ موسیٰ علیہ السلام کی نسل میں۔ اور کسی کو یہ حق نہیں کہ کہے: اللہ نے ایسا کیوں کیا؟

اسی طرح امامت اللہ عزّوجلّ کی خلافت ہے، کسی کو یہ حق نہیں کہ کہے: اسے حسین علیہ السلام کی نسل میں کیوں رکھا اور حسن علیہ السلام کی نسل میں کیوں نہیں؟

کیونکہ اللہ اپنے افعال میں حکمت والا ہے، اس سے اس کے کاموں کے بارے میں سوال نہیں کیا جاتا، جبکہ لوگوں سے سوال کیا جائے گا۔ (الانصاف، جلد 1، صفحہ 425)

پس آیۂ امامت اور روایتِ مفضّل کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اہلِ بیت علیہم السلام سے توسل نہ صرف ایک مشروع اور مستند عمل ہے بلکہ ایمان کی روحانی تکمیل کا ذریعہ بھی ہے۔ یہ توحید کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے اللہ کے مقرب بندوں کے ذریعہ اس کی بارگاہ تک رسائی کا راستہ ہے۔

امامت ایک الٰہی عہد ہے، اور توسل اس عہد سے شعوری وابستگی کا اعلان۔ جو دل اس نورِ امامت سے منور ہو جائے، وہ ضلالت کے اندھیروں سے نکل کر ہدایت کے افق پر طلوع ہو جاتا ہے۔

لہٰذا اہلِ بیت علیہم السلام سے توسل واقعی سعادت کا راز ہے ہی کیونکہ یہ ہمیں خدا سے جوڑتا ہے، اس کے محبوبوں کی محبت عطا کرتا ہے، اور ہمارے ایمان کو فکری استحکام، روحانی حرارت اور عملی کمال بخشتا ہے۔

"عالمی یوم سماجی انصاف" سماجی انصاف ــــ نظام فکر اور عملی ڈھانچے کی بنیاد ڈالتا ہے

فہیم انساء مہوش

جو معاشرہ اپنی اپنی ڈگر پر کامیابی سے پرامن طور پر چلتا ہے اور وہاں کے تمام مسایل کے حل اختلافات کی نذر نہیں ہوتے تو وہ معاشرہ اپنی بنیادی خوبصورتی میں حصول انصاف اور توازن کو برقرار رکھنے کے رجحانات کو فروغ دیتا نظر آتا ہے۔۔

یوم عالمی سماجی انصاف کو خصوصی طور پر منانے کا مقصدِ دنیا بھر میں ان تمام مسایل پر توجہ دینا ہے جو انسانی معاشرے میں ناانصافی، عدم مساوات اور عدم توازن پیدا کرتے ہیں۔ بے روزگاری، غربت کا خاتمہ، مساوی حقوق، سماجی تحفظ، ناانصافی کے خلاف gender، discrimination جیسے مسایل کے خلاف شعور بیدار کرنا ہے۔ تاک لوگوں میں اپنی شہریت اور اپنے ملک کے تییں ایک تحفظ کا جزبہ قایم رہے وہ اپنے تمام تر مسایل کے حل میں آواز اٹھا سکیں۔۔ کیونک سماجی ترقی اور سماجی انصاف قوم کے اندر امن سلامتی کا نا صرف شعور پید کرتا ہے بلک یہ اس بات میں بھی اپنی قطعیت رکھتا ہے۔ ک ہر فرد کو بلاتفریق مزہب، ذات، نسل، جنس یا معاشی حیثیت کے برابر مساوی حقوق حاصل ہوں۔ اور کسی کے ساتھ ناانصافی یا امتیاز نا ہو۔ اور تمام بنیادی حقوق کے ساتھ بنیادی فرائض کی تکمیل بھی کر سکے اور ملک کی ترقی، میں اپنا حصہ ڈالنے کی بھرپور سعی و کوششوں کا متمنی رہتا ہے۔۔ یہ افراد کی بنیادی آزادی کے احترام کے بغیر ناممکن ہے۔ اور نا ہی اسکی موجودگی کی بغیر سماجی انصاف کا حصول ممکن ہے۔۔

عدم تحفظ کا بحران آج سارے عالمی شہریوں پر منڈلا رہا ہے انسان جس جگہ کو امن وعافیت سمجھنے لگتا ہے دوسرے دن وہی جگ کس نا کسی عدم تحفظ کا احساس اجاگر کرتی ہے۔۔ اور یہ نا صرف مالیاتی بحران اور عدم مساوات کے ذریعے رونما ہو رہا ہے بلک شہری زندگیوں کے عظیم نقصان سے بھی منسلک ہے۔۔۔ ہر فرد میں ایک خوف جاگزیں ہے جو اسکی سلامتی پر سوالیہ نشان کھڑا کرتا ہے۔۔ اور یہ عالمی چیلنج ماضی کے جن اوراق کو پلٹ رہا ہے وہ اس بات کا حتمی اشارہ بھی دے رہا ہے ک آج انسان آنے والے دور میں اپنے تمام تر گوشوں میں زندگی کے اخلاقی قدروں سے لیے کر بنیادی حقوق تک پامالی کا ان سے محرومی کا خوف پالتا رہا ہے۔۔ اب دنیا امن کی آماجگاہ کے بجائے خوف ونقصان کا باعث بنتی نظر آ رہی ہے۔

انسانی زندگی جن خطروں سے گزر رہی ہے وہ انکی نسلوں کی آبیاری پر ایک خوف کے سائے کے ساتھ سماجی انصاف کے حصول پر نگاہیں مرکوز کیے ہوے ہے۔۔ عدم یہ دن، نا صرف مجموعی ترقی بلک انسانی وقار کے فروغ کے لیے اقوام متحدہ کے مشن کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔

ہم ہندوستان میں 2009 سے سماجی انصاف کا دن منا رہے ہیں۔۔ ہمارا آیین مختلف دفعات کے ذریعہ سماجی انصاف اور اس سے منسلک اختیارات کا ایک وسیع اور مضبوط بنیاد رکھتا ہے۔۔ سماجی انصاف اور اختیارات دونوں لازم وملزوم ہیں۔۔ اور ہر شہری کو بااختیار بنانا تحریک آزادی سے ہی اسکا وژن اور مشن رہا ہے۔۔ اور ہندوستان کا آیین بڑی پایدار خوبصورتی سے سماجی انصاف کی بات کرتا ہے جس کا مقصد عدم مساوات کو ختم کرنا اور پسماندہ طبقات کی نمائندگی کرتے ہوے انکی ترقی کو یقینی بنانا ہے۔۔

آیین کا دیباچہ Preamble.....

ہندوستان کے آیین constitution of India میں سماجی انصاف صرف ایک لفظ کی حیثیت نہیں رکھتا بلک آیین کی روح کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ ایک مقدس عہد ہے جو اس ملک کے ہر شہری کو درج ذیل دفعات میں نظر آتا ہے۔۔

ہندوستان کے آیین کا آغاز ہی اس بات سے ہوتا ہے ک ہم ہندوستان کے عوام ملک میں سماجی معاشی، اور سیاسی انصاف کو یقینی بنایں۔ اور اس دیباچہ سے پورے آیین کی روح ظاہر ہوتی ہے۔۔ جو مساوات اور بھائی چارے کا درس دیتی ہے۔۔ تاک انفرادی وقار اور قومی اتحاد دونوں برقرار رہیں۔۔ اور امتیازی سلوک سے مبرا منصفانہ اور جامع معاشرہ کی بنیاد پڑے۔۔

بنیادی حقوق Fundamental Rights..

آیین کا تیسرا حصہ شہریوں کو اپنے حق کا مطالبہ کرنے کا حق دیتا ہے۔۔ آرٹیکل 23 انسانی اسمگلنگ اور جبری اختیارات کی نفی کرتا ہے۔ آرٹیکل 24 بچہ مزدوری کا خاتمہ۔ اور بچوں کے حقوق کا تحفظ اور انکی تعلیمی حقوق کا تحفظ کرتا ہے۔

دفعہ 14۔ کے مطابق قانون کی نظر میں سب برابر ہیں

دفعہ 15۔۔۔ مزہب نسل، ذات، جنس یا جاے پیدایش کی بنیاد پر کسی کے ساتھ کوی امتیازی سلوک نہیں کیا جاے گا۔

دفعہ 16۔۔۔ سرکاری ملازمتوں میں سب کو برابر مواقع ملیں گے۔

دفعہ 17..... Untouchability چھوت چھات کا خاتمہ یہ سماجی انصاف کی سمت سب سے بڑا قدم ہے۔۔ جس کے تحت اچھوت ایک بڑا جرم ہے۔۔

Directive principles of state policy..

یہ، وہ اصول ہیں جو حکومت کی پالیسیاں بناتے وقت سماجی انصاف کی ترجیحات کا باعث بنتی ہیں اور اسے لازم رکھنے کا مضبوط جواز پیش کرتی ہیں۔

دفعہ.. 38۔۔ اس بات زور دیتی ہے ک ایک ایسا سماجی نظام بنانے کی کوشش کرے جہاں عوامی فلاح وبہبود اور انصاف کو فروغ ملے۔ اس دفعہ کے تحت سماجی اور معاشی عدم مساوات کو کم کرنے کی بھی ہدایات دی گیی ہیں۔

دفعہ 39۔۔۔ دولت کا ارتکاز چند ہاتھوں میں نا ہو بلک مردوں اور خواتین کو کام کی جگہ پر برابر تنخواہ ملے۔

نچلی سطح پر پنچایتی اور موںسپل اختیارات۔۔۔ گاوں کی سطح پر پنچایت اور شہری سطح پر مونسپالٹی اختیارات کو آئینی حیثیت دی گیی۔ ان مقامی اداروں میں خواتین کو 33٪ نشتیں مخصوص کر دی گیںیں۔ جوک انھیں سیاسی طور پر بااختیار بنانے کے لیے اہم قدم ہے۔ ہندوستانی آیین کے معمار Dr BR Ambedkar نے واضع کیا ک سیاسی جمہوریت تب تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک اسکی بنیاد سماجی جمہوریت اور سماجی انصاف پر نا ہو

عالمی یوم سماجی انصاف محض ایک تقریب نا ہو بلک عوام میں وہ شعور بھی اجاگر کرے جو آنکے حقوق اور اور فرایض کی بنیاد پر ہوں۔۔ تاک ایک ایسا معاشرہ تکمیل پاے جہاں پر آیین کی رو سے ہر انسان کو اس کا جایز حق ملے۔ کیونک جہاں حقوق ملے ہیں وہیں دفعہ 51 کے تحت فرایض و ذمے داریاں بھی سونپی گیںیں ہیں۔۔ سماجی انصاف تب ہی ممکن ہیں جب ہم ایکدوسرے کے حقوق کا احترام کریں اور ان تمام سماجی مسایل کا حل بھی اسی وقت ممکن ہے۔

آج جب ک مالیاتی بحران، بے روزگاری اور معاشی چیلنجز سے ہر شخص نبرد آزما ہے سماجی انصاف کا دن ہمیں یاد دہانی کراتا ہے ک ناانصافی چاہے عدم مساوات میں ہو یا معاشی تناظر میں ہو یا یا پھر انسانی حقوق کے پس منظر میں کسی بھی مخصوص و عام میدان میں تو پھر یہ ناانصافی پوری انسانیت کو متاثر کر سکتی ہے۔ سماجی انصاف کے تقاضوں کی تکمیل میں اہمیت کے حامل تمام نکات میں کسی کو بھی کسی کا، استحصال کرنے کی اجازت نہ ہو۔ مرد اور خواتین امیر و غریب کے اختیارات میں کوی فرق نا ہو۔ ہر صورت میں قانون کی بالادستی قایم رہے۔۔ انصاف کسی بھی معاشرے میں کسی کو کسی طرح کی ترجیحات نا دے۔ وسایل کی تقسیم منصفانہ ہو۔۔ سماجی سطح سے لے کر عالمی سطح تک معاشی حیثیت کی بنیاد پر کسی کو بھی کسی پر فوقیت نا ہو۔ اور سماجی مسایل کو سماجی انصاف کے تحت اقدار کی روشنی میں بھی حل کیا جاے کیونک قدروں کی پامالی نے سماجی طور پر بے شمار ناانصافیوں کو فروغ دیا ہے۔

ہر دور میں وقت کے بدلتے تقاضوں نے ترقیوں نے کئی مسایل کو فروغ دیا جس میں ناانصافی۔ حق تلفی، اور غربت وافلاس، اور آپسی کشیدگی، بے روزگاری ہے۔۔

تیزی سے بدلتی دنیا میں سماج آج بھی فکری انتشار کا شکار ہیں۔۔ سماجی انصاف کا دن نا صرف ان عوامل کی طرف توجہ دلاتا ہے بلک انکی موجودہ صورتحال کو آنے والی صورتحال پر نظر رکھنے کی ترغیب بھی دیتا ہے۔۔ مزہب، زبان، رنگ نسل، علاقاییت فطری طور پر عالمی ثقافت کی خوبصورتی ہے لیکن اس کو بنیاد بنا کر کرہ ارض پر آج بھی انسانی حقوق کی سنگین پامالی جاری ہے۔۔ سماجی انصاف کا شعور اور اسکی بنیادی ڈھانچے کو ہر فرد کو آگاہ ہونا چاہیے۔ اور انسانیت کے مفاد کو ہر طور پر ترجیح دینا سماجی انصاف کی حقیقی تصویر کو پیش کرتا ہے۔۔

سماجی انصاف صرف بنیادی مسایل کی بابت نہی، بلک یہ سماج کے طور طریقے میں انکے رویوں اور انکی فکری آگہی کی بنیادوں پر استوار ہونے والی تبدیلیوں اور انکے مثبت رخ پر بھی روشنی ڈالتا ھے۔۔ افراد کی بھای چارگی رواداری اور ایکدوسرے کے حقوق کا احترام اور باوجود اختلافات کے ایکدوسرے کی عزت واحترام کو یقینی بنانا بھی سماجی انصاف کے زمرے میں آتا ہے۔۔ کسی کو کسی سے تکلیف نا پہنچے اور عام افراد کو اپنا سماج ایک مکمل گھر لگے ک وہاں ہر انسان ایکدوسرے کے لیے عافیت اور خیر کا باعث بنے۔ کیوں ک یہی سماجی انصاف ایک ایسے نظام فکر اور عملی ڈھانچے کی بنیاد ڈالتا ہے جو معاشرے کے ہر شعبے میں انصاف، مساوات اور انسانی وقار کو یقینی بناتا ہے۔۔ اور، یوم، سماجی انصاف ہمیں یاد دہانی کراتا ہے تمام انسانی حقوق سماجی طور پر جس قدر محفوظ اور پروقار رہیں گے انسانی وقار کی اتنی ہی بحالی رہے گی۔۔

□□□□□

وشاکھاپٹنم میں 15 بلین ڈالر سے اے آئی ہب قائم کرے گا گوگل

گوگل اور الفابیٹ کے سی ای او سندر پچائی نے اے آئی امپیکٹ کانفرنس میں سرمایہ کاری کا اعلان کیا، عالمی اے آئی ایکوسسٹم میں ہندوستان کے بڑھتے ہوئے رول کی بھی تعریف کی

پی ایم نریندر مودی نے بھارت منڈپم میں گوگل اور الفابیٹ کے سی ای او سندر پچائی سے ہندوستان کی اے آئی امنگوں اور طلبہ و پیشہ ور افراد کے مواقع پر گفتگو کی

نئی دہلی، (یواین آئی) گوگل اور الفابیٹ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر (سی ای او) سندر پچائی نے اے آئی امپیکٹ کانفرنس میں اعلان کیا ہے کہ گوگل آندھرا پردیش کے شہر وشاکھاپٹنم میں ایک اے آئی ہب کی تعمیر کے لیے 15 بلین ڈالر (تقریباً 1.25 لاکھ کروڑ روپے) کی سرمایہ کاری کرے گا۔ مسٹر پچائی نے کہا کہ "مجھے یاد ہے کہ یہ امکانات سے بھرا ایک پرسکون اور سادہ ساحلی شہر ہے۔ اب، گوگل ہندوستان میں ہماری 15 بلین امریکی ڈالر کے بنیادی ڈھانچے کی سرمایہ کاری کے طور پر وہاں ایک مکمل صلاحیت والا اے آئی ہب قائم کر رہا ہے۔ گوگل کے سی ای او نے کہا کہ جب یہ بن کر تیار ہو جائے گا، تو اس ہب میں گیگاواٹ اسکیل کی کمپیوٹنگ اور ایک نیا بین الاقوامی سب-سی کیبل گیٹ وے (سمندر کے نیچے بچھی کیبل) ہوگا، جو پورے ہندوستان کے لوگوں اور کاروباروں کے لیے نوکریاں اور جدید ترین اے آئی لائے گا۔ مسٹر پچائی نے کہا کہ وہ ہندوستان میں تبدیلی کی رفتار سے متاثر ہیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے عالمی اے آئی ایکوسسٹم میں ملک کے بڑھتے ہوئے رول کی بھی تعریف کی۔

تمل ناڈو میں چنئی کے رہنے والے مسٹر پچائی نے یاد کیا کہ کس طرح ان کے والد ریگوناتھا پچائی نے ان سے کہا تھا کہ وہ تب زیادہ متاثر ہوں گے، جب بغیر ڈرائیوروں کی کاریں ہندوستان کی مصروف سڑکوں پر چل سکیں گی۔ انہوں نے گزشتہ سال اے آئی پر مبنی پیشین گوئیاں لاکھوں کسانوں تک پہنچانے کے لیے حکومت ہند کی تعریف کی اور کہا کہ یہ جزوی طور پر ان کے نیورل-جی سی ایم ماڈل کے ذریعے ممکن ہو پایا ہے۔ واضح رہے کہ نیورل-جی سی ایم موسم کی پیشن گوئی کا ایک جدید ماڈل ہے، جو روایتی موسمی ماڈل اور مشین لرننگ کو ملا کر موسم کی پیشین گوئی کرتا ہے۔ مسٹر پچائی نے یہ بھی کہا کہ گوگل سب-سی فائبر آپٹک کیبلز کا ایک وسیع نیٹ ورک بنا رہا ہے، جس میں امریکہ-انڈیا کنیکٹ پہل کے تحت امریکہ اور ہندوستان کے درمیان چار نئے سسٹم بھی شامل ہیں۔

گوگل کے سی ای او نے کہا کہ "اے آئی بلاشبہ افرادی قوت کو نئی شکل دے گا، کچھ کرداروں کو خودکار بنائے گا، دوسروں کو ترقی دے گا اور بالکل نئے کیریئر بنائے گا۔ بیس سال پہلے، ایک پیشہ ور یوٹیوب کری ایٹر کا تصور موجود نہیں تھا۔ آج، دنیا بھر میں ایسے لاکھوں لوگ ہیں۔ مسٹر پچائی نے مصنوعی ذہانت کو اس عہد کی سب سے فیصلہ کن تکنیکی چھلانگ قرار دیا، تاہم انہوں نے خبردار کیا کہ ضروری نہیں کہ اس کے صرف فائدے ہی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ "یہ ہماری زندگی کا سب سے بڑا شفٹ ہے۔ ہم انتہائی ترقی اور نئی دریافتوں کے دہانے پر ہیں جو ابھرتی ہوئی معیشتوں کو پرانی کمیوں کو دور کر کے آگے بڑھنے میں مدد دے سکتی ہیں۔ لیکن وہ نتیجہ نہ تو یقینی ہے اور نہ ہی خودکار۔ گوگل کے سی ای او نے کہا کہ "یہ ظاہر کرتا ہے کہ جب انسانیت بڑے خواب دیکھتی ہے تو کیا کچھ ممکن ہے اور اے آئی سے بڑا خواب مجھے کسی اور ٹیکنالوجی نے نہیں دکھایا۔ مسٹر پچائی نے اے آئی کے تئیں امید کا اظہار کرتے ہوئے سائنسی دریافت کو آگے بڑھانے اور عالمی سطح پر زندگی کو بہتر بنانے میں اس کے رول کی طرف اشارہ کیا۔ گوگل کے سی ای او نے گوگل ڈیپ مائنڈ کے تیار کردہ اے آئی سسٹم الفافولڈ کا ذکر کیا، جس نے پروٹین اسٹرکچر کی پیشن گوئی کا مسئلہ حل کیا۔ انہوں نے کہا کہ "اس کامیابی نے، جسے ابھی نوبل انعام ملا ہے، دہائیوں کی تحقیق کو ایک ڈیٹابیس میں سمیٹ دیا ہے، جو اب دنیا کے لیے کھلا ہے۔" انہوں نے کہا کہ اس ڈیٹابیس کا استعمال اب 190 ممالک کے تین ملین سے زائد محققین ملیریا کی ویکسین تیار کرنے اور اینٹی بائیوٹک مزاحمت سے لڑنے کے لیے کر رہے ہیں۔ مسٹر پچائی نے کہا کہ ڈی این اے بیماریوں کی شناخت سے لے کر سائنسی تحقیق میں اے آئی کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہم سائنسی دنیا میں اسی طرح کے جرات مندانہ سوالات پوچھ رہے ہیں۔ ہمیں ان شعبوں میں مسائل سے نمٹنے میں یکساں طور پر جرات مند ہونا چاہیے جہاں ٹیکنالوجی تک رسائی کی کمی رہی ہے۔ اے آئی سے بڑا خواب مجھے کسی اور ٹیکنالوجی نے نہیں دکھایا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے مسٹر پچائی کے ساتھ ساتھ اوپن اے آئی کے سی ای او سیم آلٹمین، اینتھروپک کے سی ای او ڈاریو امودئی، میٹا کے چیف اے آئی آفیسر الیگزینڈر وانگ اور دیگر عالمی تکنیکی ماہرین کے ساتھ اے آئی امپیکٹ سمٹ میں ملاقات کی۔

انسانوں کے لیے، انسانوں کے ذریعے اور انسانوں کی جانب سے اے آئی کے مستقبل کی تشکیل: اشونی ویشنو

نئی دہلی، (یواین آئی) انڈیا اے آئی امپیکٹ سمٹ 2026 کی افتتاحی تقریب میں، الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے نئی دہلی جدید اے آئی امپیکٹ عزائم کا اعلان کیا، جو سمٹ کا ایک تاریخی نتیجہ ہے جو سرکردہ جدید اے آئی کمپنیوں اور ہندوستان کے گھریلو اختراع کاروں کو جامع اور ذمہ دار مصنوعی ذہانت کو آگے بڑھانے کے لیے اکٹھا کرتا ہے۔ سمٹ سے خطاب کرتے ہوئے اشونی ویشنو نے ہندوستان کی مصنوعی ذہانت کی حکمت عملی کو جمہوری بنانے، پیمانے اور خودمختاری پر مبنی قرار دیا۔ انہوں نے صحت کی دیکھ بھال، زراعت، تعلیم اور عوامی خدمات میں حقیقی دنیا کی تعیناتی پر زور دیتے ہوئے اے آئی اسٹیک، ایپلی کیشنز، ماڈل، کمپیوٹ، ٹیلنٹ اور توانائی کی پانچ تہوں میں ہندوستان کے جامع نقطہ نظر کا خاکہ پیش کیا۔ اے آئی ایک بنیادی ٹیکنالوجی ہے۔ یہ پہلے سے ہی ہمارے کام کرنے، سیکھنے اور فیصلے کرنے کے طریقے کو تبدیل کر رہا ہے۔ ہمارے وزیر اعظم کا ماننا ہے کہ ٹیکنالوجی کی اصل قدر اس بات کو یقینی بنانے میں مضمر ہے کہ اس کے فوائد عوام تک پہنچیں۔ ہمارے وزیر اعظم کا وژن ٹیکنالوجی کو جمہوری بنانا، اسے بڑے پیمانے پر استعمال کرنا اور اسے سب کے لیے قابل رسائی بنانا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں ہم اے آئی اسٹیک کی تمام پانچ سطحوں پر کام کر رہے ہیں۔ ایک بار جب ہم اے آئی کے فوائد کو ایمانداری سے بروئے کار لاتے ہیں، تو ہمیں خطرات کو کم کرنے کے لیے اجتماعی حل بھی تلاش کرنا چاہیے۔ انسانی تحفظ اور وقار کو اے آئی کے مرکز میں رکھ کر ہم یقین کے ساتھ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ اشونی ویشنو نے اپنے خطاب کے دوران کہا کہ آیئے ہم انسانوں، انسانوں کے ذریعے اور انسانوں کے لیے مصنوعی ذہانت کے مستقبل کی تشکیل کریں۔

ہندوستان کے رضاکارانہ عزائم اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ایک مشترکہ وژن کی عکاسی کرتے ہیں کہ اے آئی سسٹم کی ترقی اور تعیناتی مساوات، ثقافتی تنوع، اور حقیقی دنیا کی ضروریات کے مطابق ہو، خاص طور پر عالمی خطہ جنوب کے ممالک میں۔ حصہ لینے والی تنظیموں میں عالمی جدید اے آئی فرموں کے ساتھ ساتھ سروم، ہندوستان جین، جنانی ڈاٹ اے آئی اور سوکیٹ جیسے ہندوستان میں واقع اختراع کار شامل ہیں۔ پہلا عزم، "حقیقی دنیا کے اے آئی استعمال کی تفہیم کو آگے بڑھانا" گمنام اور مجموعی بصیرت کے ذریعے حقیقی دنیا کے اے آئی استعمال پر مرکوز ہے۔ حصہ لینے والی تنظیمیں ایسے شواہد پیدا کرنے کے لیے کام کریں گی جو ملازمتوں، مہارتوں، پیداواری صلاحیت اور معاشی تبدیلی پر اے آئی کے اثرات پر پالیسی سازی کی حمایت کرتی ہیں۔ تمام شعبوں میں اے آئی کو کس طرح تعینات کیا جا رہا ہے اس کے ڈیٹا پر مبنی تجزیے کو فعال کر کے، اس پہل کا مقصد حکومتوں اور اداروں کو باخبر حکمت عملی تیار کرنے میں مدد کرنا ہے تاکہ تکنیکی تبدیلی سے وابستہ خطرات کو کم کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کئے جا سکیں۔ دوسرا عزم، "کثیر لسانی اور سیاق و سباق کی تشخیص کو مضبوط بنانا" زبانوں، ثقافتوں اور حقیقی دنیا کے استعمال کے معاملات میں اے آئی سسٹم کی تاثیر کو یقینی بنانے کی کوششوں پر مرکوز ہے۔ تنظیمیں حکومتوں اور گھریلو ایکو نظام کے ساتھ ڈیٹا سیٹ، معیارات اور مہارت تیار کرنے کے لیے تعاون کریں گی جو کم نمائندگی والی زبانوں اور ثقافتی سیاق و سباق میں تشخیص کی حمایت کرتی ہیں۔

راج ٹھاکرے ایکناتھ شندے ملاقات پر سنجے راوت کا دوٹوک موقف

ممبئی، (یواین آئی) شیوسینا (ٹھاکرے دھڑا) کے رکن پارلیمان سنجے راوت نے واضح کیا ہے کہ مہاراشٹر نونرمان سینا کے سربراہ راج ٹھاکرے اور نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کے درمیان حالیہ ملاقات سے شیوسینا (ٹھاکرے گروپ) اور ایم این ایس کے درمیان اتحاد پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ تاہم ان کے بیانات سے یہ تاثر بھی ابھرا کہ ٹھاکرے خیمے میں اس پیش رفت پر بے چینی پائی جا رہی ہے۔ راوت نے کہا کہ ان کی اصل اور سخت سیاسی لڑائی اُس رجحان کے خلاف ہے جس کی نمائندگی ایکناتھ شندے کرتے ہیں۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ شندے نے ہندو ہردے سمرات بال ٹھاکرے کی قائم کردہ شیوسینا سے غداری کی، پارٹی کو پیٹھ میں چھرا گھونپا اور اس کے نظریے سے انحراف کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے سیاسی مفادات کے تحت شندے کی حمایت کی اور اب بھی کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جن لوگوں نے مہاراشٹر اور مراٹھی عوام سے غداری کی ہے، انہیں ریاست اور اس کے عوام کے مفاد میں مسلسل مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ راوت نے دعویٰ کیا کہ شندے کی سیاسی پیش رفت شیوسینا کے نام اور اس کے 'دھنش اور تیر' انتخابی نشان کی "چوری" پر مبنی ہے۔ راج ٹھاکرے کی شندے سے ملاقات کے بارے میں انہوں نے کہا کہ اس کا جواب خود راج ٹھاکرے ہی دے سکتے ہیں۔ ان کے مطابق انہیں اس ملاقات کی اطلاع ذرائع ابلاغ سے ملی اور کسی کو کسی سے ملنے سے روکا نہیں جا سکتا۔ کلیان-ڈومبیولی میونسپل کارپوریشن میں شندے دھڑے کی حمایت سے متعلق خبروں پر ردعمل دیتے ہوئے راوت نے کہا کہ یہ راج ٹھاکرے کا اپنی جماعت کے سربراہ کی حیثیت سے آزاد سیاسی مؤقف ہو سکتا ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ان کی جدوجہد اُن عناصر کے خلاف ہے جنہوں نے بالاصاحب کے نظریے سے انحراف کیا، اور ایک دن وہ ضرور کامیاب ہوں گے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ ان کی نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار دھڑا) کے سربراہ شرد پوار سے بات ہوئی ہے، جو راجیہ سبھا کے لیے انتخاب لڑنے کو تیار ہیں۔ راوت نے اعتماد ظاہر کیا کہ مہاوکاس اگھاڑی ایک امیدوار کی کامیابی یقینی بنا سکتی ہے اور اس بارے میں جلد فیصلہ کیا جائے گا۔ انہوں نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ شرد پوار کسی بھی صورت بھارتیہ جنتا پارٹی کے ساتھ اتحاد نہیں کریں گے۔ مزید برآں، راوت نے کہا کہ وہ چاہتے ہیں کہ ادھو ٹھاکرے قانون ساز کونسل میں داخل ہوں کیونکہ مقننہ میں ان کی موجودگی ضروری ہے، اور اس حوالے سے جلد مشاورت ہوگی۔

مصنوعی ذہانت کا مستقبل چند ممالک کے ہاتھوں میں نہیں ہونا چاہیے: انتونیو گوتریس

نئی دہلی، (یواین آئی) اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے جمعرات کو خبردار کیا کہ مصنوعی ذہانت (اے آئی) کا مستقبل چند ممالک کے ہاتھوں میں نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی اسے چند ارب پتی افراد کی خواہشات کے رحم و کرم پر چھوڑا جا سکتا ہے۔ انہوں نے یہ بات نئی دہلی میں منعقدہ انڈیا اے آئی امپیکٹ سمٹ 2026 سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ گوتریس نے خبردار کیا کہ اگر فوری اقدامات نہ کیے گئے تو اے آئی عالمی عدم مساوات میں اضافہ کر سکتی ہے، تعصبات کو بڑھا سکتی ہے اور سنگین نقصان کا سبب بن سکتی ہے۔ تاہم، اگر اسے درست انداز میں بروئے کار لایا جائے تو یہ طب، تعلیم، غذائی تحفظ، موسمیاتی تبدیلیوں کے تئیں اقدامات اور بنیادی عوامی خدمات تک رسائی میں انقلابی پیش رفت کا باعث بن سکتی ہے۔ انہوں نے کہا، "وزیر اعظم مودی، دعوت دینے کا شکریہ اور عالمی جنوب میں پہلے اے آئی سربراہی اجلاس کے انعقاد پر ہندوستان کی قیادت کو مبارکباد۔ ہندوستان میں ہونے والی یہ نشست خصوصی اہمیت رکھتی ہے۔" انہوں نے زور دیا کہ اے آئی تیزی سے سماج، معیشت اور طرزِ حکمرانی کو تبدیل کر رہی ہے، اس لیے اس کی ضابطہ بندی جامع اور عالمی نمائندگی کی حامل ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا، "اے آئی کا مستقبل چند ممالک کے ذریعے طے نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اسے چند ارب پتی افراد کی من مانی پر چھوڑا جا سکتا ہے۔" ان کا کہنا تھا کہ ناقص انتظام عالمی عدم مساوات اور تعصب میں اضافہ کر سکتا ہے اور نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ گوتریس نے عالمی سطح پر نگرانی اور جوابدہی کو یقینی بنانے کے لیے واضح ضوابط (گارڈ ریلز) قائم کرنے اور "گلوبل فنڈ آن اے آئی" کے قیام پر زور دیا تاکہ بنیادی صلاحیتوں کو فروغ دیا جا سکے۔ انہوں نے تین ارب ڈالر کے عالمی فنڈ کی تجویز بھی پیش کی تاکہ تمام ممالک اے آئی سے فائدہ اٹھا سکیں، اور خبردار کیا کہ ایسی سرمایہ کاری نہ ہونے کی صورت میں بہت سے ممالک 'اے آئی کے عہد' سے باہر رہ جائیں گے، جس سے عالمی خلیج مزید وسیع ہوگی۔ انڈیا اے آئی امپیکٹ سمٹ 2026 سے خطاب کرتے ہوئے، جس میں قومی رہنماؤں اور ٹیکنالوجی کمپنیوں کے سربراہان نے شرکت کی، جن میں سیم آلٹمین (اوپن اے آئی) اور سندر پچائی (گوگل) شامل تھے، انہوں نے ٹیک کمپنیوں پر زور دیا کہ وہ تین ارب ڈالر کے عالمی فنڈ میں حصہ دار بنیں۔ انہوں نے کہا، "یہ کسی ایک ٹیک کمپنی کی سالانہ آمدنی کے ایک فیصد سے بھی کم ہے۔ سب کے فائدے کے لیے اے آئی کے فروغ کی یہ معمولی قیمت ہے، حتیٰ کہ ان کمپنیوں کے لیے بھی جو اے آئی تیار کر رہی ہیں۔" انہوں نے یہ بھی خبردار کیا کہ جیسے جیسے اے آئی کی توانائی اور پانی کی ضروریات میں اضافہ ہو رہا ہے، اخراجات کو کمزور طبقات پر منتقل کرنے کے بجائے ڈیٹا سینٹرز کو ماحول دوست توانائی کی طرف منتقل ہونا چاہیے۔ اے آئی کی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے بی جو طب، تعلیم، غذائی تحفظ، موسمیاتی اقدامات اور عوامی خدمات تک رسائی میں پیش رفت کا باعث بن سکتی ہیں بی گوتریس نے کثیر جہتی تعاون اور مساوی رسائی پر زور دیا۔ انہوں نے کہا، "اس سربراہی اجلاس کا پیغام سادہ ہے: حقیقی اثر وہی ہے جو زندگیوں کو بہتر بنائے اور کرۂ ارض کا تحفظ کرے۔ آیئے ایسی اے آئی تعمیر کریں جو سب کے لیے ہو، اور جس کی بنیاد انسانی وقار ہو۔" گوتریس نے زور دیا کہ اے آئی کی ترقی اخلاقی اصولوں، انسانی حقوق اور مضبوط عالمی نگرانی کے تحت ہونی چاہیے، اور کہا کہ "کوئی بھی بچہ غیر منظم اے آئی کا تجرباتی نمونہ نہیں بننا چاہیے"۔ انہوں نے اقوام متحدہ کے نئے قائم کردہ اے آئی سائنسی مشاورتی ادارے کا بھی ذکر کیا، جو ممالک کو اس ٹیکنالوجی کے بارے میں باخبر فیصلے کرنے میں مدد دے گا۔

گھوس خور پنڈت تنازعہ کا باضابطہ اختتام، نئی ایف آئی آر پر سپریم کورٹ کی روک

ممبئی: پوسٹر جاری ہونے کے بعد تنازعات میں گھری فلم 'گھوس خور پنڈت' کے معاملے میں سپریم کورٹ نے اہم فیصلہ سناتے ہوئے کیس کا تصفیہ کر دیا ہے۔ عدالتِ عظمیٰ نے واضح ہدایت دی ہے کہ اس فلم کے تعلق سے نہ کوئی نئی ایف آئی آر درج کی جائے گی اور نہ ہی اس موضوع پر کسی نئی عرضی پر سماعت ہوگی۔ اس فیصلے کو فلم سازوں کے لیے بڑی راحت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ جمعرات کو سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے کہا کہ اس تنازعہ کو اب مزید طول دینے کی ضرورت نہیں ہے اور معاملے کو یہیں ختم سمجھا جائے۔ عدالت نے یہ بھی دوٹوک انداز میں کہا کہ اظہارِ رائے کی آزادی کے نام پر کسی طبقے یا برادری کو نشانہ بنانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی، تاہم موجودہ معاملے میں فلم سازوں کی جانب سے دی گئی یقین دہانی کو مدنظر رکھتے ہوئے درخواستوں کا تصفیہ کیا جا رہا ہے۔

سیٹوں کی تقسیم کے لیے 22 فروری کو کمیٹی تشکیل دی جائے گی

چنئی، (یواین آئی) تمل ناڈو میں برسرِ اقتدار دراوڑ منیترکزگم (ڈی ایم کے) ریاست میں اقتدار برقرار رکھنے اور 'دراوڑیائی ماڈل 2.0' حکومت بنانے کے ہدف کے تحت 22 فروری کو سیٹ شیئرنگ کمیٹی تشکیل دے گی اور 23 فروری سے اپنے اتحادی جماعتوں کے ساتھ بات چیت شروع کرے گی۔ پارٹی ذرائع کے مطابق ڈی ایم کے برسوں سے چلی آ رہی روایت کے مطابق سب سے پہلے انڈین یونین مسلم لیگ (آئی یو ایم ایل) کے ساتھ سیٹوں کی تقسیم پر بات کرے گی۔ آئی یو ایم ایل نے بھی اس سلسلے میں پانچ رکنی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ سال 2021 کے اسمبلی انتخابات میں آئی یو ایم ایل کو دو سیٹیں دی گئی تھیں لیکن اس بار وہ پانچ سیٹوں کا مطالبہ کر سکتی ہے، تاہم تین سیٹوں پر اتفاق ہونے کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔

اس کے بعد ڈی ایم کے کانگریس کے ساتھ بات چیت کرے گی، جو اس عمل میں تاخیر پر ناراضی ظاہر کر رہی تھی۔ کانگریس نے کافی پہلے تمل ناڈو میں سیٹ شیئرنگ کے لیے کمیٹی تشکیل دے دی تھی، جس کی قیادت کانگریس کے ریاستی انتخابی انچارج گریش چوڈنکر کر رہے ہیں۔ کمیٹی نے وزیر اعلیٰ اور ڈی ایم کے صدر ایم کے اسٹالن کی قیادت سے باضابطہ ملاقات بھی کی تھی۔ کانگریس کے ساتھ بات چیت کے بعد ڈی ایم کے، وی سی کے، بائیں بازو کی جماعتوں (سی پی آئی اور سی پی آئی (ایم)) اور ایم این ایم سمیت دیگر اتحادی جماعتوں کے ساتھ بھی سیٹوں کی تقسیم پر گفتگو کرے گی۔ پارٹی ذرائع کا کہنا ہے کہ یہ مکمل عمل ماہ کے آخر تک، الیکشن کمیشن کی نوٹیفکیشن جاری ہونے سے پہلے مکمل کر لیا جائے گا۔

جموں و کشمیر کیلئے ماحولیاتی ردعمل ناگزیر، علیحدہ محکمہ تشکیل دینے کی ضرورت: وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ

سری نگر (یواین آئی) جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے جمعرات کو اسمبلی میں واضح کیا کہ ماحولیاتی تباہ کاریوں اور بدلتی موسمی صورتحال کے اثرات نے ماحولیاتی ردعمل کو اختیاری نہیں بلکہ ناگزیر مجبوری بنا دیا ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ مرکز کے زیر انتظام علاقے میں ایک ایسا مخصوص محکمہ قائم کیا جائے جو صرف اور صرف موسمیاتی تبدیلی کے مطالعے اور اس کے خطے پر اثرات کا سائنسی و عملی تجزیہ کرے۔ ڈیمانڈز فار گرانٹس پر بحث کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گزشتہ برس غیر معمولی بارشوں، سیلابی صورتحال اور متعدد علاقوں میں پیدا ہونے والی خشک سالی نے یہ حقیقت آشکار کر دی کہ موسمیاتی تغیرات کو نظر انداز کرنا اب ممکن نہیں۔ عمر عبداللہ نے بتایا کہ حکومت نے ماحولیاتی عمل داری کے لیے ایک خصوصی فنڈ قائم کیا ہے اور اس کے لئے ابتدائی کارپس بھی مختص کیا گیا ہے، تاکہ موسمیاتی موافقت اور تخفیف سے متعلق پراجیکٹس کو ادارہ جاتی معاونت فراہم کی جا سکے۔ انہوں نے سی پی آئی (ایم) کے رکن ایم وائی تاریگامی کے اس مطالبے سے اتفاق کیا کہ جموں و کشمیر کے لیے 'کلائمیٹ بجٹ' اب دور کی بات نہیں بلکہ ایک حقیقی ضرورت بنتا جا رہا ہے۔ تاہم وزیر اعلیٰ کے مطابق بنیادی قدم یہ ہونا چاہئے کہ پہلے ایک واضح ذمہ داری کسی مخصوص محکمہ کے سپرد کی جائے جو اس پورے مسئلے کا سائنسی تجزیہ کرے۔ ان کے مطابق 'فی الحال کسی بھی محکمہ کے پاس موسمیاتی تبدیلی کا باقاعدہ مینڈیٹ موجود نہیں۔ بجٹ سازی سے پہلے ہمیں یہ جانچنا ہوگا کہ موسمیاتی تبدیلی کس حد تک ہمیں متاثر کر رہی ہے اور اس کے اثرات کم کرنے کے کیا طریقے ہو سکتے ہیں۔' انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ جیسے ہی جامع جائزہ سامنے آئے گا اور ادارہ جاتی ذمہ داری متعین ہوگی، حکومت موسمیاتی لچک میں اضافے کے لیے مخصوص اور موثر بجٹ اقدامات اٹھائے گی۔

سپریم کورٹ نے الہ آباد ہائی کورٹ کا متنازع فیصلہ مسترد کر دیا، پوکسو کے تحت ریپ کی کوشش کا الزام بحال

نابالغ متاثرہ کی ماں کا اظہارِ اطمینان، انصاف پر اعتماد بحال

نئی دہلی، (یواین آئی) سپریم کورٹ نے الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے کو مسترد کرنے کے بعد متاثرہ نابالغ لڑکی کی والدہ نے خوشی اور سکون کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس حکم سے انہیں انصاف پر دوبارہ اعتماد حاصل ہوا ہے۔ متاثرہ کی والدہ، نے کہا، "اس فیصلے سے میرا یقین بحال ہوا ہے کہ قانون بچوں اور متاثرین کو تحفظ فراہم کر سکتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ کسی کو اپنے حقوق ثابت کرنے کے لیے جدوجہد نہیں کرنی پڑے گی اور اس فیصلے سے بہت سے ایسے بچوں کی مدد ہوگی جو بولنے سے قاصر ہیں۔" انہوں نے کہا کہ جسٹ رائٹس فار چلڈرن (جے آر سی) اس وقت ان کے ساتھ تھا جب وہ بے بس محسوس کرتی تھیں اور ان کی کوئی نہیں سنتا تھا۔ ان کی حمایت نے انہیں انصاف کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھنے کا حوصلہ دیا۔ الہ آباد ہائی کورٹ نے گزشتہ سال مارچ میں اپنے فیصلے میں کہا تھا کہ نابالغ متاثرہ لڑکی کے پستان مس کرنے اور شلوار کا ازار بند کھولنے کو ریپ کی 'کوشش' نہیں سمجھا جا سکتا بلکہ یہ صرف ریپ کی 'تیاری' تھی۔

خیال رہے کہ گزشتہ سال مارچ میں اپنے ایک فیصلے میں الہ آباد ہائی کورٹ نے کہا تھا کہ متاثرہ نابالغ کا پستان چھونا اور اس کی شلوار کا ازار بند کھولنا عصمت دری کی 'کوشش' نہیں سمجھا جا سکتا اور یہ عصمت دری کی محض 'تیاری' ہے۔ حقوق اطفال کے تحفظ کے لیے سول سوسائٹی کی تنظیموں کے ایک نیٹ ورک جسٹ رائٹس فار چلڈرن (جے آر سی) نے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف متاثرہ کی جانب سے فوری طور پر سپریم کورٹ میں درخواست دائر کی۔ درخواست کی سماعت کرتے ہوئے چیف جسٹس سوریہ کانت، جسٹس جویمالیہ باگچی اور این وی انجاریا پر مشتمل بنچ نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو مسترد کرتے ہوئے اسے صریح طور پر غلط اور مجرمانہ تعزیری قانون کے قائم کردہ اصولوں کے خلاف قرار دیا۔ مزید برآں، سپریم کورٹ نے دونوں ملزمان کے خلاف جنسی جرائم سے بچوں کے تحفظ (POCSO) ایکٹ کے تحت عصمت دری کی کوشش کے الزام کو بحال کیا۔

نومبر 2021 میں، کاس گنج، اتر پردیش میں، دو نوجوانوں نے ایک 11 سالہ لڑکی کو زبردستی ایک پل کے نیچے گھسیٹ لیا اور اس کے کپڑے اتارنے کی کوشش کی۔ بچی کے رونے کی آواز سن کر دو راہ گیر وہاں پہنچے جس کے بعد دونوں ملزمان موقع سے فرار ہو گئے۔ اس معاملے میں اپنے مارچ 2025 کے فیصلے میں الہ آباد ہائی کورٹ نے کہا، "یہ عمل عصمت دری کی محض ایک تیاری ہے اور یہ ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں کہ یہ ریپ یا ریپ کی کوشش ہے۔" اس فیصلے نے الزامات کی سنگینی کو نمایاں طور پر کم کر دیا۔ حقوق اطفال کے تحفظ اور ان کی بہبود کے لیے 250 سے زیادہ سول سوسائٹی تنظیموں کا ملک کا سب سے بڑا نیٹ ورک جسٹ رائٹس فار چلڈرن (جے آر سی) نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو چیلنج کیا اور متاثرہ کی جانب سے سپریم کورٹ میں خصوصی چھٹی کی درخواست دائر کی۔ درخواست میں سپریم کورٹ سے ایسے معاملات میں زیادہ حساسیت کو یقینی بنانے کے لیے رہنما خطوط قائم کرنے کی بھی درخواست کی گئی ہے۔ ہائی کورٹ کے احکامات کو منسوخ کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے قومی عدالتی اکیڈمی، بھوپال کو ہدایت دی ہے کہ وہ جنسی زیادتی کے متاثرین سے متعلق مقدمات کی سماعت کے دوران جج اور عدالتی عمل میں حساسیت پیدا کرنے کے مقصد سے ایک جامع اور مکمل رہنما اصول مرتب کرنے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دے۔ کمیٹی سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ تین ماہ میں یہ رپورٹ تیار کرے اور سپریم کورٹ کو پیش کرے۔ سینئر وکیل جسٹ رائٹس فار چلڈرن کی جانب سے متاثرہ کی نمائندگی کرتے ہوئے ایس ایچ پھولکا نے اس فیصلے کو تاریخی قرار دیتے ہوئے کہا، "یہ بچوں کے تحفظ کو مضبوط بنانے کی طرف ایک دوررس فیصلہ ہے۔ یہ واضح پیغام دیتا ہے کہ عدالتی بحث میں متاثرین کے خلاف کسی قسم کے امتیاز یا تعصب کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ ہم اس فیصلے کے لیے بینچ کے شکر گزار ہیں۔

'بغیر اجازت نہیں چھوڑوں گا ملک'

40 ہزار کروڑ روپے کے بینک فراڈ معاملے میں انل امبانی نے سپریم کورٹ میں دیا حلف نامہ

بزنس مین انل امبانی نے سپریم کورٹ کو یقین دلایا ہے کہ عدالت کی اجازت کے بغیر ملک نہیں چھوڑیں گے۔ 4 فروری کو ان کے وکیل نے عدالت سے زبانی طور پر یہ بات کہی تھی، اب باقاعدہ تحریری حلف نامہ داخل کر دیا گیا ہے۔ معاملہ ریلائنس اے ڈی اے جی گروپ پر عائد تقریباً 40 ہزار کروڑ روپے کے بینک قرض گھوٹالے کے الزامات سے متعلق ہے۔ گزشتہ سماعت میں عدالت نے سی بی آئی اور ای ڈی کی تحقیقات میں ہو رہی تاخیر پر تشویش کا اظہار کیا تھا۔ سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے یقین دلایا تھا کہ دونوں ایجنسیاں ضروری قدم اٹھائیں گی۔ انل امبانی نے عدالت سے کہا کہ وہ 25 جولائی کے بعد سے ملک سے باہر نہیں گئے ہیں اور نہ ہی فی الحال باہر جانے کا کوئی منصوبہ ہے۔ انہوں نے عدالت کو یقین دلایا کہ اگر بیرون ملک جانے کی ضرورت پڑتی ہے تو وہ پہلے عدالت سے اجازت لیں گے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ وہ تحقیقاتی ایجنسیوں کے ساتھ مکمل تعاون کر رہے ہیں اور مستقبل میں بھی اس سلسلے کو برقرار رکھیں گے۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے سمن جاری کرتے ہوئے انل امبانی کو 26 فروری کو پیش ہونے کی ہدایت کی ہے۔ سابق آئی اے ایس افسر ای اے ایس سرما نے عرضی داخل کر کے عدالت کی نگرانی میں معاملے کی منصفانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ عرضی گزار نے اسے ہزاروں کروڑ روپے کے عوامی فنڈز کے غلط استعمال کا معاملہ قرار دیا ہے۔ عرضی میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ ہیرا پھیری 2007 سے جاری ہے لیکن اس پر اب جا کر ایف آئی آر درج ہوئی ہے۔ اب بھی تحقیقات صحیح طریقے سے نہیں چل رہی ہے۔ عرضی گزار کا کہنا ہے کہ 2013 سے 2017 کے درمیان اے ڈی اے جی کی ذیلی کمپنیوں ریلائنس انفراٹیل اور ریلائنس ٹیلی کام نے اسٹیٹ بینک کی قیادت والے بینکوں کے گروپ سے 31580 کروڑ روپے کا قرض لیا، لیکن اس رقم کا غلط استعمال ہوا۔ ہزاروں کروڑ روپے کا غبن کر لیا گیا۔

بی جے پی رکنِ اسمبلی کا بجٹ پر 'شرمناک' بیان، خواتین و سماجی تنظیموں کا کارروائی کا مطالبہ

جے پور: راجستھان اسمبلی میں بجٹ پر بحث کے دوران بھارتیہ جنتا پارٹی کے رکنِ اسمبلی بہادر سنگھ کولی کے ایک بیان پر سیاسی اور سماجی سطح پر تنازعہ کھڑا ہو گیا ہے۔ ان کے بیان کو خواتین مخالف اور پدرانہ سوچ کی عکاسی قرار دیتے ہوئے متعدد خواتین اور سماجی تنظیموں نے ان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ بحث کے دوران بہادر سنگھ کولی نے موجودہ حکومت کے بجٹ کی تعریف کرتے ہوئے اس کا موازنہ 'چھورے (لڑکے) کی پیدائش' سے کیا، جبکہ سابق کانگریس حکومت کے آخری بجٹ کو 'چھوری (لڑکی) کی پیدائش' سے تشبیہ دی۔ ان کے اس تبصرے کے بعد ایوان میں بھی اعتراضات اٹھائے گئے اور اپوزیشن جماعت کانگریس نے اسے نامناسب قرار دیا۔ تنظیموں کی جانب سے اسمبلی کے اسپیکر واسودیو دیونانی کے نام ایک یادداشت پیش کی گئی ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ رکنِ اسمبلی کی جانب سے دی گئی یہ مثالیں پدرانہ ذہنیت کی عکاس ہیں اور خواتین کی وقار کے منافی ہیں۔ یادداشت میں اس بات پر زور دیا گیا کہ ایوانِ اسمبلی جیسے باوقار مقام پر اس طرح کی تشبیہات دینا نہایت تشویش ناک ہے اور اس سے غلط سماجی پیغام جاتا ہے۔

بہادر سنگھ کولی نے بحث کے دوران کہا تھا کہ موجودہ حکومت نے اپنے پہلے بجٹ میں 'چھورا پیدا کیا'، دوسرے بجٹ میں بھی 'چھورا پیدا کیا' اور تیسرے بجٹ میں بھی یہی تسلسل برقرار رکھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ جو جوانی میں 'چھورا پیدا کرتا ہے' وہ ہمیشہ کام آتا ہے۔ ان کے اس بیان کو سوشل میڈیا اور سیاسی حلقوں میں سخت تنقید کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اپوزیشن کے قائد ٹی ارام جولی نے بھی ایوان میں اس تبصرے کی مذمت کرتے ہوئے اسے شرمناک قرار دیا۔ خواتین تنظیموں کی یادداشت میں کہا گیا ہے کہ بیٹے کو ترجیح دینا اور بیٹیوں کو کمتر سمجھنا ملک کی ایک گہری سماجی برائی رہی ہے، جس کے باعث صنفی عدم توازن، بچیوں کے حقوق سے محرومی اور دیگر مسائل پیدا ہوئے ہیں۔ یادداشت میں مزید کہا گیا ہے کہ جب کوئی منتخب نمائندہ ایسی سوچ کو سیاسی بیان بازی کا حصہ بناتا ہے تو اس سے معاشرے میں یہ تاثر جاتا ہے کہ یہ طرزِ فکر قابلِ قبول ہے۔ تنظیموں نے مطالبہ کیا ہے کہ اسمبلی میں خواتین کی عزت و وقار کو یقینی بنانے کے لیے مناسب اقدام کیا جائے اور متعلقہ رکن کے خلاف کارروائی کی جائے۔

گورکھپور: رمضان کی روح پرور فضا، مساجد آباد، بازاروں میں رونقیں لوٹ آئیں

روزہ بہت سی بیماریوں کا علاج ہے: ڈاکٹر ثنا ٭ ضرورت مندوں کی مدد کریں: علما کرام

گورکھپور، رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ جس کے لیے گزشتہ ایک ہفتے سے گھروں اور مساجد میں تیاریاں جاری تھیں بالآخر شروع ہو گیا، رمضان المبارک لوٹ آیا ہے، اپنے ساتھ سحری وافطار، ذکر، شکر، صبر، برکت، رحمت، تلاوت قرآن، نماز کے ثواب اور روزے کی روحانیت لے کر آیا ہے، ہر طرف رمضان المبارک کا نور جلوہ فرما ہے۔ جمعرات کی صبح لوگوں نے مل کر سحری کھائی، تہجد کی نماز کے بعد فجر کی نماز ادا کی، انہوں نے قرآن پاک کی تلاوت کی، تسبیح پڑھی اور اللہ تعالی کی حمد وثنا کی، مساجد میں سلام پڑھا گیا، لوگ صبح سویرے ہی کے عبادتوں میں لگے رہے اور یہ سلسلہ رات گئے تک جاری رہا، شہر کی ہر مسجد میں نمازیوں کا ہجوم تھا، خواتین نے گھروں میں نماز پڑھی اور قرآن پاک کی تلاوت کی، چونکہ رمضان کے تیس دنوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے رحمت، مغفرت اور جہنم سے آزادی، رحمتوں کا پہلا عشرہ جاری ہے، اللہ تعالی کے بندے اپنے رب العزت کی رحمتوں کے متلاشی ہیں۔ ظہر کی نماز کے بعد لوگوں نے افطاری کے لیے مختلف اشیاء کی خریداری کے لیے بازار کا رخ کیا، گھر میں خواتین افطاری کے مختلف پکوان تیار کرنے لگیں، گھروں اور مساجد میں عصر کی نماز ادا کی گئی، افطار تیار ہونے کے بعد مساجد میں مسافروں اور ضرورت مندوں کے لیے افطار بھیجی گئی، پڑوسیوں میں بھی افطار تقسیم ہوئی، شام کو سب نے مشترکہ دسترخوان پر بیٹھ

دعائیں کیں، کھجور، چپس، چنے، پکوڑے اور پھلوں کی اقسام نے دن بھر کی بھوک مٹا دی۔ افطار کے بعد چھوٹے سے لے کر بوڑھے تک سب نے نماز مغرب ادا کی، تھوڑا آرام کیا، پھر رات کو عشاء، تراویح، وتر اور نفل نمازیں ادا کیں، یہ منظر مہینے بھر جاری رہے گا، جعفرا بازار، نخاس، گھنٹہ گھر، ریتی، شاہ معروف اور دیگر علاقوں میں ماحول دم بھار رہا ہے حالانکہ گھنٹہ گھر میں تعمیراتی کام کے چلتے بازار پر گہرا اثر دیکھنے کو مل رہا ہے، پھر بھی رمضان کی رونقیں آنکھ بھانے والی ہیں، ورمیسیلی، کھجور اور سحری وافطار کے سامان بیچنے والی دکانیں پہلے ہی سے لگائی گئی ہیں، نماز تراویح کے بعد لوگوں کا ہجوم ان کے پاس آتا ہے۔

ڈاکٹر ثنا سنبل نے وضاحت کی کہ روزے میں بہت سی حکمتیں ہیں، روزہ ہمیں بھوک اور پیاس کے درد کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے، جو ہمیں کھانے اور پانی کی قدر کرنے پر ابھارتا ہے اور ہمیں اللہ تعالی کا شکر گزار بندہ بناتا ہے، روزہ بھوکوں اور پیاسوں کے لیے ہمدردی پیدا کرتا ہے، جیسا کہ دولت مند، اپنی بھوک کو یاد کرتے ہوئے، غریبوں اور مسکینوں کی بھوک کو پہچانتے ہیں، روزہ بھوک کو برداشت کرنے کی عادت ڈالتا ہے، اگر کبھی کبھی کھانا میسر نہ ہو تو ہم گھبراتے نہیں اور اللہ تعالی کے ناشکرے نہیں ہوتے، بھوک بہت سی بیماریوں کا علاج ہے، ڈاکٹروں اور حکیموں کا کہنا ہے کہ روزہ کئی بیماریوں کا علاج ہے کیونکہ اس سے ہاضمہ بہتر ہوتا ہے، روزہ بلڈ پریشر، کینسر، فالج، موٹاپا، جلد کے امراض اور دیگر بہت سی بیماریوں کے لیے مفید ہے، جیسا کہ ماہرین کی تحقیق سے ثابت ہوا ہے، روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو صرف انسانوں کی طرف سے ادا کی جاتی ہے، فرشتے اور دیگر مخلوقات اس میں شامل نہیں ہیں، روزہ کی سب سے بڑی حکمت یہ ہے کہ یہ پرہیزگاری کی طرف لے جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے۔

شہر مفتی اختر حسین منانی نے کہا کہ روزہ نظام انہضام کو بہتر بناتا ہے، وزن میں توازن کو فروغ دیتا ہے، بلڈ شوگر اور بلڈ پریشر کو کنٹرول کرتا ہے اور جسم کو ڈیٹاکسائز کرتا ہے، خوش دل کے ساتھ روزہ رکھیں اور اللہ تعالی کے انعام کے مستحق بنیں، کثرت سے عبادت کریں اور اس ماہ رمضان کی برکتوں سے سرفراز ہوں، ضرورت مندوں، پڑوسیوں، یتیموں اور بیواؤں کا خاص خیال رکھیں، ہر ممکن طریقے سے ان کی مدد کریں۔ سٹی قاضی مفتی محمد اظہر شمسی نے بتایا کہ رمضان المبارک کا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا مغفرت اور تیسرا جہنم سے آزادی کا ہے، رمضان المبارک رحمتوں، بھلائیوں اور برکتوں کا مہینہ ہے، اس مہینے میں رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے، نفلی عمل کا ثواب ایک فرض کے برابر ہے اور فرض کا ثواب ستر فرضوں کے برابر ہو جاتا ہے، ضرورت مندوں اور غریبوں کی دل کھول کر مدد کریں، دوسروں کی خدمت میں پیش پیش رہیں، مذہبی اور سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، انتظامیہ کے ساتھ ہر ممکن و جائز تعاون کریں۔ شاہی جامع مسجد تکیہ کولدہ کے امام حافظ آفتاب عالم نے واضح کیا کہ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ عبادت اور ضبط نفس کا وقت ہے، روزے کا بنیادی مقصد اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا، خود نظم وضبط سیکھنا، اور ضرورت مندوں کے ساتھ ہمدردی کرنے کے لیے بھوک اور پیاس کا تجربہ کرنا ہے، رمضان میں نیکیوں اور صدقات کا ثواب کئی گنا بڑھ جاتا ہے، روزہ برائی سے روکتا ہے اور تقویٰ کو فروغ دیتا ہے، دوسروں کو اپنی خوشیوں میں شامل کریں، فلاحی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، ضرورت مندوں کی ضروریات پوری کریں، بھوکوں کو کھانا کھلائیں اور کپڑے پہنائیں اور مخلوق پر رحم کریں۔

دیوبند میں عملی امورِ خانہ داری پروگرام

طالبات کی بھرپور شرکت، ماہرین کا خطاب

دیوبند: 19 /فروری (فیروز خان) مدرسۃ البنات محلہ بیرون کوٹلہ دیوبند میں بچوں کے عملی (پریکٹیکل) امورِ خانہ داری کے عنوان سے ایک بامقصد پروگرام منعقد کیا گیا، جس میں طالبات نے بھرپور جوش وخروش کے ساتھ شرکت کی۔ اس موقع پر ادارہ کی پرنسپل محترمہ شگفتہ پروین نے طالبات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امورِ خانہ داری (گھر کے کام کاج اور انتظام) ایک متوازن، پرسکون اور مستحکم زندگی کے لیے انتہائی اہم ہیں، جنہیں اسلام میں جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ثواب قرار دیا گیا ہے۔ یہ صرف صفائی تک محدود نہیں، بلکہ خاندانی صحت، تربیتِ اولاد، معاشی توازن اور جذباتی سکون کے لیے بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں، جو ایک صحت مند معاشرے کی تشکیل کرتے ہیں۔ پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کرنے والے جامعہ قاسمیہ دارالتعلیم والصنعہ دیوبند کے مہتمم مولانا محمد ابراہیم قاسمی نے کہا کہ اسلام کے احکامات میں کوئی بھی ایک معمولی سا بھی کام یا عمل بیکار وعبث ہرگز نہیں ہے بلکہ قدم قدم اور ہر لمحہ خداوند متعال ہمارے لئے جہاں اعمال کے ثواب واجر کسی نہ کسی بہانے سے انسانوں کے نامۂ اعمال میں خیر وحسنہ لکھنا چاہتا ہے۔ امورِ خانہ داری سے مراد گھر کے معاملات، انتظام وانصرام اور روزمرہ کے کام کاج ہیں، جن میں صفائی، کھانا پکانا، سامان کی ترتیب، بچوں کی دیکھ بھال اور گھر کے دیگر گھریلو کام شامل ہیں۔ یہ گھریلو زندگی کو منظم، آرام دہ اور پرسکون بنانے کی منظم کوشش ہے جس کی اسلام میں بھی بہت اہمیت بتائی گئی ہے۔ مولانا محمد ابراہیم قاسمی کی اہلیہ محترمہ ماجدہ انجم نے بتایا کہ مدرسۃ البنات دیوبند دینی ماحول میں قوم وملت کے بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔ یہ اسکول نہ صرف معیاری تعلیم فراہم کرتا ہے بلکہ طلبہ وطالبات کی عملی واخلاقی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دیتا ہے تاکہ وہ باعمل اور باکردار شہری بن سکیں۔ ادارے کے تمام تعلیمی وتربیتی امور لائقِ احترام پرنسپل محترمہ شگفتہ پروین کی نگرانی میں بحسن وخوبی انجام پا رہے ہیں، جبکہ اساتذہ کی محنت اور لگن سے مدرسہ مسلسل ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ محترمہ صبوحی نشاط، فائزہ نغمہ ندیم، حبیب، زیب، سعدیہ فاطمہ، عثمان اور فاروق وغیرہ نے طالبات کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے ادارے کی تعلیمی وتربیتی خدمات کی تعریف کی۔ پروگرام کے اختتام پر ادارے کی ترقی، طلبہ وطالبات کی کامیابی اور قوم وملت کی بھلائی کے لیے دعا کی گئی۔

مظفر نگر: 80 کروڑ کی سائبر ٹھگی کرنے والے 6 ملزم گرفتار

مظفر نگر 19 فروری (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع مظفر نگر میں تھانہ فوگانا اور سائبر تھانہ کی مشترکہ ٹیم نے تقریباً 80 کروڑ روپے سے زائد کی سائبر ٹھگی میں ملوث گروہ کے چھ شاطر ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس کے مطابق گرفتار افراد کے قبضے سے نو موبائل فون، 12 اے ٹی ایم کارڈ، دو پین کارڈ، ایک آدھار کارڈ، دو چیک بک، ایک پاس بک، ایک بیگ، ایک ماؤس، ایک وائی فائی راؤٹر، کنیکٹنگ کیبل، ایک مانیٹر، ایک سی پی یو، ایک پرنٹر اور 5610 روپے نقد برآمد کیے گئے ہیں۔ تحقیقات میں سامنے آیا ہے کہ برآمد شدہ موبائل فونز اور دیگر ڈیجیٹل شواہد کے ذریعے 150 سے زائد بینک کھاتوں سے تقریباً 80 کروڑ روپے کی دھوکہ دہی سے متعلق 100 سے زیادہ شکایات مہاراشٹر، دہلی، گجرات، تمل ناڈو اور کیرالہ میں درج ہیں۔

اُناؤ میں بورڈ فارم جمع نہ ہونے کا انکشاف

اسکول انتظامیہ پر طلبہ کا سنگین الزام، تحقیقات شروع

اناؤ: 19 فروری (پی این ایس) ضلع میں غیر تسلیم شدہ یا محدود شناخت والے اسکولوں کو چلانے کے حوالے سے ایک بار پھر سنگین مسئلہ سامنے آیا ہے۔ فتح پور چوراسی ڈیولپمنٹ بلاک کے غازی کھیڑا کے رہنے والے کپتان سنگھ کے بیٹے شیام یادو اور ٹانڈہ ساتن کے رہنے والے پوتن کے بیٹے رام سجیون نے شری ٹھاکر پرساد انٹر کالج کے منیجر پر 12ویں بورڈ کے امتحان کے فارم بھرنے میں ناکام رہنے کا الزام لگاتے ہوئے پولس میں شکایت درج کرائی ہے۔ طالب علموں کا دعویٰ ہے کہ اسکول نے ان سے امتحان کی درخواست کے لیے فی طالب علم 200,2 روپے وصول کیے، لیکن ان کے فارم یوپی بورڈ میں جمع نہیں کیے گئے، جس کے نتیجے میں ایک سال ضائع ہوا۔ پولیس شکایت میں دونوں طالب علموں نے کہا کہ وہ 12ویں جماعت کے باقاعدہ طالب علم تھے۔ اسکول انتظامیہ نے بورڈ کے امتحانی فارمز کی فیس بروقت جمع کر لی تھی۔ گزشتہ منگل کو جب وہ اپنے داخلہ لیٹر لینے اسکول پہنچے تو یہ جان کر حیران رہ گئے کہ ان کے بورڈ کے امتحانی فارم نہیں بھرے گئے تھے۔ طلباء نے فوری طور پر پرنسپل سبھاش پال سے ملنے کی کوشش کی لیکن انہیں رسائی سے انکار کر دیا گیا۔ الزام ہے کہ جب انہوں نے ان سے فون پر رابطہ کرنے کی کوشش کی تو پرنسپل نے ان کا فون نمبر بھی بلاک کر دیا۔ اس کے بعد طلباء نے اسکول منیجر مونی پال سے بات کی۔ ان کا الزام ہے کہ منیجر نے واضح جواب دینے کے بجائے انہیں اگلے سال امتحان دینے کا مشورہ دے کر معاملے کو ٹالنے کی کوشش کی۔ طلباء کا کہنا ہے کہ ان کی محنت اور مستقبل پر سمجھوتہ کیا گیا ہے۔ ان کے اہل خانہ بھی اسکول انتظامیہ کے رویے سے برہم ہیں اور اسے سراسر غفلت سمجھتے ہیں۔ معاملے کا ایک اور سنگین پہلو یہ ہے کہ طالب علموں نے الزام لگایا ہے کہ زیر بحث اسکول کو صرف گریڈ 8 تک تسلیم کیا جاتا ہے، جب کہ 12ویں جماعت تک کلاسز دی جا رہی ہیں، اگر یہ الزام درست پایا جاتا ہے تو اس سے نہ صرف ضابطوں کی خلاف ورزی ہوتی ہے بلکہ محکمہ تعلیم کے مانیٹرنگ سسٹم پر بھی سوالات اٹھتے ہیں۔ مقامی رہائشیوں کا کہنا ہے کہ ایسے بہت سے اسکول محدود شناخت کے باوجود اعلیٰ کلاسز دے کر طلباء سے بھاری فیسیں وصول کر رہے ہیں۔ اس سے ڈسٹرکٹ اسکول انسپکٹر کے دفتر کے کردار پر بھی سوالات اٹھتے ہیں، اس بات پر سوال اٹھاتے ہیں کہ مکمل شناخت کے بغیر سکول کس بنیاد پر اعلیٰ کلاسز چلا رہے ہیں۔ والدین نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ ملزمان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور طلباء کے تعلیمی مفادات کا تحفظ یقینی بنایا جائے۔ تعلیمی میدان میں اس طرح کی غفلت نہ صرف طلبہ کے مستقبل کو متاثر کرتی ہے بلکہ نظام کی ساکھ کو بھی داؤ پر لگا دیتی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ تحقیقات میں کیا حقائق سامنے آتے ہیں اور ذمہ داروں کے خلاف کیا کارروائی کی جائے گی۔

متھرا میں خوفناک سڑک حادثہ؛ تیز رفتار کار نہر میں جا گری، چار افراد ہلاک

متھرا: 19 فروری (پی این ایس) مگورہ تھانہ علاقہ سے ایک خوفناک سڑک حادثہ کی خبریں آرہی ہیں۔ بدھ کی دیر رات ایک تیز رفتار کار نہر میں جا گری جس سے چار افراد موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور ریسکیو آپریشن کرتے ہوئے لاشوں کو نہر سے نکال کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ پولیس اب مزید تفتیش میں مصروف ہے۔ خبر کے مطابق کل دیر رات ایک تیز رفتار کار بے قابو ہو کر مگورہ تھانہ علاقہ میں ناگلہ دیویا نہر میں جا گری جس سے چار لوگوں کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی پولیس انتظامیہ جائے وقوعہ پر پہنچی اور لاشوں کو نہر سے نکالا۔ بتایا جا رہا ہے کہ 23 سالہ راہل، 22 سالہ امیت، موہت اور ایک اور دوست متھرا سے راجستھان کے ڈیگ واپس آرہے تھے۔ جب تیز رفتار کار دیویا پہنچی تو موڑ کی وجہ سے انہیں نہر نظر نہ آئی جس کی وجہ سے کار اچانک اس میں جا گری۔ ایس پی رورل سریش چندر راوت نے بتایا کہ مگورہ تھانہ علاقے میں ڈیگ روڈ پر ایک کار بے قابو ہو کر نہر میں گر گئی۔ کار میں سوار افراد موقع پر ہی دم توڑ گئے۔

رفیع احمد قدوائی کے یومِ پیدائش پر خراجِ عقیدت

بارہ بنکی میں ڈاکٹر عمار رضوی کی شرکت

بارہ بنکی (پریس ریلیز): معروف سیاسی تعلیمی وسماجی شخصیت، سابق کارگزار وزیر اعلیٰ اتر پردیش، سابق ڈپٹی اسپیکر اسمبلی، سابق وزیر وقائدِ حزب اختلاف اور رفیع احمد قدوائی میموریل ٹرسٹ کے صدر ڈاکٹر عمار رضوی نے 18 فروری کو عظیم مجاہدِ آزادی اور سابق مرکزی وزیر رفیع احمد قدوائی کی یوم پیدائش کے موقع پر منعقدہ تقریبات میں شرکت کرتے ہوئے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔

یہ پروگرام رفیع احمد قدوائی میموریل ٹرسٹ، مسولی، بارہ بنکی کی جانب سے منعقد کیا گیا، جس میں عوام اور معززین کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ اس موقع پر ڈاکٹر عمار رضوی نے مسولی میں مرحوم رفیع احمد قدوائی کے مزار پر حاضری دی، چادر پوشی کی اور ان کی تصویر پر گل ہائے عقیدت پیش کر کے سورہ فاتحہ پڑھ کر ان کی قومی و ملی خدمات کو یاد کیا۔ تقریب میں موجود عوام نے آزادئ ہند کی جدوجہد میں رفیع احمد قدوائی کی بے مثال قربانیوں اور عوامی خدمات کو نہایت احترام کے ساتھ یاد کیا۔ مقررین نے کہا کہ مرحوم رہنما نے اپنی پوری زندگی ملک کی خدمت، انگریزوں کی غلامی کے خلاف جدوجہد اور عوامی فلاح وبہبود کے لیے وقف کر دی تھی، جس کے باعث آج بھی عوام کے دلوں میں ان کے لیے غیر معمولی محبت پائی جاتی ہے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر عمار رضوی نے کہا کہ رفیع احمد قدوائی کی شخصیت سادگی، دیانت اور عوامی خدمت کی روشن مثال تھی۔ انہوں نے اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ طویل عرصہ اقتدار میں رہنے کے باوجود ان کے خاندان کے پاس ذاتی مکان تک نہیں تھا اور وہ زندگی بھر قرض کے بوجھ کے باوجود عوامی خدمت میں مصروف رہے۔ ان کے دروازے پر آنے والا کوئی شخص کبھی مایوس واپس نہیں لوٹا، جو ان کے بلند کردار اور عوامی وابستگی کا واضح ثبوت ہے۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے مزید کہا کہ آج کے دور میں ایسے بے لوث اور اصول پسند قائدین کی زندگی نئی نسل کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ان کے نظریات، سادگی اور خدمتِ خلق کے جذبے کو اپنی اجتماعی زندگی کا حصہ بنائیں تاکہ معاشرہ مثبت سمت میں آگے بڑھ سکے۔ تقریب میں ڈاکٹر ہارون رضوی، صابق پرنسپل، شیعہ پوسٹ گریجویٹ کالج، لکھنو، وجے بہادر، جمیل حسن نقوی، راگھورام یادو، رکنِ اسمبلی کے نمائندہ للن ورما، ممتاز کامل قدوائی، توقیر قدوائی، مسعود اشرف، سریندر پانڈے، صبا ظہیر، فاطمہ سمیحہ، طارق قدوائی، ستیش سنگھ، کے کے روبیلا سمیت متعدد معزز شخصیات اور علاقے کے عوام کی بڑی تعداد موجود رہی، جنھوں نے مرحوم رہنما کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ تقریب کا ماحول عقیدت، احترام اور قومی یکجہتی کے جذبات سے معمور رہا، جہاں رفیع احمد قدوائی کی جدوجہد اور عوامی خدمات کو یاد کرتے ہوئے ان کے نقشِ قدم پر چلنے کے عزم کا اظہار کیا گیا۔

فیروز آباد میں ہائی ٹینشن لائن کا تار ٹوٹنے سے دو نوجوان جھلس کر ہلاک

فیروز آباد 19 فروری (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع فیروز آباد کے تھانہ ایکا علاقے میں ہائی ٹینشن بجلی لائن کا تار ٹوٹ کر گرنے سے دو نوجوان کرنٹ لگنے کے باعث جھلس کر ہلاک ہو گئے۔ پولیس کے مطابق گاؤں روہا سی پٹی کے رہنے والے بھوپیش (28) اور پردیپ (28) صبح کھیتوں کی جانب جا رہے تھے کہ اچانک ہائی ٹینشن لائن کا تار چنگاری کے ساتھ ٹوٹ کر ان پر گر پڑا۔ تار میں کرنٹ ہونے کے باعث دونوں بری طرح جھلس گئے اور موقع پر ہی دم توڑ دیا۔ واقعے کے بعد گاؤں والوں نے محکمہ بجلی کی مبینہ لاپرواہی پر ہنگامہ کیا اور ذمہ دار افسران کے خلاف کارروائی اور متاثرہ خاندانوں کو معاوضہ دینے کا مطالبہ کیا۔ اطلاع ملنے پر پولیس، تحصیلدار جسرانا اور محکمہ بجلی کے افسران موقع پر پہنچے اور لوگوں کو سمجھا بجھا کر معاملہ پرسکون کیا۔ انتظامیہ کی جانب سے متاثرہ خاندانوں کو مالی امداد دینے اور پانچ پانچ بیگھہ زمین کا پٹہ فراہم کرنے کی یقین دہانی کرائی گئی، جس کے بعد دیہاتیوں نے لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیجنے پر رضامندی ظاہر کی۔ تھانہ انچارج سنجول پانڈے کے مطابق پوسٹ مارٹم کے بعد لاشیں اہل خانہ کے حوالے کر دی گئی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ انتظامی یقین دہانی کے بعد اہل خانہ کی جانب سے کوئی تحریری شکایت درج نہیں کرائی گئی، تاہم پولیس قانونی کارروائی کے عمل میں مصروف ہے۔

معروف شاعر اظہر عنایتی اور ڈاکٹر شعائر اللہ خاں وجیہی کی امروہہ آمد

کاروان خلوص کو پیش کیا صولت لائبریری کا سال نو کا کلنڈر

امروہہ۔ عالمی شہرت یافتہ شاعر اظہر عنایتی اور نامور علمی شخصیت ڈاکٹر شعائر اللہ خاں وجیہی آج اپنے ایک روزہ دورہ پر امروہہ پہنچے جہاں ایک خاص ملاقات اور تبادلہ خیال کے دوران ان اہم شخصیات نے کاروان خلوص کو صولت پبلک لائبریری کا سال نو کا کیلنڈر پیش کیا۔ صدر محبوب حسین زیدی کو یہ نایاب کیلنڈر پیش کرتے ہوئے ممتاز نثر نگار، محقق اور دانشور ڈاکٹر شعائر اللہ خاں وجیہی نے بتایا کہ مذکورہ کیلنڈر کے ہر ماہ کے الگ الگ صفحہ پر قدیمی قلمی نسخوں کی تاریخ کو بیان کیا گیا ہے۔ دونوں ہی شخصیات کی امروہہ آمد پر رامپور اور امروہہ کی قدیمی روایت کے ساتھ ادب اور تہذیب کے حوالہ سے تبادلہ خیال ہوا۔ اس دوران کاروان خلوص کے صدر سید محبوب حسین زیدی نے کہا کہ شہر رامپور اور امروہہ کے ادبی پس منظر کی جب بھی بات کی جاتی ہے تو عام طور سے اردو شاعری کا ذکر ہوتا ہے اور یہ سچ بھی ہے کہ دہلی اور لکھنؤ جیسے بڑے شہروں کے بعد رامپور بھی اردو شاعری کا اہم مرکز رہا ہے۔ یہاں ہر دور میں نامور شخصیات پیدا ہوتی رہی ہے جنہوں نے اس شہر کا نام روشن کیا ہے اور عصرِ حاضر میں یہ ذمہ داری عالمی شہرت کے مالک شاعر اظہر عنایتی بحسن خوبی انجام دے رہے ہیں۔ مہمان شاعر اظہر عنایتی نے اس دوران کہا کہ رامپور اور امروہہ کے درمیان قدیمی رشتہ ※ ہے اور کاروان خلوص آج بھی اس رشتہ کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ رامپور کی معزز شخصیات مسلسل نواب منزل میں آراستہ ہونے والی ادبی محافل کی رونق بنتی ہے اور اراکین کاروان خلوص رامپور کی ادبی محفل میں شرکت کر کے محفل کے نور میں اضافہ کر دیتے ہے۔ ڈاکٹر شعائر اللہ خاں وجیہی دونوں ہی شہر نے صرف شاعری ہی کو فروغ نہیں دیا بلکہ یہاں علم وادب کے ہر میدان میں کارہائے نمایاں انجام دیے گئے البتہ امروہہ اور رامپور دونوں ہی جگہ شعراء کی کثرت رہی اسی لیے شاعری کو نمایاں طور پر پیش کیا جاتا رہا۔

چھ سالہ محمد معظم ومحمد مکرم نے ایک سال میں ناظرۂ قرآن مکمل کیا

زید پور، بارہ بنکی۔ قرآنِ کریم وہ عظیم الشان کتاب ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا مقدس کلام ہے جسے ہر عمر کا انسان چاہے بوڑھا ہو، جوان ہو یا کمسن بچہ نہایت عقیدت و محبت کے ساتھ پڑھتا اور یاد کرتا ہے۔ ننھے بچے بھی اپنی معصوم اور توتلی زبان میں اللہ کے اس پاک کلام کی تلاوت کر کے اس کی رضا وخوشنودی حاصل کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ اسی سلسلے میں محلہ چھیدا کٹرہ کے معروف سماجی کارکن اور کانگریس کے سینئر لیڈر الحاج عبدالرشید انصاری کے چھ سالہ پوتے محمد معظم اور محمد مکرم بن عبدالواحد نے صرف ایک سال کی قلیل مدت میں ناظرۂ قرآن مکمل کر کے ایک قابلِ فخر مثال قائم کی ہے۔ دونوں بچوں نے نہایت محنت، لگن اور شوق کے ساتھ قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کی اور کامیابی کے ساتھ اس کی تکمیل کی۔ ان دونوں بچوں کی خاص بات یہ ہے کہ یہ جڑواں بھائی ہیں اور ذہانت وصلاحیت میں بھی ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہیں۔ ایک بچہ اپنے دادا کے پاس زید پور میں رہتا ہے جبکہ دوسرا اپنے نانا کے یہاں فتح پور میں مقیم ہے مگر اس کے باوجود دونوں نے ایک ساتھ نورانی قاعدہ شروع کیا، ایک ساتھ مکمل کیا، اور پھر قرآنِ کریم کی تعلیم بھی بیک وقت شروع کر کے ایک ساتھ ہی مکمل کی۔ اہلِ خانہ اور علاقے کے لوگوں نے دونوں بچوں کی اس شاندار کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں مبارکباد دی ہے اور ان کے روشن مستقبل کے لیے دعائیں کی ہیں۔ یہ کامیابی نہ صرف ان کے خاندان بلکہ پورے علاقے کے لیے باعثِ مسرت وافتخار ہے۔ اس موقع پر نانا ضمیر الدین، چاچا عبدالصبور انصاری، محمد سفیان، حافظ محمد فیضان، نجم الحسن انصاری، حفیظ ممبر، محمد ضمیر، محمد غفران سمیت لوگوں نے معصوم بچوں کو مبارکباد پیش کیا۔

نوئیڈا کے متعدد اسکولوں کو بم سے اڑانے کی دھمکی، سی بی ایس ای امتحانات کے دوران خوف وہراس

نوئیڈا: 19 فروری (پی این ایس) نوئیڈا میں اس وقت افراتفری کی صورتحال پیدا ہو گئی جب شہر کے ایک درجن سے زیادہ اسکولوں کو بم سے اڑانے کی دھمکی پر مبنی ای میل موصول ہوئی۔ یہ واقعہ ایسے وقت پیش آیا جب مرکزی ثانوی تعلیمی بورڈ یعنی سی بی ایس ای کے سالانہ امتحانات جاری ہیں۔ امتحانی عمل کے دوران اس طرح کی اطلاع ملنے سے طلبہ، والدین اور اسکول انتظامیہ میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ ذرائع کے مطابق جمعرات کی صبح کئی نجی اسکولوں کی سرکاری ای میل آئی ڈی پر دھمکی آمیز پیغام بھیجا گیا، جس میں اسکول کی عمارتوں کو بم سے نشانہ بنانے کی بات کہی گئی تھی۔ اطلاع ملتے ہی متعلقہ اسکولوں نے فوری طور پر مقامی پولیس اور ضلعی انتظامیہ کو آگاہ کیا۔ احتیاطی اقدام کے طور پر بعض اسکولوں میں طلبہ کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا، جبکہ کچھ مقامات پر سخت سکیورٹی کے حصار میں امتحانات جاری رکھے گئے۔ اطلاع کے فوراً بعد پولیس، سکیورٹی فورسز، ڈاگ اسکواڈ اور بم ناکارہ دستے موقع پر پہنچ گئے۔ اسکول کیمپس کے ہر حصے کی باریک بینی سے تلاشی لی جا رہی ہے تاکہ کسی بھی مشتبہ شے کی موجودگی کی تصدیق کی جا سکے۔ حکام کے مطابق اب تک کسی بھی اسکول سے دھماکہ خیز مواد برآمد ہونے کی تصدیق نہیں ہوئی ہے، تاہم مکمل جانچ تک احتیاطی تدابیر برقرار رکھی جائیں گی۔ پولیس کی سائبر سیل ٹیم بھی سرگرم ہو گئی ہے اور دھمکی آمیز ای میل کی تکنیکی جانچ کر رہی ہے۔ ای میل کس آئی ڈی سے بھیجی گئی، سرور کہاں کا ہے اور اس کی لوکیشن کیا ہے، ان تمام پہلوؤں کی چھان بین کی جا رہی ہے۔ حکام نے بتایا کہ اس سے قبل بھی اس نوعیت کی فرضی دھمکیاں موصول ہو چکی ہیں، جن میں تفتیش کے بعد کوئی حقیقی خطرہ سامنے نہیں آیا تھا، تاہم اس بار بھی کسی قسم کی کوتاہی نہیں برتی جا رہی۔ انتظامیہ نے والدین سے اپیل کی ہے کہ وہ افواہوں پر دھیان نہ دیں اور صبر وتحمل کا مظاہرہ کریں۔

گورکھپور: روشنی پانے گئے تھے اندھیرا لے آئے، 'آئی کیمپ' نے چھینی 9 بزرگوں کی آنکھوں کی روشنی

گورکھپور: 19 فروری (پی این ایس) ضلع مجسٹریٹ دیپک مینا نے بتایا کہ اسپتال کو فوری طور پر بند کر دیا گیا ہے اور ایک مجسٹریل انکوائری قائم کر دی گئی ہے۔ رپورٹ آنے کے بعد قصورواروں خلاف مزید قانونی کارروائی بھی کی جائے گی۔ گورکھپور کے سکری گنج میں واقع 'نیو راجیش ہائی ٹیک ہاسپٹل' میں یکم فروری کو منعقدہ آئی کیمپ کے دوران 30 مریضوں کی آنکھوں کا آپریشن کیا گیا تھا۔ آپریشن کے محض 24 گھنٹے بعد ہی مریضوں کی آنکھوں میں شدید انفیکشن پھیلنے لگا، جس کی وجہ سے 18 لوگوں کی حالت بگڑ گئی۔ مناسب علاج نہ ملنے کی وجہ سے ان میں سے 9 مریضوں نے اپنی آنکھوں کی روشنی ہمیشہ کے لیے کھو دی۔ انتظامیہ نے معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے اسپتال کے آئی ڈپارٹمنٹ کو سیل کر دیا ہے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مجسٹریٹ انکوائری کا حکم دیا ہے۔ متاثرہ خاندانوں کے مطابق اسپتال سے گھر لوٹنے کے بعد ہی آنکھوں سے خون اور مواد (پیپ) گرنا شروع ہو گیا تھا۔ اندار ی کے رہنے والے سنجے سنگھ نے بتایا کہ ان کے والد کی آنکھ سے خون بہنا بند نہیں ہوا، جس کے بعد انہیں وارانسی اور پھر دہلی جانا پڑا۔ ایک دیگر خاتون ریکھا نے بتایا کہ ان کی ساس سمیت گاؤں کے کئی لوگ اس کیمپ میں گئے تھے، جہاں آپریشن کے بعد ناقابل برداشت درد اور مواد کا مسئلہ شروع ہو گیا۔ کئی مریضوں کی حالت اس قدر خراب تھی کہ ڈاکٹروں کو ان کی آنکھیں تک نکالنی پڑیں۔ ذرائع کے مطابق محکمہ صحت کی ابتدائی جانچ اور کلچر رپورٹ میں شدید انفیکشن کی تصدیق ہوئی ہے۔ گورکھپور کے سی ایم او ڈاکٹر راجیش جھا نے بتایا کہ 4 فروری کو واقعے کی اطلاع ملتے ہی ضلعی سطح کی کمیٹی تشکیل دے دی گئی تھی۔ بی آر ڈی میڈیکل کالج کے مائکرو بایولوجی شعبے کی ٹیم نے اسپتال کا معائنہ کیا۔

یوپی بجلی کے نرخ نہ بڑھانے والی پہلی ریاست بنی

ریکارڈ بجلی کی فراہمی، 24 گھنٹے سپلائی، 724 یونٹ فی شخص

لکھنؤ۔ یوپی کے وزیر توانائی اے کے شرما نے کہا کہ پچھلے چھ سالوں میں ریاست میں بجلی کے نرخ نہیں بڑھائے گئے ہیں۔ بجلی کے نرخ نہ بڑھانے والا یوپی ملک کا واحد ریاست ہے۔ وزیر توانائی نے بتایا کہ چھ سال سے بجلی کے نرخ نہیں بڑھے ہیں، گھریلو صارفین کا ٹیرف ملک کے دیگر ریاستوں سے کم ہے، اور عوام کو 24 گھنٹے بجلی فراہم کی جارہی ہے۔ فی شخص بجلی کی کھپت 724 یونٹ ہے، جو پہلی بار ہوا ہے۔ وہ یہ بیان اسمبلی میں رول 56 کے تحت پیش کیے گئے ملتوی قرارداد کے جواب میں دے رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ پہلے زیادہ سے زیادہ بجلی کی طلب 12 ہزار میگاواٹ تھی، اب 31 ہزار میگاواٹ کی فراہمی عبور کرگئی ہے۔ بجلی کی تقسیم کمپنیوں کی ریٹنگ میں بہتری آئی ہے، اور ملک گیر سروے میں پہلی بار پیداوار اور ٹرانسمیشن میں ایوارڈ حاصل ہوا ہے۔ سولر توانائی کی پیداوار 28 ہزار میگاواٹ ہے، اور 45 لاکھ سے زیادہ صارفین نے ریلیف اسکیم کا فائدہ اٹھایا، جس سے کمپنیوں کو 8 ہزار کروڑ سے زیادہ آمدنی حاصل ہوئی۔ شکایات کم کرنے کے لیے ٹیکنالوجی استعمال کی جارہی ہے۔ بلنگ اور اسٹیٹ میٹ کے مسائل پر سب ارکان نے سوال اٹھائے، اور اب اس میں تبدیلی کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں سمارٹ میٹر کا انتظام کیا گیا ہے، جس میں کوئی خرابی نہیں پائی گئی۔ وزیر نے کہا کہ توانائی کے شعبے میں بلا ضرورت پرائیوٹائزیشن کا شور مچانے کی ضرورت نہیں۔ پہلے سماج وادی پارٹی کے دور میں توانائی کے شعبے میں پرائیویٹ کمپنی آئی۔ کسی بھی قدم میں عوام اور ملازمین کے مفاد کو مدنظر رکھا جائے گا۔ اس سے قبل سماج وادی پارٹی کے رکن اسمبلی فہیم احمد نے کہا کہ پوروانچل اور دکشنچل کا پرائیویٹائزیشن بالکل غلط ہے۔ انہوں نے پرائیویٹائزیشن کے عمل کو روکنے، بجلی کے نرخوں میں تجویز کردہ اضافہ واپس لینے، سمارٹ میٹر اور بلنگ سے متعلق کسانوں کی جانچ کرانے کی مانگ کی۔ الزام لگایا کہ 15 لاکھ سے زیادہ صارفین کے سمارٹ میٹر جانچ میں ناکام ہوئے ہیں۔ رکن اسمبلی پنکج پٹیل اور ایچ این پٹیل نے کہا کہ بجلی کمپنیوں کی جانب سے مختلف چارجز لیے جارہے ہیں، 10 ہزار سے زیادہ بل ہونے پر کنکشن منقطع کیا جاتا ہے اور پھر وصولی کی جاتی ہے۔

یوپی 'قدرتی کھیتی کا ہب' بننے کی جانب گامزن

لکھنؤ 19 فروری (یو این آئی) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں اتر پردیش حکومت نے مشن موڈ میں قدرتی کھیتی کو فروغ دینے کے لیے بڑی پہل کی ہے۔ فعال حکمت عملی کے تحت ریاست کے تمام 75 اضلاع میں قدرتی کھیتی کا دائرہ بڑھا کر 94,300 ہیکٹیئر تک پہنچادیا گیا ہے، جسے جلد ہی ایک لاکھ ہیکٹیئر تک لے جانے کا ہدف ہے۔ اس وسیع مہم کے تحت بندیل کھنڈ پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے، جہاں ہدفی پروگراموں کے ذریعے قدرتی کھیتی کو ایک کامیاب ماڈل کے طور پر فروغ دیا جارہا ہے۔ کیمیائی کھادوں پر انحصار کم کرنے اور پائیدار زرعی نظام قائم کرنے کے لیے حکومت قدرتی کھیتی پر زور دے رہی ہے۔ ریاستی حکومت نے بندیل کھنڈ کے اضلاع جھانسی، للت پور، جالون، ہمیر پور، مہوبہ، باندہ اور چترکوٹ میں 23,500 ہیکٹیئر رقبے پر گائے پر مبنی قدرتی کھیتی کا خصوصی پروگرام شروع کیا ہے۔ اس خطے میں قدرتی کھیتی کو فروغ دے کر زراعت کو زیادہ پائیدار اور منافع بخش بنانے کی سمت میں ٹھوس اقدامات کیے جارہے ہیں۔ 'جیومرت' اور 'گھنجیومرت' جیسے قدرتی محلولوں کے استعمال سے کیمیائی کھادوں اور زرعی ادویات پر انحصار کم ہوگا، جس سے کاشتکاری کی لاگت گھٹے گی اور کسانوں کی آمدنی میں اضافہ ممکن ہوگا۔ حکومت کی توجہ کم لاگت اور زیادہ منافع والے زرعی ماڈل پر مرکوز ہے۔ گئوسیوا کمیشن کے چیئرمین شیام بہاری گپتا نے کہا کہ قدرتی کھیتی مٹی کی ساخت کو بہتر بناتی ہے اور پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت میں اضافہ کرتی ہے۔ ان کے مطابق یہ پہل بندیل کھنڈ سمیت کم بارش والے علاقوں میں زراعت کو زیادہ پائیدار بنانے میں مددگار ثابت ہوگی اور علاقائی زرعی معیشت کے لیے گیم چینجر بن سکتی ہے۔ حکومت کسانوں کو قدرتی کھیتی کی تکنیک سے جوڑنے کے لیے بڑے پیمانے پر تربیتی پروگرام بھی چلارہی ہے۔ ان اقدامات سے قدرتی زرعی نظام کو مرکزی دھارے میں لانے اور کسانوں کو خود کفیل بنانے میں مدد مل رہی ہے۔ قدرتی مصنوعات کی برانڈنگ اور ماحول دوست زرعی نظام کے فروغ سے نہ صرف کسانوں کی آمدنی بڑھے گی بلکہ انسانی صحت اور ماحولیاتی تحفظ کو بھی تقویت ملے گی۔ شیام بہاری گپتا نے کہا کہ یوگی حکومت کی دور اندیش پالیسیوں کے باعث اتر پردیش تیزی سے قدرتی کھیتی کی سمت میں آگے بڑھ رہا ہے اور بندیل کھنڈ اس تبدیلی کا اہم مرکز بن کر ابھر رہا ہے۔

شارب ردولوی ایوارڈ کی تاریخ کے تعین کیلئے ایک میٹنگ

لکھنو: پروفیسر شارب ردولوی، پروفیسر شمیم نکہت کے خوابوں کی تعبیر شعاع فاطمہ گرلس انٹر کالج (فیض اللہ گنج لکھنو) میں امسال شارب ردولوی ایوارڈ کی تاریخ کے تعین کے لئے ایک میٹنگ کا انعقاد ڈاکٹر عمار رضوی کی صدارت میں کیا گیا۔ جس میں پروفیسر عباس رضا نیر، ڈاکٹر یاسمین انجم، پروفیسر ریشماں پروین، تقدیس فاطمہ، عاصم رضا، ڈاکٹر موسی رضا نے شرکت کی۔ نیز شعاع فاطمہ چیریٹیبل ٹرسٹ کے صدر محمد شاہد حسنین (چندی گڑھ) پروفیسر شہزاد انجم (جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی)، پروفیسر محمد کاظم (دہلی یونیورسٹی)، ڈاکٹر خان احمد فاروق (حلیم پی جی کالج کانپور) نے آن لائن شرکت کی سب کی متفقہ رائے اور مشورے سے 5، اپریل 2026 تیسرے شارب ردولوی ایوارڈ کے انعقاد کی تاریخ طے کی گئی۔ ممبران کی اطلاع کے مطابق شارب ردولوی میموریل خطبہ کے لئے پروفیسر خالد اشرف (دہلی) سے گذارش کی گئی تھی جسے انھوں نے بخوشی منظور کرلیا ہے چنانچہ امسال پروفیسر خالد اشرف شارب ردولوی میموریل لکچر پیش کریں گے۔ اس میٹنگ میں شارب ردولوی کی کتابوں کے کے سلسلے میں بھی تبادلہ خیال کیا گیا کہ جلد ہی ان کی ادھوری کتابوں کو بھی منظر عام پر لایا جائے۔ ساتھ ہی اس پر بھی غور کیا گیا کہ شعاع فاطمہ گرلس انٹر کالج میں شارب ردولوی کی یاد میں ایک میموریل قائم کیا جائے کہ آنے والی نسلیں اس سے استفادہ کر سکیں۔ گزشتہ پروگرام کی کامیابی کے پیش نظر ممبران نے اس بات کی قوی امید ظاہر کی کہ اس پروگرام میں بھی شارب ردولوی کے چاہنے والوں سے ہال بھرا ہوگا۔

محکمہ فروغ ہنر مندی سے براہِ راست سرکاری نوکری کا کوئی انتظام نہیں: کپل دیو

لکھنؤ:19 فروری (یو این آئی) اتر پردیش کے پیشہ ورانہ تعلیم، فروغ ہنر مندی اور صنعت کاری کے مملکتی وزیر (آزاد چارج) کپل دیو اگروال نے اسمبلی میں سوالات کے جواب دیتے ہوئے واضح کیا کہ محکمہ فروغ ہنر مندی کے تحت براہِ راست سرکاری ملازمت دینے کا کوئی انتظام موجود نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری خدمات میں تقرریاں صرف مسابقتی امتحانات کے ذریعے ہی ہوتی ہیں اور یہی نظام تمام تعلیمی اور تربیتی اداروں پر یکساں طور پر نافذ ہوتا ہے۔ وزیر نے بتایا کہ محکمہ کی بنیادی توجہ نوجوانوں کو صنعتوں کی ضروریات کے مطابق مہارت کی تربیت دے کر روزگار کے قابل بنانا ہے۔ مختلف صنعتی تنظیموں اور انڈسٹری ایسوسی ایشنز کے ساتھ باقاعدہ تال میل قائم کرکے تربیت یافتہ نوجوانوں کو نجی شعبے میں روزگار کے مواقع فراہم کرنے کی سمت میں کام کیا جارہا ہے۔ تربیتی شراکت داروں کو ہدف دیا گیا ہے کہ کم از کم 70 فیصد تربیت یافتہ نوجوانوں کو روزگار سے جوڑا جائے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ نوجوانوں کو براہِ راست روزگار سے منسلک کرنے کے لیے ہر نوڈل آئی ٹی آئی میں ماہانہ روزگار میلے منعقد کیے جاتے ہیں، جبکہ ہر تین ماہ بعد ڈویژنل سطح پر روزگار میلے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پورے صوبے میں پانچ بڑے روزگار میلوں کے انعقاد کی بھی منصوبہ بندی کی گئی ہے، جن میں معروف کمپنیوں کی شرکت یقینی بنائی جائے گی۔ کپل دیو اگروال نے کہا کہ حکومت کا مقصد نوجوانوں کو خود کفیل بنانا ان کا اعتماد بڑھانا اور انہیں ہنر مند بنا کر روزگار فراہم کرنا ہے۔ محکمہ فروغ ہنر مندی کی مختلف اسکیموں کے ذریعے نوجوانوں کو وسیع مواقع فراہم کرکے انہیں با اختیار بنانے کے لیے حکومت پوری طرح پر عزم ہے۔

یوپی قانون ساز کونسل میں کیشو پرساد موریہ نے اپوزیشن کو آڑے ہاتھوں لیا

لکھنؤ:19 فروری (یو این آئی) اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے جمعرات کو قانون ساز کونسل کے اجلاس کے دوران سماج وادی پارٹی پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر پارٹی نے اپنے دور حکومت میں بہتر کام کیا ہوتا تو آج اپوزیشن میں نہ بیٹھی ہوتی۔ یہ تبصرہ وقفہ سوالات کے دوران اس وقت سامنے آیا جب ایس پی کے رکن آشوتوش سنہا نے وارانسی میں کاشی وشوناتھ کوریڈور سے متعلق اراضی خریداری پر سوال اٹھایا۔ سنہا نے الزام لگایا کہ ابتدا میں منصوبے کے لیے زمین ایک ٹرسٹ کے نام پر خریدی گئی، لیکن بعد میں لین دین گورنر کے نام پر کیا گیا۔ جواب میں موریہ نے کہا کہ ایس پی حکومت کے دوران سالانہ تقریباً 77 لاکھ عقیدت مند مندر آتے تھے، جبکہ اب یہ تعداد بڑھ کر 17 کروڑ ہوگئی ہے۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ آشوتوش بھی جانتے ہیں کہ حکومت اچھا کام کررہی ہے، مگر وہ یہ بات اس لیے کہہ رہے کیونکہ انہیں ڈانٹ پڑ سکتی ہے۔ اگر آپ نے اچھا کام کیا ہوتا تو آج وہاں نہ بیٹھے ہوتے۔ اب آپ کو یہاں آنے کے لیے 1947 تک انتظار کرنا ہوگا۔ اجلاس کے دوران دیگر ارکان نے بھی مختلف مسائل اٹھائے جن کا متعلقہ وزراء نے جواب دیا۔ سنہا نے وارانسی میں گنگا پر سرکاری اور نجی کروز سروسز کے آپریشن پر بھی سوال کیا۔ جواب سے غیر مطمئن ہونے پر چیئرمین کنور منویندر سنگھ نے حکام کو دریا میں آلودگی مخالف اصولوں پر سختی سے عمل درآمد یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ ضابطہ 39 (الف) کے تحت ٹیچر گروپ کے دھرو کمار ترپاٹھی نے رائے بریلی کے واسی نقوی نیشنل انٹر کالج کے قائم مقام پرنسپل کو گزشتہ 43 ماہ سے تنخواہ نہ ملنے کا معاملہ اٹھایا۔ چیئرمین نے 15 دن کے اندر تحقیقات کا حکم دیتے ہوئے معاملہ کمرشلائزیشن آف ایجوکیشن کمیٹی کو بھیج دیا۔ ایس پی ارکان لال بہاری یادو، کرن پال کشیپ، راجندر چودھری، من سنگھ یادو، مکل یادو، آشوتوش سنہا اور بلرام یادو نے ریاست میں کسانوں کے ساتھ مبینہ امتیازی سلوک کا مسئلہ بھی اٹھایا۔ وزیر زراعت سوریا پرتاپ شاہی کے جواب کے بعد ایس پی ارکان نے عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے واک آؤٹ کیا، جبکہ چیئرمین نے التوا کی تحریک مسترد کردی۔ ایک اور تحریک میں آزاد ارکان راج بہادر سنگھ چندیل اور ڈاکٹر آکاش اگروال نے غیر امداد یافتہ اسکولوں کے اساتذہ اور عملے کے لیے خصوصی مراعاتی پیکیج کا مطالبہ کیا۔ مملکتی وزیر (آزادانہ چارج) گلاب دیوی نے اس پر جواب دیا، جس کے بعد چیئرمین نے تحریک التوا مسترد کرتے ہوئے معاملہ حکومت کو ضروری کارروائی کے لیے بھیج دیا۔ اسی طرح امیٹھی کے جامون میں ریونیو ریکارڈ میں درج اراضی پر سرکاری انٹر کالج قائم کرنے سے متعلق بھی معاملہ اٹھایا گیا۔ حکومت نے مناسب کارروائی کا یقین دلایا اور چیئرمین نے تحریک التوا مسترد کرتے ہوئے معاملہ حکومت کے حوالے کردیا۔

مہنگائی کے باوجود رمضان المبارک میں بازاروں کی رونق میں اضافہ

لکھنؤ:19 فروری (پی این ایس) رمضان المبارک کا آج پہلا دن تھا، بازاروں، مسجدوں اور محلوں کی رونق میں بتدریج اضافہ ہوتا جارہا ہے، جو مسجدیں خالی پڑی تھیں آج رمضانی نمازیوں سے بھری ہوئی تھیں۔ لوگ صبح وشام عبادت اور نماز تراویح کے نورانی مشاغل میں مصروف ہونے لگے ہیں۔ پوری راجدھانی خاص کر پرانے لکھنؤ کا ماحول یکسر نورانی ہوگیا ہے۔ گھروں کے معمولات زندگی تبدیل ہونے لگے ہیں، عبادت وریاضت، تسبیح اور تلاوت واللہ کیلئے مقررہ مدت تک بھوکے پیاسے رہ کر اس کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش تیز کردی گئی ہیں۔ اس دوران اشیاء افطاری فروخت کرنے والوں کی دکانیں شہر کی پٹریوں وگلیوں ومحلوں میں سجادی گئی ہیں۔ کھجور، سیب، کیلے، پکوڑے اور چھولے وجلیبیوں کی اضافی دکانیں سڑکوں کے کنارے آراستہ ہوگئیں۔ موسم کی شدت کے باوجود، بچے، جوان، ضعیف اور مرد وخواتین روزے کا بھرپور اہتمام کررہے ہیں۔ لیکن اس مبارک رمضان کے مہینے میں بڑھتی ہوئی مہنگائی اور کساد بازاری سے لوگ حیران وپریشان ہیں، لیکن تب بھی روزے دار رمضان کی برکت سے فائدہ اٹھانے میں ذرا بھی نہیں ہچکچارہے ہیں۔

لکھنؤ میں کانگریس کا اسمبلی گھیراؤ، منریگا بچاؤ تحریک کے تحت احتجاج

ستیاگرہ اور سابق وزراء کو خراجِ عقیدت، سماجی وتعلیمی اقدامات کی یاد

لکھنؤ میں کانگریس کے منریگا بچاؤ سنگرام کے تحت اسمبلی گھیراؤ کے دوران کانگریس رہنماؤں نے صوبائی صدر اجے رائے کی قیادت میں صوبائی صدر دفتر کے سامنے راشٹر پیتا مہاتما گاندھی کی مورتی کے سامنے سچائیگرہ کر کے احتجاج کیا۔ سچائیگرہ میں ریاستی اسمبلی میں اپوزیشن کے لیڈر پرمود تیوری، لیڈر آف لیجنز آرادھنا مشرا مونا، رکن اسمبلی ویرندر سنگھ، ضلع صدر رودر دامن سنگھ ببلو، شہر صدر امت سریواستو تیاغی سمیت کئی دیگر اعلیٰ رہنما موجود تھے۔ کانگریس کے دفتر سے موصولہ معلومات کے مطابق یہ سچائیگرہ پرامن طریقے سے تمام اضلاع میں کیا گیا۔ اجے رائے نے کہا کہ کانگریس کارکنوں پر لاٹھی چارج کر کے حکومت نے اپنی آمریت دکھائی ہے، جسے کارکن برداشت نہیں کریں گے۔ آج کا سچائیگرہ اسی جمہوری روایت کی علامت ہے۔ اگر حکومت اپنے دباؤ والے اقدامات بند نہیں کرتی تو کانگریس پورے صوبے میں وسیع عوامی تحریک شروع کرنے پر مجبور ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت نہ صرف کسان ومزدور مخالف ہے بلکہ ملک کی بنیادی جمہوری اقدار کے بھی خلاف ہے۔ حکومت فی الحال صرف ناپسندیدگی کی بنیاد پر مدارس کی جانچ کروارہی ہے، جو ان کی خوشنودی کی سیاست کا حصہ ہے، اور یہ ناپسندیدگی اور تعصب پر مبنی کارروائی فوری طور پر بند ہونی چاہیے۔ سینئر رہنما پرمود تیوری نے کہا کہ بی جے پی حکومت کے اشارے پر مظاہرہ سے دو دن پہلے پولیس وانتظامیہ کی طرف سے کارکنوں کو مظاہرے میں شامل نہ ہونے دینے کے لیے قانونی نوٹس جاری کرنا، ہاؤس آرسٹ اور زبردستی راستے روکنا ظاہر کرتا ہے کہ موجودہ حکومت کانگریس سے ڈری ہوئی ہے اور آمریت پسند رویہ اپنا کر اپنی ناکامی چھپانے کی کوشش کررہی ہے۔ رکن اسمبلی ویرندر چودھری نے کہا کہ منریگا صرف ایک منصوبہ نہیں بلکہ دیہی بھارت کی جامع اقتصادی نظام چلانے کا ستون تھا۔ کرونا کے دوران مہاجر مزدوروں کو روزگار فراہم کر کے منریگا زندگی بخش ثابت ہوئی۔ اس موقع پر سابق رکن اسمبلی ستیش اجمانی، اِنڈل راوت، پھولکنور، پشپندر سریواستو، کیپٹن وشنیشدر مشرا، راجیش سنگھ کالے، ارشی رضا، منیش چودھری، نیہاریکا سنگھ، لالن کمار، ایف۔اے۔ایس۔ چرچل، کے۔کے۔ شکلا، زینت پروین، وسی اللہ خان، مہپ سنگھ، گولو پاٹھک، انوکھلال تیوری، محمد اسرار، سنترات راوت، بِتّن پانڈے، شیو بہادر سنگھ وغیرہ نے بی جے پی حکومت کی دباؤ اور جارحانہ پالیسی کے خلاف سچائیگرہ کر کے احتجاج کیا۔

سابق وزرا کے تحفظ اور دفتر کے لیے ویلفئر سوسائٹی کی درخواست

سابق رکن اسمبلی اور سابق رکن قانون ساز کونسل کی ویلفئر سوسائٹی نے وزیر اعلیٰ کو خط لکھ کر 9 نکاتی مطالبات پر توجہ دلائی، جن پر سابق وزیر اعلیٰ سے ملاقات کے دوران اتفاق ہوا تھا مگر اب تک کارروائی نہیں ہوئی۔ سوسائٹی کے جنرل سکریٹری سابق ایم۔ایل۔سی حاجی سراج مہدی نے کہا کہ سابق وزرا کو مفت سیکیورٹی فراہم کرنے، سرکٹ ہاؤس یا گورنمنٹ کے گیسٹ ہاؤس میں کمرے الاٹ کرنے کے احکام جاری کیے جائیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سابق وزرا کے خطوط کا نوٹس لے کر ان کے جوابات حکومتی سطح سے فراہم کیے جائیں اور سوسائٹی کو دفتر کی عمارت الاٹ کی جائے۔ انہوں نے بتایا کہ سابق عمارت مرحوم صدر رام کرشن دویویدی کے انتقال کے بعد واپس لے لی گئی تھی، اور فوری مناسب کارروائی کی ضرورت ہے۔

لکھنؤ میں احمد حسن کی چوتھی برسی پر خراجِ عقیدت

لکھنؤ 19 فروری: سابق وزیرِ صحت وتعلیم احمد حسن کی چوتھی برسی کے موقع پر احمد حسن ویلفیئر ٹرسٹ کے زیرِ اہتمام ایک دعائیہ نشست کا اہتمام ہوا۔ اس موقع پر ٹرسٹ کے کنوینر ڈاکٹر عبد القدوس ہاشمی نے مرحوم کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کا انتقال قومی، سماجی اور سیاسی سطح پر ایک بڑا خسارہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ احمد حسن کی زندگی دیانت داری، عوامی خدمت اور فلاحِ عامہ کی عملی مثال تھی اور وہ آج کے سیاست دانوں کے لیے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنی عملی زندگی کا آغاز ایک ایماندار اور باوقار پولیس افسر کے طور پر کیا اور بعد ازاں سیاست میں آ کر عوامی خدمت کو اپنا نصب العین بنالیا۔ وہ پانچ مرتبہ رکنِ قانون ساز کونسل منتخب ہوئے اور قائدِ حزبِ اختلاف کونسل کی ذمہ داری بھی سنبھالی۔ پولیس سروس کے دوران انہوں نے نظم ونسق کو مضبوط بنانے کے ساتھ عوام اور پولیس کے درمیان اعتماد کا پل قائم کیا اور معاشرے میں خوف وہراس کے خاتمے کے لیے نمایاں کردار ادا کیا۔ ان کا "پولس افسر سے سیاسی رہنما تک" کا سفر آنے والی نسلوں کے لیے ایک روشن مثال ہے۔ ڈاکٹر عبد القدوس ہاشمی نے کہا کہ مرحوم نے بطور وزیرِ صحت صوبہ کی عوام کو بہتر اور معیاری طبی سہولیات فراہم کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ان کے دور میں عوام کو مؤثر ادویات کی فراہمی یقینی بنائی گئی اور ریاست اتر پردیش سے پولیو کا خاتمہ ہوا۔ انہوں نے مزید کہا کہ مرحوم نے پسماندہ طبقات کے حقوق کے تحفظ اور ان کی فلاح کے لیے نیز معلمین اردو اساتذہ کی ہزاروں کی تعداد میں تقرری و بنکروں کے لیے بجلی فلیٹ ریٹ پر فراہم کیے جانے جیسے اقدامات نے ہزاروں خاندانوں کو معاشی استحکام فراہم کیا، جو ان کی عوام دوستی اور عملی قیادت کا واضح ثبوت ہے۔ دعائیہ اجلاس کے اختتام پر مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لیے خصوصی دعا کی گئی اور اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ ان کے فلاحی مشن اور عوامی خدمت کے جذبے کو آگے بڑھایا جائے گا۔

یوپی: یمنا ایکسپریس وے پر جاپان سٹی اور سنگاپور سٹی بسانے کی تجویز

لکھنؤ:19 فروری (پی این ایس) یمنا ایکسپریس وے صنعتی ترقی اتھارٹی (YEIDA) نے جاپان سٹی اور سنگاپور سٹی کی ترقی کے لیے سرکاری طور پر حکومت کو رسمی تجویز ارسال کی ہے۔ اتھارٹی کے چیف ایگزیکٹو آفیسر آر کے سنگھ نے جمعرات کو ایک بیان میں بتایا کہ 18 فروری بدھ کے روز بھیجے گئے رسمی تجویز میں اتھارٹی نے صوبے کے آبادکاری اور صنعتی ترقی کمشنر کو آگاہ کیا کہ اتھارٹی کے علاقے میں جاپان سٹی اور سنگاپور سٹی کے لیے زمین کی نشاندہی کردی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں منصوبوں کے لیے زمین کے حصول سے متعلق منصوبہ بندی تیار کرلی گئی ہے۔ سنگھ نے بتایا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی مجوزہ جاپان اور سنگاپور دورے کے پیش نظر، اتھارٹی نے جاپان سٹی اور سنگاپور سٹی کے لیے زمین کے علاقے کی نشاندہی کر کے معلومات فراہم کرنے کی توقع کی گئی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ اسی سلسلے میں اتھارٹی نے سیکٹر-5A اور سیکٹر-7 کو ان منصوبوں کے لیے تجویز کیا ہے۔ سنگھ نے کہا کہ اتھارٹی کی بڑی منصوبہ بندی کے تحت گریٹر نوئیڈا میں سیکٹر-7 اور سیکٹر-5A کو کثیر المقاصد صنعتی علاقے کے طور پر نشان زد کیا گیا ہے، اور ان علاقوں میں صنعتی استعمال کے لیے کم از کم 70 فیصد رقبہ مقرر کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تجویز میں کہا گیا ہے کہ ان سیکٹرز کو ایک مربوط صنعتی شہر کے طور پر ترقی دی جاسکتی ہے۔ سنگھ نے بتایا کہ جاپان سٹی کے لیے گریٹر نوئیڈا کے سیکٹر-5A میں 500 ایکڑ رقبہ تجویز کیا گیا ہے، جبکہ سنگاپور سٹی کے لیے سیکٹر-7 میں 500 ایکڑ زمین تجویز کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں منصوبوں کی ترقی ای پی سی (انجینئرنگ، پروکیورمنٹ اور کنسٹرکشن) موڈ پر کی جانے کی تجویز ہے۔

آر ڈی ایس او کے نئے ڈائریکٹر جنرل، پربھاس دنسنا نے عہدہ سنبھال لیا

لکھنؤ۔ پربھاس دنسنا نے 17 فروری 2026 کو آر ڈی ایس او (ریسرچ ڈیزائن اینڈ اسٹینڈرڈز آرگنائزیشن) کے ڈائریکٹر جنرل کے عہدے کا چارج سنبھال لیا ہے۔ وہ انڈین ریلوے ٹریفک سروس (IRTS) کے 1989 بیچ کے افسر ہیں۔ جناب دنسنا نے سیاسیات میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی ہے۔ ڈائریکٹر جنرل/آر ڈی ایس او مقرر ہونے سے قبل وہ ریلوے بورڈ میں پرنسپل ایگزیکٹو ڈائریکٹر، ٹریفک ٹرانسپورٹیشن (ایم) کے عہدے پر خدمات انجام دے رہے تھے، جہاں وہ قومی سطح پر مال برداری کے آپریشنز اور پالیسی معاملات کی نگرانی کررہے تھے۔ جون 2024 سے وہ کنٹینر کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ (کونکور) کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں جز وقتی سرکاری ڈائریکٹر کے طور پر بھی خدمات انجام دے رہے ہیں، جہاں وہ ملٹی موڈل لاجسٹکس اور کنٹینرائزڈ مال برداری سے متعلق اسٹریٹجک فیصلوں میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ پیپاوا ریلوے کارپوریشن لمیٹڈ کے بورڈ میں بھی جز وقتی سرکاری ڈائریکٹر رہ چکے ہیں۔ جناب دنسنا نے 1991 میں انڈین ریلوے سروس میں شمولیت اختیار کی اور تین دہائیوں سے زائد کے اپنے نمایاں کیریئر میں متعدد اہم ذمہ داریاں کامیابی سے نبھائیں۔ وہ ساؤتھ ایسٹرن ریلوے اور ایسٹرن ریلوے میں پرنسپل چیف آپریٹنگ منیجر اور نارتھ ایسٹ فرنٹیئر ریلوے میں پرنسپل چیف کمرشل منیجر کے عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں۔ ان عہدوں پر انہوں نے تجارتی حکمتِ عملی کو مضبوط بنانے اور مال و مسافر آپریشنز کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ سیالدہ ڈویژن کے ڈویژنل ریلوے منیجر کی حیثیت سے انہوں نے وقت کی پابندی میں بہتری لانے اور مضافاتی ریلوے خدمات میں اختراعی اقدامات متعارف کرائے۔ میٹرو ریل کولکاتا میں چیف ٹریفک منیجر کے طور پر اپنے دورِ ملازمت میں انہوں نے خودکار کرایہ وصولی نظام (آٹومیٹڈ فیئر کلیکشن سسٹم) کے نفاذ کی قیادت کی، جس سے مسافروں کی سہولت اور آپریشنل کارکردگی میں نمایاں اضافہ ہوا۔ آر ڈی ایس او کے ڈائریکٹر جنرل کی حیثیت سے جناب دنسنا انڈین ریلوے میں تحقیق، معیاری سازی، جدت اور تکنیکی ترقی کو مزید مضبوط بنائیں گے، جس سے جدید کاری، حفاظتی اقدامات کے فروغ اور صلاحیت میں اضافے کے اہداف کو آگے بڑھانے میں اہم مدد ملے گی۔

رمضان المبارک اپنے جسمانی اور ذہنی نفس کو بھی سمجھنے اور پہچاننے کا مہینہ

لکھنؤ:19 فروری (پی این ایس) یہ مبارک رمضان کا وہ منظر ہے جو ہر سال بڑی خوبصورتی سے نظر آتا ہے۔ رمضان اسلامی سال کے مطابق دوسری ہجری سے شروع ہو کر موجودہ وقت تک اسی خوشی اور پاکیزگی کے ساتھ اپنی شکل کو قائم رکھنے میں کامیاب رہا ہے۔ رمضان دراصل، رب کی رضا میں راضی رہنے کا مہینہ ہے۔ رمضان المبارک میں دس دس دنوں کے تین عشرے بتائے گئے ہیں۔ انہیں تمام مشکلات کے ساتھ جاری رکھا جاتا ہے۔ دنیا کا سب سے پاکیزہ مذہب اسلام جدید دور میں بھی اپنی پرانی روایتوں کو قائم رکھنے میں کامیاب رہا ہے۔ رمضان اس لئے کیونکہ صحیح معنوں میں دیکھا جائے تو اسلام کے پانچ فرائض میں سب سے مشکل اور سب سے طویل عبادت ہے۔ اس میں صرف دن بھر بھوکا ہی رہنا نہیں ہوتا بلکہ ہر پل کو عبادت بنادینا بھی ہوتا ہے۔ ہمارے اخلاق، طرز عمل، بول، چال، کھانا، پینا، اٹھنا-بیٹھنا، یعنی ہماری ہر ہلچل عبادت بن جائے۔ یہی رمضان المبارک کا اصل مقصد ہے۔ رمضان المبارک خود کو تلاش کرنے اور اپنے جسمانی اور ذہنی نفس کو بھی سمجھنے اور پہچاننے کا مہینہ ہے۔ رمضان کے مشکل روزے اور عبادت، بہت مشکل عبادت اور مشکل امتحان ہے۔ آج بھی یہ اپنے مقدس شکل کو قائم رکھنے میں کامیاب رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس دور میں بھی بزرگ، نوجوان اور خواتین بڑی شدت سے ماہ رمضان کا انتظار کرتے ہیں۔ اس کی ایک وجہ تو واضح ہے- آج کے پر آشوب دور میں اپنی مذہبی عقائد کے ساتھ اپنے وجود کو قائم رکھنے کی خواہش ہوتی ہے۔ مذہبی اہمیت کے ساتھ ہی رمضان کا ایک اہم سماجی پہلو بھی ہے۔ اپنی کمائی میں سے غریبوں اور ضرورت مندوں کا حصہ نکالنا۔ اس کو زکوۃ اور فطرہ کہا جاتا ہے۔ تاکہ اس سے کہ ہمارے سماج کے غریب، مجبور اور معذور لوگ بھی اپنی زندگی کی سطح کو بہتر بناسکیں۔ رمضان المبارک کا پاک مہینہ اپنے آس پڑوس کا، اپنے شہر کا اور اپنے ملک کا بھی خیال رکھنے کی سیکھ دیتا ہے۔ اسے رحم اور رحمت کا مہینہ بھی کہا جاتا ہے۔ رحمت رب کی طرف سے اور رحم انسانوں کی طرف سے ہو۔ اسلام کا راستہ نیکی اور امن کا راستہ ہے، اس لئے ہر روزے دار کا فرض ہے کہ وہ اپنے ملک میں امن قائم رکھنے میں وقت ضرور لگائیں۔ یہی رب کا فرمان بھی ہے۔ یہ پاک اور مبارک مہینہ اپنی پوری پاکیزگی کے ساتھ جاری ہے۔

پریاگ راج: مائنر ٹوٹنے سے سینکڑوں بیگھہ فصلیں زیر آب

پریاگ راج 19 فروری (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع پریاگ راج کے تھانہ بارا علاقے میں بگھلا نہر پروجیکٹ کے تحت آنے والی نیبی مائنر اچانک ٹوٹ جانے سے سینکڑوں بیگھہ زرعی زمین زیر آب آگئی۔ تیز بہاؤ کے ساتھ کھیتوں میں داخل ہونے والے پانی سے گندم، سرسوں، چنا اور دیگر دالوں کی فصلیں تباہ ہو گئیں، جس سے کسانوں کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ کسانوں کے مطابق بدھ کی صبح مائنر کا ایک حصہ اچانک دھنس گیا اور پانی تیزی سے نزدیکی کھیتوں میں پھیل گیا۔ کچھ ہی دیر میں وسیع رقبہ پانی کی زد میں آگیا۔ کسانوں نے موٹر اور پمپ کی مدد سے پانی نکالنے کی کوشش کی، لیکن بہاؤ زیادہ ہونے کی وجہ سے کامیابی نہیں مل سکی۔ جن کھیتوں میں فصل کٹائی کے لیے تیار تھی وہاں سب سے زیادہ

کسانوں کا معاوضے کا مطالبہ

نقصان ہوا ہے۔ دیہی باشندوں کا الزام ہے کہ مائنر کی دیواروں میں پہلے سے دراڑیں موجود تھیں اور مرمت کے لیے کئی بار شکایت کی گئی تھی، مگر متعلقہ محکمہ نے بروقت کارروائی نہیں کی۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر باقاعدہ دیکھ بھال کی جاتی تو اس صورتحال سے بچا جاسکتا تھا۔ اطلاع ملنے پر بڑی تعداد میں گاؤں والے موقع پر پہنچ گئے اور محکمہ کے افسران سے فوری معائنہ کا مطالبہ کیا۔ کسانوں نے خبردار کیا ہے کہ اگر جلد معاوضہ اور مستقل حل فراہم نہ کیا گیا تو وہ احتجاج کرنے پر مجبور ہوں گے۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ فصلوں کے نقصان کا تخمینہ لگایا جارہا ہے اور رپورٹ کی بنیاد پر آئندہ کارروائی کی جائے گی۔ محکمہ آبپاشی کے اہلکاروں نے موقع پر پہنچ کر ٹوٹے حصے کی مرمت شروع کردی ہے تاکہ مزید نقصان روکا جاسکے۔ اس واقعے نے ایک بار پھر علاقے میں آبپاشی نظام کی نگرانی اور دیکھ بھال پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے۔ کسانوں کا کہنا ہے کہ ان کی سال بھر کی محنت چند گھنٹوں میں پانی میں ڈوب گئی۔